تحفۂ نماز

مصنف

شان آگرہ حضرت مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

8808693818

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْف

وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

نماز کے مسائل پر مشتمل کتاب بنام:

تحفۂ نماز

آپ اس کتاب میں پڑھ سکیں گے:

- ☆...مامورات و منہیات کا بیان
- ☆... نماز کی شرائط کا بیان
- ☆... نماز پڑھنے کا طریقہ
- ☆... سجدۂ سہو کا بیان
- ☆... نماز کے مفسدات کا بیان
- ☆... نماز کو توڑنے کا بیان
- ☆... دعا مانگنے کے آداب کا بیان
- ☆... جماعت کا بیان
- ☆... احکامِ لقمہ کا بیان
- ☆... احکامِ مسجد کا بیان
- ☆... نمازِ جمعہ کا بیان
- ☆... نمازِ عیدین کا بیان
- ☆... قضا نمازوں کا بیان
- ☆... مریض کی نماز کا بیان
- ☆... اذان و اقامت کا بیان
- ☆... نماز کے فرائض کا بیان
- ☆... نماز کے واجبات کا بیان
- ☆... نماز کی سنتوں کا بیان
- ☆... نماز کے مکروہاتِ تحریمہ کا بیان
- ☆... امامت کا بیان
- ☆... معذورِ شرعی کا بیان
- ☆... اقتداء کا بیان
- ☆... نمازِ وتر کا بیان
- ☆... سنن و نوافل کا بیان
- ☆... سجدۂ تلاوت کا بیان

مصنف

شانِ آگرہ، خلیفۂ انوارِ ملت و نعمانِ ملت حضرت مولانا ابو شفیع

محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

نماز کے مسائل پر مشتمل کتاب بنام:

تحفۂ نماز

1448ہجری 2026عیسوی

Page: MRP:

MAKTABA DARUSSUNNA

Near Faizan e Madina, Block F 1, Tajnagri 2,

Tajganj Agra 282001

CONTACT NUMBER: +91 8808693818

نوٹ: میں اپنے جملہ قارئین سے التجا کرتا ہوں کہ اس کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر تصحیح تک کے سارے مراحل بنظرِ غائر طے کئے گئے ہیں لیکن بتقاضائے بشریت غلطی کا امکان موجود ہے لہذا جو بھی اس کتاب کی اغلاط سے مطلع ہو وہ اس mail id پر ضرور اطلاع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

EMAIL: SHAFIQMADANI26@GMAIL.COM

دعائے خیر کا طالب:

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

فہرست

مصنف کا تعارف 8

نام ونسبت 8

دینی ماحول سے وابستگی 8

آغازِ تدریس وتصنیف 9

خلافت واجازت 9

خدمتِ دین 10

مامورات ومنہیات کا بیان 12

اذان واقامت کا بیان 16

نماز کی شرائط کا بیان 27

طہارت کا بیان 28

ستر عورت کا بیان 29

استقبالِ قبلہ کا بیان 35

وقت کا بیان 40

نیّت کا بیان 46

نماز کے فرائض کا بیان 51

تکبیرِ تحریمہ کا بیان 52

قیام کا بیان 54

قراءت کا بیان 57

قراءت میں غلطی ہو جانے کا بیان 65

رکوع و سجود کا بیان 67

قعدۂ اخیرہ کا بیان 71

خروجِ بصنعہ کا بیان 72

نماز پڑھنے کا طریقہ 74

نماز کے واجبات کا بیان 79

سجدۂ سہو کا بیان 83

نماز کی سنّتوں کا بیان 92

نماز کے مفسدات کا بیان 100

نماز کے مکروہاتِ تحریمہ کا بیان 107

نماز کو توڑنے کا بیان 114

امامت کا بیان 116

دعا مانگنے کے آداب کا بیان 125

معذورِ شرعی کا بیان 132

جماعت کا بیان 136

فرضوں کی جماعت پانے کا بیان 142

اقتداء کا بیان 145

بنا کرنے کا بیان 157

نماز و امامت کے کچھ ضروری مسائل کا بیان 160

احکامِ لقمہ کا بیان 171

سورۂ فاتحہ میں لقمہ کے مسائل کا بیان 179

قراءت میں لقمہ کے مسائل کا بیان 183

رکوع میں لقمہ کے مسائل کا بیان 187

قعدۂ اولی میں لقمہ کے مسائل کا بیان 189

قعدۂ اخیرہ میں لقمہ کے مسائل کا بیان 192

تراویح میں لقمہ کے مسائل کا بیان 193

احکامِ مسجد کا بیان 199

نمازِ وتر کا بیان 211

نمازِ جمعہ کا بیان 215

نمازِ عیدین کا بیان 225

سنن و نوافل کا بیان 230

قضا نمازوں کا بیان 240

مریض کی نماز کا بیان.....247

سجدۂ تلاوت کا بیان 250

مسافر کی نماز کا بیان 257

مصنف کی کتابوں کا تعارف.....263

مصنف کا تعارف

نام ونسبت

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے 2004ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَکَوْلی ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش 10 جون 1986ء ہے۔

دینی ماحول سے وابستگی

موصوف نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن 2000ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر 4 سال قیام کیا پھر 2004ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور 2006ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھیں، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹیسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر

درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی۔

آغازِ تدریس و تصنیف

2014ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں داخلِ نصاب علمِ صرف کی کتاب بنام ''مراح الارواح'' کی اردو شرح بنام ''شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح'' تصنیف فرمائی۔ اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لا کر درس و تدریس، تالیف و تصنیف میں مشغول ہو گئے۔ درسِ نظامی کی تدریس کے ساتھ ساتھ امامت کورس بھی کرواتے رہے۔

خلافت و اجازت

ستمبر 2014ء میں خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی انوار الحق صاحب نے اور 25 اپریل 2024ء کو شاگردِ حافظِ ملت، مریدِ مفتیٔ اعظم ہند، خلیفۂ برہانِ ملت، مبلغِ اسلام حضرت علامہ مولانا عبد المبین نعمانی دامت برکاتہم العالیہ نے سلسلۂ قادریہ، رضویہ کی خلافت و اجازت سے نوازا۔

خدمتِ دین

حضرت جس طرح ایک مدرس اور مصنف ہیں اسی طرح مقرر اور مبلغ بھی ہیں۔ آپ کے اصلاحی بیانات خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے لبریز ہوتے ہیں۔ سننے والوں پر رقت طاری ہوتی اور دین سے قربت نصیب ہوتی ہے۔ نیز وقتاً فوقتاً مختلف دینی تحریکیں چلاتے رہتے ہیں۔ اور ابھی حال ہی میں **"دین سیکھو اور انعام پاؤ"** کے نام سے گھر گھر دینی تعلیم پہنچانے کی تحریک شروع فرمائی ہے۔ تادمِ تحریر حضرت کی اردو ہندی دونوں زبانوں میں تصنیف کی تعداد 100 سے تجاوز کر چکی ہے۔ اللہ پاک اس تحریک کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ترقی عطا فرمائے۔ نیز اللہ سے دعا ہے کہ حضرت کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے حضرت کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ

کے QR Code کا Location

جس جامعۃ المدینہ میں شانِ آگرہ حضرت مولانا

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

2014 سے اب تک (2026) تدریس

فرماتے ہیں

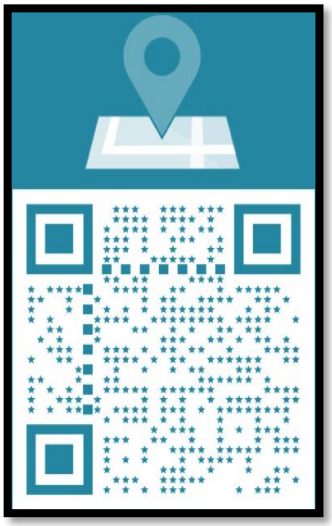

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

نماز کے مسائل پر مشتمل کتاب بنام:

تحفۂ نماز

☆...مامورات و منہیات کا بیان
☆...نماز کے فرائض کا بیان
☆...سجدۂ سہو کا بیان
☆...نماز کے مکروہاتِ تحریمہ کا بیان
☆...دعا مانگنے کے آداب کا بیان
☆...فرضوں کی جماعت پانے کا بیان
☆...نماز و جماعت کے کچھ ضروری مسائل کا بیان
☆...نمازِ وتر کا بیان
☆...سنن و نوافل کا بیان
☆...سجدۂ تلاوت کا بیان

☆...اذان و اقامت کا بیان
☆...نماز پڑھنے کا طریقہ
☆...نماز کی سنتوں کا بیان
☆...نماز کو توڑنے کا بیان
☆...معذورِ شرعی کا بیان
☆...اقتداء کا بیان
☆...احکامِ لقمہ کا بیان
☆...نمازِ جمعہ کا بیان
☆...قضا نمازوں کا بیان
☆...مسافر کا بیان

☆...نماز کی شرائط کا بیان
☆...نماز کے واجبات کا بیان
☆...نماز کے مفسدات کا بیان
☆...امامت کا بیان
☆...جماعت کا بیان
☆...بنا کرنے کا بیان
☆...احکامِ مسجد کا بیان
☆...نمازِ عیدین کا بیان
☆...مریض کی نماز کا بیان

مصنف

شانِ آگرہ مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

ماموراتومنہیات کابیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اُس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (مُعجم کبیر ج۳ص۱۲۸ حدیث ۲۸۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: مامورات و منہیات کسے کہتے ہیں؟ نیز یہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: جن چیزوں کو کرنے کا حکم دیا گیا ہے ان کو مامورات کہتے ہیں، اور یہ پانچ ہیں:

(۱)۔۔۔فرض۔ (۲)۔۔۔واجب۔(۳)۔۔۔ سنّتِ موکّدہ۔(۴)۔۔۔ سنّتِ غیر موکّدہ۔(۵)۔۔۔مستحب۔

اور جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے ان کو منہیات کہتے ہیں، اور یہ بھی پانچ ہیں:

(۱)۔۔۔حرام۔ (۲)۔۔۔مکروہِ تحریمی۔ (۳)۔۔۔اساءت۔ (۴)۔۔۔مکروہِ تنزیہی۔

(۵)۔۔۔خلافِ اَوْلٰی۔

سوال: فرض کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: فرض کا لغوی معنی مقدار مقرر کرنا ہے، اور فرض کو فرض اس لئے کہتے ہیں کہ شریعت میں اس کی ایک مقدار مقرر ہے جس میں کمی بیشی کا احتمال نہیں۔ اور اصطلاحِ شرع میں فرض وہ مامور بہ (یعنی جس کے کرنے کا حکم دیا گیا) ہے جو ایسی دلیلِ قطعی (یعنی یقینی) سے ثابت ہو جس میں کوئی شک و شبہ نہ ہو۔

فرض کا حکم: اور اس کا حکم یہ ہے کہ فرض پر عمل کرنا اور اس کی فرضیت کا اعتقاد رکھنا دونوں ضروری ہیں۔ جیسے نماز، روزہ، زکوۃ وحج وغیرہ۔ (تلخیص اصول الشاشی مع قواعدِ فقہیہ ص ۱۰۶۔۱۰۷)

سوال: واجب کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: "واجب" وجوب سے ہے جس کا لغوی معنی سقوط یا اضطراب ہے، پہلے معنی کے اعتبار سے واجب کو واجب اس لئے کہتے ہیں کیونکہ یہ بندے پر اس کی مرضی کے بغیر ڈالا جاتا ہے۔ اور باعتبار معنی ثانی واجب کو واجب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ فرض اور نفل کے درمیان مضطرب ہوتا ہے یعنی عمل کے اعتبار سے فرض اور اعتقاد کے اعتبار سے نفل ہوتا ہے اور اصطلاحِ شرع میں واجب سے مراد وہ مامور بہ (یعنی جس کے کرنے کا حکم دیا گیا) ہے جو ایسی دلیل سے ثابت ہو کہ جس میں کچھ شبہ ہو جیسے وہ آیات جن میں تاویل کی گئی ہو اور اخبارِ آحاد میں سے صحیح احادیث۔

واجب کا حکم: یہ عمل کے اعتبار سے فرض اور اعتقاد کے اعتبار سے نفل کے درجہ میں ہے۔ یعنی واجب پر عمل کرنا اسی طرح ضروری ہے جس طرح فرض پر لیکن اس کا اعتقاد ایسا ضروری نہیں جیسا فرض کا۔ جیسے نمازِ وتر، نمازِ عید وغیرہ۔ (تلخیص اصول الشاشی مع قواعدِ فقہیہ ص ۱۰۷)

سوال: سنتِ موکدہ کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: سنّتِ مؤکّدہ: وہ مامور بہ ہے جس کو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو، البتہ بیانِ جواز کے واسطے کبھی ترک بھی فرمایا ہو یا وہ کہ اس کے کرنے کی تاکید فرمائی ہو مگر جانبِ ترک بالکل مسدود نہ فرمادی ہو۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص ۲۸۳)

سنتِ موکدہ کا حکم: اس کا ترک اساءت اور کرنا ثواب اور نادراً ترک پر عتاب اور اس کی عادت پر استحقاقِ عذاب ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۲۸۳)

سوال: سنّتِ غیرِ موکدہ کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: سنّتِ غیرِ مؤکّدہ: وہ مامور بہ ہے جو نظرِ شرع میں ایسی مطلوب ہو کہ اس کے ترک کو ناپسند رکھے مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعیدِ عذاب فرمائے عام ازیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر مداومت فرمائی یا نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۲۸۳)

سنّتِ غیرِ موکدہ کا حکم: اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادۃً ہو موجبِ عتاب نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۲۸۳)

سوال: مستحب کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: مُستَحَب: وہ مامور بہ ہے جو نظرِ شرع میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ ناپسندیدگی نہ ہو، خواہ خود حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کیا یا اس کی ترغیب دی یا علمائے کِرام نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۲۸۳)

مستحب کا حکم: اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۲۸۳)

سوال: حرام کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: حَرامِ قَطعی: یہ فرض کا مُقابِل ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۲۸۳)

حرام کا حکم: اس کا ایک بار بھی قَصْداً کرنا گناہِ کبیرہ و فِسق ہے اور بچنا فرض و ثواب۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۲۸۳)

سوال: مکروہِ تحریمی کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: مکروہ تحریمی: یہ واجب کا مقابل ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۲۸۳)

مکروہِ تحریمی کا حکم: اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا ارتکاب کبیرہ ہے۔

(بہارِ شریعت ج۱، ص۲۸۳)

سوال: اساءت کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اِساءَت: یہ سنّتِ مؤکدہ کے مقابل ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۲۸۴)

اساءت کا حکم: جس کا کرنا بُرا ہو اور نادراً کرنے والا مستحقِ عِتاب اور اِلتزامِ فعل پر استحقاقِ عذاب۔ یہ سنّتِ مؤکدہ کے مقابل ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۲۸۴)

سوال: مکروہِ تنزیہی کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: مکروہِ تَنزِیہی: یہ سنّتِ غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۲۸۴)

مکروہِ تنزیہی کا حکم: جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعیدِ عذاب فرمائے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۲۸۴)

سوال: خلافِ اَوْلیٰ کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: خِلافِ اَولیٰ: یہ مستحب کا مقابل ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۲۸۴)

خلافِ اولی کا حکم: جس کا نہ کرنا بہتر تھا، کیا تو کچھ مضائقہ و عتاب نہیں۔

(بہارِ شریعت ج۱، ص۲۸۴)

سوال: مباحِ خالص کسے کہتے ہیں؟

جواب: مُباح: وہ جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۲۸۳)

اذان واقامت کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھے۔(ترمذی ج۵ ص ۳۲۰ حدیث ۳۵۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: اذان کسے کہتے ہیں؟ اور یہ کب شروع ہوئی؟

جواب: اذان کے لغوی معنی اعلان و اطلاعِ عام ہے۔رب تعالیٰ فرماتا ہے:"وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ "اور فرماتا ہے: "فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَیْنَھُمْ"۔ شریعت میں خاص الفاظ سے نماز کی اطلاع کا نام اذان ہے۔سب سے پہلی اذان حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے معراج کی رات بیت المقدس میں دی جب حضور صلی اللہ علیہ و الہ و سلم نے سارے نبیوں کو نماز پڑھائی، مگر مسلمانوں میں ہجرت کے بعد ا، ہجری میں شروع ہوئی۔(مراۃ جلد اول ص ۳۸۷)

سوال: اذان کی شروعات کیسے ہوئی؟

جواب: بعد ہجرت نماز کی اطلاع کا کوئی قاعدہ نہ تھا، اندازے سے مسلمان مسجد میں جمع ہو جاتے اور جماعت ہو جاتی، جب مسلمان زیادہ ہو گئے تو صحابہ نے نماز کے اعلان کی تدابیر سوچیں، بعض نے رائے دی کہ نماز کے وقت آگ جلادی جائے، اس پر اعتراض ہوا کہ یہ طریقہ یہود کا ہے، بعض نے کہا کہ ناقوس (گھنٹا) بجایا جائے اس پر اعتراض ہوا کہ یہ طریقہ عیسائیوں کا ہے وہ اپنی عبادات کے وقت گھنٹے بجاتے ہیں، اسلامی اعلان ان سے ممتاز ہونا چاہئے۔
(مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، ج ۱، ص ۶۱۱)

حضرت عبد اللہ ابن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں ایک شخص دکھائی دیا جو اپنے ہاتھ میں ناقوس اٹھائے ہوئے تھا میں نے کہا رب کے بندے کیا تو ناقوس بیچتا ہے؟ وہ بولا اس کا تم کیا کروگے میں نے کہا اس سے نماز کے لئے بلایا کریں گے وہ بولا کیا تمہیں اس سے اچھی چیز نہ بتادوں میں نے کہا ہاں!، فرماتے ہیں وہ بولا کہو اللہ اکبر اللہ اکبر آخر تک جب صبح ہوئی میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جو کچھ دیکھا تھا حضور ﷺ سے عرض کیا فرمایا بفضلہ تعالی یہ خواب سچا ہے تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ جو کچھ خواب میں دیکھا ہے انہیں بتاتے جاؤ وہ اذان دیں کیونکہ وہ تم سے بلند آواز ہیں، پس میں حضرت بلال کے ساتھ کھڑا ہو گیا میں انہیں بتانے لگا وہ اذان دینے لگے فرماتے ہیں یہ اذان حضرت عمر نے اپنے گھر میں سنی تو چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے جیسا کہ انہوں نے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا شکر ہے۔ یہ اذان سب سے پہلے فجر کے وقت دی گئی۔ (مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، ج۱، ص۶۱۱)

سوال: اذان کے کلمات کیا ہیں؟

جواب: اذان کے کلمات یہ ہیں: **اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔**

فجر کی اذان میں "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" کے بعد دو بار "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم" کہنا مستحب ہے۔

سوال: اذان دینے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: باوضو عینِ مسجد کے باہر قبلہ رو کھڑے ہو کر کانوں کے سوراخ میں انگلی رکھ کر "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" پڑھ کر دُرُود و سلام کے یہ صیغے پڑھ لیجئے:

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ۔ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

پھر دُرُود و سلام اور اذان میں فَصل (یعنی گیپ) کرنے کے لئے یہ اعلان کیجئے: **"اذان کا اِحترام کرتے ہوئے گفتگو اور کام کاج روک کر اذان کا جواب دیجئے اور ڈھیروں نیکیاں کمایئے۔"** پھر اس کے بعد اذان کے مذکورہ کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے۔

سوال: مسجدِ محلہ کی جماعتِ اولیٰ کے لئے اذان و اقامت کہنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: **پانچوں** فرض نمازیں ان میں جُمُعَہ بھی شامل ہے جب جماعت اُولیٰ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کے لئے اذان سنّتِ مؤکدہ ہے اور اس کا حکم مِثلِ واجِب ہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام لوگ گنہگار ہوں گے۔ یہاں تک کہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: "اگر کسی شہر کے سب لوگ اَذان ترک کر دیں، تو میں ان سے قِتال کروں گا اور اگر ایک شخص چھوڑ دے تو اسے ماروں گا اور قید کروں گا"۔ اور اقامت اذان سے بھی زیادہ تاکیدی سنّت ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۶۴)

سوال: بغیر اذان و اقامت مسجد میں باجماعت نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مسجد میں بلا اَذان و اِقامت جماعت سے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

("الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج۱، ص۵۴)

سوال: نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے اذان دی گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد اَذان کہی جائے، قبل از وقت کہی گئی یا وقت ہونے سے پہلے شروع ہوئی اور اَثنائے اَذان (یعنی درمیان) میں وقت آگیا، تو اذان کا اعادہ کیا جائے۔ (''الھدایۃ''، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج۱، ص۴۵)

سوال: کیا فرائض کے علاوہ دیگر نمازوں کے لئے بھی اذان ہے؟

جواب: فرائض کے سوا باقی نمازوں مثلاً وتر، جنازہ، عیدین، نذر، سنن، رواتب، تراویح، استسقا، چاشت، کسوف، خسوف، نوافل میں اَذان نہیں۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج۱، ص۵۳)

سوال: کب کب اذان دینا مستحب ہے؟

جواب: (۱)۔۔۔بچّے کے پیدا ہونے کے بعد کان میں۔ (۲)۔۔۔مغموم۔ (۳)۔۔۔مِرگی والے۔ (۴)۔۔۔غضبناک بدمزاج آدمی۔ (۵)۔۔۔بدمِزاج جانور کے کان میں۔ (۶)۔۔۔لڑائی کی شدّت کے وقت۔ (۷)۔۔۔آتَش زَدَگی (یعنی آگ لگنے) کے وقت۔ (۸)۔۔۔میّت دَفن کرنے کے بعد۔ (۹)۔۔۔جِنّ کی سرکشی کے وَقت (مَثَلاً کسی پر جِنّ سُوار ہو)۔ (۱۰)۔۔۔ جنگل میں راستہ بھول جائیں اور کوئی بتانے والا نہ ہو اُس وقت۔ (۱۱)۔۔۔وَبا کے زمانے میں بھی اذان دینا **مُسْتَحَب** ہے۔

(بہارِ شریعت ج۱ص۴۶۶، فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۵ص۳۷۰)

سوال: کن لوگوں کی اذان صحیح ہے؟

جواب: سمجھ دار بچّہ (جو نماز سمجھتا ہو) اور غلام اور اندھے اور ولد الزنا اور بے وضو شخص کی اَذان صحیح ہے۔ مگر بے وضو اَذان کہنا مکروہِ تنزیہی ہے۔

(''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج۲، ص۷۳) (''مراقی الفلاح''، کتاب الصلوۃ، باب الأذان، ص۴۶)

سوال: کن لوگوں کی اذان مکروہِ تحریمی ہے؟

جواب: درج ذیل لوگوں اور حالتوں میں دی جانے والی اذان مکروہِ تحریمی ہے اور دوبارہ کہنا واجب ہے:

(۱)۔۔۔ خنثیٰ (۲)۔۔۔ فاسِق اگرچہ عالِم ہی ہو (۳)۔۔۔ نشہ والا (۴)۔۔۔ پاگل (۵)۔۔۔ نا سمجھ بچّہ (۶)۔۔۔ جنبی (۷)۔۔۔ عورت کی اذان (۸)۔۔۔ بیٹھ کر اذان دینا (۹)۔۔۔ قبلہ رو اذان نہ دینا (۱۰)۔۔۔ حالتِ اذان چلنا (۱۱)۔۔۔ درمیانِ اذان بات چیت کرنا۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۴۷۰)

سوال: نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے اذان کہہ دی تو کیا اذان ہو جائے گی؟

جواب: اذان اگر وقت سے پہلے کہہ دی یا وقت سے پہلے شروع کی اور دورانِ اذان وقت آ گیا دونوں صورتوں میں اذان نہ ہوئی، دوبارہ کہنی ہو گی۔ (نماز کے احکام ص۱۴۸)

سوال: اذان دینے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حصولِ ثواب کی خاطر اذان دینے کی احادیث میں بڑی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱)۔۔۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثواب کی خاطِر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج ۱۲ ص ۳۲۲ حدیث ۱۳۵۵۴)

(۲)۔۔۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنّت میں گیا، اُس میں موتی کے گُنبد دیکھے اُس کی خاک مُشک کی ہے۔ پوچھا: اے جِبرئیل! یہ کس کے واسطے ہیں؟ عَرض کی: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کے مؤذنوں اور اماموں کے لئے۔
(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۲۵۵ حدیث ۴۱۷۹)

(۳)۔۔۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے پانچوں نَمازوں کی اذان ایمان کی بِنا پر بہ نیّتِ ثواب کہی اس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں مُعاف ہو جائیں گے اور جو ایمان کی بنا پر ثواب کے لئے اپنے ساتھیوں کی پانچ نَمازوں میں امامت کرے اس کے گناہ جو پہلے ہوئے ہیں مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَلسُّنَنُ الْکُبریٰ لِلْبَیْہَقِی ج ۱ ص ۶۳۶ حدیث ۲۰۳۹)

سوال: مؤذن کیسا ہونا چاہئے؟

جواب: مستحب یہ ہے کہ مؤذن مرد، عاقل، صالح، پرہیز گار، عالِم بالسنۃ، ذی وجاہت، لوگوں کے احوال کا نگران اور جو جماعت سے رہ جانے والے ہوں، ان کو زجر (یعنی ڈانٹ ڈپٹ) کرنے والا ہو، اَذان پر مداومت (یعنی ہمیشگی) کرتا ہو اور ثواب کے لئے اَذان کہتا ہو یعنی اَذان پر اجرت نہ لیتا ہو، اگر مؤذن نابینا ہو، اور وقت بتانے والا کوئی ایسا ہے کہ صحیح بتادے، تو اس کا اور آنکھ والے کا، اَذان کہنا یکساں ہے۔ اگر مؤذن ہی امام بھی ہو، تو بہتر ہے۔
(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الاَذان، الفصل الاَول، ج ۱، ص ۵۳) (''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب الاَذان، ج ۲، ص ۸۸)

سوال: اذان میں لحن کرنا کیسا ہے؟

جواب: کلمات اَذان میں لحن حرام ہے، مثلاً اللہ یا اکبر کے ہمزہ کو مد کے ساتھ آللہ یا آکبر پڑھنا، یونہی اکبر میں باء کے بعد الف بڑھانا حرام ہے۔ یونہی کلمات اَذان کو قواعدِ موسیقی پر گانا بھی لحن وناجائز ہے۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الفصل الثانی فی الاذان، الفصل الثانی، ج۱، ص۵۶)

(''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، مطلب فی الکلام علی حدیث ((الاذان جزم))، ج۲، ص۶۵)

سوال: عینِ مسجد میں اذان دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: آج کل اکثر مسجد کے اندر ہی اذان دینے کا رَواج پڑ گیا ہے جو کہ خلافِ سنّت ہے۔ ''عالمگیری'' وغیرہ میں ہے اذان خارجِ مسجد میں کہی جائے مسجد میں اذان نہ کہے۔ (عالمگیری ج۱ص۵۵) **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرحمٰن فرماتے ہیں: ایک بار بھی ثابت نہیں کہ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مسجد کے اندراذان دلوائی ہو۔ سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللّٰہِ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں: مسجد میں اذان دینی مسجد و دربارِ الٰہی کی گُستاخی و بے ادبی ہے۔ صحنِ مسجد کے نیچے جہاں جُوتے اُتارے جاتے ہیں وہ جگہ خارجِ مسجد ہوتی ہے وہاں اذان دینا بلاتکلُّف مطابقِ سنّت ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّج جلد۵ ص۴۰۸، ۴۱۱، ۴۱۲)

جُمُعہ کی اذانِ ثانی جو آج کل (خطبہ سے قبل) مسجد میں خطیب کے مِنبر کے سامنے مسجد کے اندر دی جاتی ہے یہ بھی خلافِ سنّت ہے، جُمُعہ کی اذانِ ثانی بھی مسجد کے باہَر دی جائے مگر خطیب کے سامنے ہو۔

سوال: اذان واقامت میں کیا فرق ہے؟

جواب: اقامت اذان ہی کی طرح ہے مگر بعض باتوں میں تھوڑا سا فرق ہے مثلاً:

(۱)۔۔۔ اذان مسجد کے باہر اور اقامت مسجد کے اندر کہی جاتی ہے۔

(۲)۔۔۔اقامت میں ”حَیَّ عَلَی الْفَلَاح“ کے بعد دو بار ”قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ“ ہے جبکہ اذان میں نہیں۔

(۳)۔۔۔اذان ٹھہر ٹھہر کر جبکہ اقامت جلدی جلدی کہی جاتی ہے۔

(۴)۔۔۔اذان میں کانوں پر ہاتھ یا انگلی رکھنا ہے جبکہ اقامت میں نہیں۔

(۵)۔۔۔اذان میں آواز کو بلند کی جاتی ہے جبکہ اقامت میں اتنی کہ حاضرینِ جماعت تک آواز پہنچ جائے۔

سوال: اقامت بیٹھ کر سنے یا کھڑے ہو کر؟

جواب: اِقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے، بلکہ بیٹھ جائے جب **”حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ“** کہا جائے اس وقت کھڑا ہو۔ یونہی جو لوگ مسجد میں موجود ہیں، وہ بھی بیٹھے رہیں، اس وقت اٹھیں، جب مکبّر **”حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ“** پر پہنچے، یہی حکم امام کے لئے بھی ہے۔ آج کل اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے کہ وقت اِقامت سب لوگ کھڑے رہتے ہیں بلکہ اکثر جگہ تو یہاں تک ہے کہ جب تک امام مُصلّے پر کھڑا نہ ہو، اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی، یہ خلاف سنت ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۴۷۱)

سوال: اذان کا جواب دینے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: میرے شیخِ طریقت، امیر اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے فیضانِ اذان میں لکھتے ہیں: مدینے کے تاجدار نبیوں کے سالار، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار فرمایا: اے عورتو! جب تم بِلال کو **اذان واِقامت** کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی

کہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے لئے ہر کلمے کے بدلے **ایک لاکھ** نیکیاں لکھے گا اور **ایک ہزار** دَرَجات بُلند فرمائے گا اور **ایک ہزار** گناہ مٹائے گا۔ خواتین نے یہ سُن کر عرض کی: یہ تو عورتوں کے لئے ہے مردوں کے لئے کیا ہے؟ فرمایا: مردوں کے لئے دُگنا۔ (تاریخ دِمشق لابنِ عَساکِر ج ۵۵ ص ۷۵)

اگر کوئی اسلامی بہن اِہتمام کے ساتھ روزانہ پانچوں نمازوں کی اذانوں اور پانچوں اِقامتوں کا جواب دینے میں کامیاب ہو جائے تو اُسے روزانہ ایک کروڑ باسٹھ لاکھ نیکیاں ملیں گی، ایک لاکھ باسٹھ ہزار دَرَجات بلند ہوں گے اور ایک لاکھ باسٹھ ہزار گناہ مُعاف ہوں گے اور اسلامی بھائی کو دُگنا یعنی 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں ملیں گی، 3 لاکھ 24 ہزار دَرَجات بُلند ہوں گے اور 3 لاکھ 24 ہزار گناہ معاف ہوں گے۔ (فیضان اذان ص ۶)

سوال: اذان و اقامت کا جواب کیسے دیا جائے؟

جواب: جواب دینے والے کو چاہئے کہ جب مؤذن صاحِب اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر سُکْتہ کریں یعنی خاموش ہوں اُس وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ اِسی طرح دیگر کلِمات کا جواب دے۔ جب مؤذن پہلی بار اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے یہ کہے: صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ **جب دوبارہ کہے، یہ کہے:** قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔ اور ہر بار انگوٹھوں کے ناخن چوم کر آنکھوں سے لگالے، آخِر میں کہے: اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔ اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں (چاروں بار) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے (یعنی مؤذن نے جو کہا وہ بھی کہے اور لَا حَوْلَ بھی) بلکہ مزید یہ بھی مِلالے: مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُن۔ اور فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۸۲، عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

اور جب اَذان ختم ہو جائے، تو مؤذن اور سامعین درود شریف پڑھ کر اس دُعا کو پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ ، وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ، اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۔ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اِقامت کا جواب مستحب ہے، اس کا جواب بھی اسی طرح ہے۔ فرق اتنا ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃ کے جواب میں اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کہے۔ یا اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا وَجَعَلْنَا مِنْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اَحْیَاءً وَّ اَمْوَاتًا۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص ۴۷۳)

اگر چند اذانیں سُنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔ اگر بوقتِ اذان جواب نہ دیا تو اگر زیادہ دیر نہ گزری ہو تو جواب دے لے۔

(دُرِّمُختار وردُّالمحتار ج۲ ص ۸۲، بہارِ شریعت ج۱ ص ۴۷۳)

سوال: کیا جمعہ کے خطبے کی اذان کا بھی جواب دیا جائے گا؟

جواب: خطبہ کی اَذان کا جواب زبان سے دینا، مقتدیوں کو جائز نہیں۔

(''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج۲، ص ۸۷)

سوال: اذان و اقامت کے درمیان کتنا وقفہ کرنا چاہئے؟

جواب: اَذان و اِقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے۔ اَذان کہتے ہی اِقامت کہہ دینا مکروہ ہے، مگر مغرب میں وقفہ تین چھوٹی آیتوں یا ایک بڑی کے برابر ہو، باقی نمازوں میں اَذان و اِقامت کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جو لوگ پابندِ جماعت ہیں آجائیں، مگر اتنا انتظار نہ کیا جائے کہ وقتِ کراہت آجائے۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج۱، ص۵۷)

سوال: اذان پر اجرت لینا کیسا ہے؟

جواب: متقدمین علما نے اَذان پر اجرت لینے کو حرام بتایا، مگر متأخرین علما نے جب لوگوں میں سستی دیکھی، تو اجازت دی اور اب اسی پر فتویٰ ہے، مگر اَذان کہنے پر احادیث میں جو ثواب ارشاد ہوئے، وہ انہیں کے لئے ہیں جو اجرت نہیں لیتے۔ خالصاً اللہ عزوجل اس خدمت کو انجام دیتے ہیں، ہاں! اگر لوگ بطورِ خود مؤذن کو صاحب حاجت سمجھ کر دے دیں، تو یہ بالاتفاق جائز بلکہ بہتر ہے اور یہ اُجرت نہیں۔ جب کہ اَلْمَعْهُوْدُ كَالْمَشْرُوْطِ (یعنی پہچانا ہوا شرط لگائے جانے کی طرح ہے) کی حد تک نہ پہنچ جائے۔ یعنی اگرچہ اجرت طے نہ ہو مگر معلوم ہے کہ اجرت ملے گی اور مسجد والوں کو بھی پتا ہے کہ اجرت دینی پڑے گی۔ ("غنیۃ المتملی"، سنن الصلاۃ، ص۳۸۱)

سوال: کیا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اذان دی ہے؟ اگر ہاں! تو کیسے؟

جواب: **نبیِّ اکرم** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سفر میں ایک بار اذان دی تھی اور کلماتِ شہادت یُوں کہے: اَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰه (میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں)۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۵ ص۳۷۵، تُحفَۃ المُحتاج، ج۱ ص۲۰۹)

نماز کی شرائط کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔

(مُسندِ امام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۴۲۹ حدیث ۱۷۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

سوال: شرط کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس کے وجود پر کوئی چیز موقوف ہو اور وہ اس چیز کی حقیقت سے خارج ہو اسے شرط کہتے ہیں۔ جیسے نماز کی شرائط، کہ یہ نماز سے خارج ہیں اور ان کے بغیر نماز شروع ہی نہیں ہوتی۔

سوال: فرض کسے کہتے ہیں؟

جواب: فرض وہ ہے جو کسی چیز کی حقیقت میں شامل ہو اور اسے رکن بھی کہتے ہیں۔ جیسے قیام، رکوع و سجود کہ یہ نماز میں شامل ہیں۔

سوال: شرط اور فرض میں کیا فرق ہے؟

جواب: کسی چیز کے وجود (یعنی پائے جانے) کے لئے شرط اور فرض دونوں ضروری ہوتے ہیں بس ان میں فرق یہ ہے کہ شرط شے سے باہر ہوتی ہے جبکہ فرض شے کے اندر ہوتی ہے۔

سوال: نماز کی کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟

جواب: نماز کی 6 شرائط ہیں:

(۱)۔۔۔طہارت (۲)۔۔۔ستر عورت (۳)۔۔۔اِستقبالِ قبلہ (۴)۔۔۔وقت (۵)۔۔۔ نیّت (۶)۔۔۔ تکبیرِ تحریمہ۔

طہارت کا بیان

سوال: طہارت سے کیا مراد ہے؟

جواب: طہارت سے مراد ''نمازی کا بدن، لباس اور جس جگہ نماز پڑھ رہا ہے اس جگہ کا ہر قسم کی نجاست (یعنی حکمیہ و حقیقیہ قدرِ مانع) سے پاک ہونا'' ہے۔ (نماز کے احکام ص ۱۹۳)

سوال: کس قدر نجاست سے پاک ہونا شرط ہے؟

جواب: شرطِ نماز اس قدر نجاست سے پاک ہونا ہے کہ بغیر پاک کئے نماز ہو گی ہی نہیں، مثلاً نجاست غلیظہ درہم سے زائد اور خفیفہ کپڑے یا بدن کے اس حصہ کی چوتھائی کے برابر جس میں لگی ہو، اس کا نام قدر مانع ہے۔ (بہار شریعت ج ۱، ص ۴۷۶)

سوال: جگہ کے پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: جس جگہ نماز پڑھے، اس کے پاک ہونے سے مراد سجدہ اور پاؤں رکھنے کی جگہ کا پاک ہونا ہے، جس چیز پر نماز پڑھتا ہو، اس کے سب حصہ کا پاک ہونا، شرط صحت نماز نہیں۔ (''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۹۲)

سوال: لکڑی کے تختہ کا ایک رخ ناپاک ہے تو کیا دوسرے رخ پر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: لکڑی کا تختہ ایک رُخ سے نجس ہو گیا تو اگر اتنا موٹا ہے کہ موٹائی میں چِر سکے، تو لوٹ کر اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ (''غنیۃ المتملی''، شرائط الصلاۃ، الشرط الثانی، ص ۲۰۲)

سوال: کپڑے کے ایک طرف نجاست لگی ہو تو کیا دوسری طرف الٹ کر اس کے اوپر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: کسی کپڑے میں نَجاست لگی اور وہ نَجاست اسی طرف رہ گئی، دوسری جانب اس نے اثر نہیں کیا تو اس کو لوٹ کر دوسری طرف جدھر نَجاست نہیں لگی ہے نماز نہیں پڑھ سکتے اگرچہ کتنا ہی موٹا ہو مگر جب کہ وہ نَجاست مَواضِعِ سجود سے الگ ہو۔ (''غنیۃ المتملی''، شرائط الصلاۃ، الشرط الثانی، ص۲۰۲)

سوال: اگر کپڑا دو تہہ والا ہو اور ایک تہہ ناپاک اور دوسرا تہہ پاک تو کیا حکم ہے؟

جواب: جو کپڑا دو تہہ کا ہوا گر ایک تہہ اس کی نجس ہو جائے تو اگر دونوں ملا کر سی لئے گئے ہوں، تو دوسری تہہ پر نماز جائز نہیں اور اگر سلے نہ ہوں تو جائز ہے۔

(''الدرالمختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الصلوۃ، باب مایفسد الصلوۃ ومایکرہ فیھا، مطلب في التشبہ بأھل الکتاب، ج۲، ص۴۶۷)

سوال: جو زمین گوبر سے لیسی ہو اور وہ سوکھ گئی ہو تو کیا اس پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جو زمین گوبر سے لیسی گئی اگرچہ سُوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں، ہاں! اگر وہ سُوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھالیا، تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں اگرچہ کپڑے میں تری ہو مگر اتنی تری نہ ہو کہ زمین بھیگ کر اس کو تر کر دے کہ اس صورت میں یہ کپڑا نجس ہو جائے گا اور نماز نہ ہو گی۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۴۰۴)

سترِ عورت کا بیان

سوال: نماز میں ستر عورت شرط ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز میں ستر عورت شرط ہونے سے مراد بدن کا وہ حصہ ہے جس کا چھپانا فرض ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۴۷۸)

سوال: ستر عورت یعنی مرد اور عورت کے لئے بدن کا کتنا حصہ چھپانا ضروری ہے؟

جواب: مرد کے لئے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت بدن کا سارا حصہ چھپانا ہونا ضروری ہے۔ جبکہ عورت کے لئے ان پانچ اعضا یعنی منہ کی ٹکلی، دونوں ہتھیلیوں اور دونوں پاؤں کے تلووں کے علاوہ سارا جسم چھپانا لازمی ہے۔ البتہ اگر دونوں ہاتھ (گٹوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) مکمل ظاہر ہوں تو ایک مُفْتٰی بِہٖ قول پر نماز دُرُست ہے۔

(الدر المختار معہ رد المحتار، ج۲، ص۹۳)

سوال: کیا اعضائے ستر عورت کو صرف نماز میں چھپانا ضروری ہے؟

جواب: ستر عورت ہر حال میں واجب ہے، خواہ نماز میں ہو یا نہیں، تنہا ہو یا کسی کے سامنے، بلا کسی غرض صحیح کے تنہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو ستر بالاجماع فرض ہے۔ یہاں تک کہ اگر اندھیرے مکان میں نماز پڑھی، اگرچہ وہاں کوئی نہ ہو اور اس کے پاس اتنا پاک کپڑا موجود ہے کہ ستر کا کام دے اور ننگے پڑھی، بالاجماع نہ ہو گی۔ مگر عورت کے لئے خلوت میں جب کہ نماز میں نہ ہو، تو سارا بدن چھپانا واجب نہیں، بلکہ صرف ناف سے گھٹنے تک اور محارم کے سامنے پیٹ اور پیٹھ کا چھپانا بھی واجب ہے اور غیر محرم کے سامنے اور نماز کے لئے اگرچہ تنہا اندھیری کوٹھڑی میں ہو، تمام بدن سوا پانچ عضو کے جن کا بیان آئے گا چھپانا فرض ہے، بلکہ جوان عورت کو غیر مردوں کے سامنے منہ کھولنا بھی منع ہے۔

("الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب في ستر العورۃ، ج۲، ص۹۳، ۹۷)

سوال: اگر کپڑا اتنا باریک ہو کہ اعضائے مستورہ (یعنی جن اعضا کا چھپانا ضروری ہے ان) کی رنگت ظاہر ہو تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حصہ جس کا نماز میں چھپانا فرض ہے نظر آئے یا جلد کا رنگ ظاہر ہو تو نماز نہ ہو گی۔ یونہی اگر چادر میں سے عورت کے بالوں کی سیاہی چمکے، نماز نہ ہو گی۔ بعض لوگ باریک ساڑیاں اور تہبند باندھ کر نماز پڑھتے ہیں کہ ران چمکتی ہے، ان کی نمازیں نہیں ہوتیں اور ایسا کپڑا پہننا، جس سے ستر عورت نہ ہو سکے، علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۴۸۰)

سوال: اگر کپڑا اتنا موٹا ہے جس سے اس عضو (یعنی جس کا چھپانا ضروری ہے اس) کی رنگت ظاہر نہیں ہوتی مگر اتنا چپکا ہوا ہے کہ اس عضو کی ہیئت (یعنی شکل) ظاہر ہوتی ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: دَبیز (یعنی موٹا) کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے ایسا چِپکا ہوا ہو کہ دیکھنے سے عُضْوْ کی ہَیئَت (ہَ ئَ۔ اَتْ یعنی شکل و صورت اور گولائی وغیرہ) معلوم ہوتی ہو۔ ایسے کپڑے سے اگرچہ نَماز ہو جائے گی مگر اُس عُضْوْ کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔ (رَدُّالْمُحتار ج2 ص103) اور ایسا کپڑا لوگوں کے سامنے پہننا بھی منع ہے اور عورتوں کے لئے بدرجۂ اَولیٰ ممانعت۔ بعض عورتیں جو بہت چست پاجامے پہنتی ہیں، اس مسئلہ سے سبق لیں۔

سوال: جن اعضاء کا ستر فرض ہے اگر دورانِ نماز ان میں سے کوئی عضو کھل جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جن اعضا کا ستر فرض ہے، ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا، نماز ہو گئی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپا لیا، جب بھی ہو گئی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ کہنے کے کھلا رہا یا بالقصد کھولا، اگرچہ فوراً چھپا لیا، نماز جاتی رہی۔ (''الفتاوی الھندیۃ''،

کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الأول، ج۱ ص۵۸) اور اگر نماز شروع کرتے وقت عضو کی چوتھائی کھلی ہے، یعنی اسی حالت پر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ لیا، تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی۔

(''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ مطلب فی النظر إلی وجہ الأمرد، ج۲، ص۱۰۰)

سوال: اگر اعضائے ستر میں سے مختلف اعضاء کھلے ہیں مگر سب چوتھائی سے کم ہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر چند اعضا میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے، مگر مجموعہ ان کا اُن کھلے ہوئے اعضا میں جو سب سے چھوٹا ہے، اس کی چوتھائی کے برابر ہے، نماز نہ ہوئی، مثلاً عورت کے کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو دونوں کا مجموعہ کان کی چوتھائی کی قدر ضرور ہے، لہٰذا نماز جاتی رہی۔

(''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ مطلب فی النظر إلی وجہ الأمرد، ج۲، ص۱۰۲)

سوال: اگر کسی کے پاس کپڑے نہیں تو کیسے نماز پڑھے گا؟

جواب: کسی کے پاس بالکل کپڑا نہیں، تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ دن ہو یا رات، گھر میں ہو یا میدان میں، خواہ ویسے بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں، یعنی مرد مردوں کی طرح اور عورت عورتوں کی طرح یا پاؤں پھیلا کر اور عورت غلیظہ (یعنی آگے کی شرم گاہ) پر ہاتھ رکھ کر اور یہ بہتر ہے اور رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرے اور یہ اشارہ کر کے نماز پڑھنا رکوع و سجود کر کے نماز پڑھنے سے اس کے لئے افضل ہے اور یہ بیٹھ کر پڑھنا، کھڑے ہو کر پڑھنے سے افضل، خواہ قیام میں رکوع و سجود کے لئے اشارہ کرے یا رکوع و سجود کرے۔

(''الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، مطلب فی النظر إلی وجہ الأمرد، ج۲، ص۱۰۵)

سوال: مرد کے اعضائے عورت کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: مرد میں اعضائے عورت نو ہیں۔ آٹھ علامہ ابراہیم حلبی و علامہ شامی و علامہ طحطاوی وغیرہم نے گنے جبکہ نواں اعلی حضرت رضی اللہ عنہ نے شمار کیا، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱)۔۔۔ذکر مع اپنے سب اجزا، حشفہ و قصبہ و قلفہ کے۔ (۲)۔۔۔ انثیین یہ دونوں مل کر ایک عضو ہیں، ان میں فقط ایک کی چوتھائی کھلنا مفسد نماز نہیں۔ (۳)۔۔۔ دبر یعنی پاخانہ کا مقام۔ (۴،۵)۔۔۔ ہر ایک سرین جدا عورت ہے۔ (۶،۷)۔۔۔ ہر ران جدا عورت ہے۔ چڈھے سے گھٹنے تک ران ہے۔ گھٹنا بھی اس میں داخل ہے، الگ عضو نہیں، تو اگر پورا گھٹنا بلکہ دونوں کھل جائیں نماز ہو جائے گی کہ دونوں مل کر بھی ایک ران کی چوتھائی کو نہیں پہنچتے۔ (۸)۔۔۔ناف کے نیچے سے، عضو تناسل کی جڑ تک اور اس کے سیدھ میں پشت اور دونوں کروٹوں کی جانب، سب مل کر ایک عورت ہے۔ (''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ مطلب فی النظر الی وجہ الاَمرد، ج۲، ص۱۰۱) اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت نے یہ تحقیق فرمائی کہ (۹)۔۔۔ دبر و انثیین کے درمیان کی جگہ بھی، ایک مستقل عورت ہے۔ (''الفتاوی الرضویۃ''، ج۶، ص۳۹)

سوال: آزاد عورت کے ستر عورت کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: آزاد عورتوں کے لئے ، باستثنا پانچ عضو کے، جن کا بیان گزرا، سارا بدن عورت ہے اور وہ تیس اعضا پر مشتمل کہ ان میں جس کی چوتھائی کھل جائے، نماز کا وہی حکم ہے، جو اوپر بیان ہوا۔ (۱)۔۔۔ سر یعنی پیشانی کے اوپر سے شروع گردن تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک، یعنی عادۃً جتنی جگہ پر بال جمتے ہیں۔ (۲)۔۔۔ بال جو لٹکتے ہوں۔ (۳،۴)۔۔۔ دونوں کان۔ (۵)۔۔۔ گردن اس میں گلا بھی داخل ہے۔ (۶،۷)۔۔۔ دونوں شانے۔

(۸،۹)۔۔۔ دونوں بازو ان میں کہنیاں بھی داخل ہیں۔(۱۰،۱۱)۔۔۔ دونوں کلائیاں یعنی کہنی کے بعد سے گٹوں کے نیچے تک۔ (۱۲)۔۔۔ سینہ یعنی گلے کے جوڑ سے دونوں پستان کی حد زیریں(یعنی نیچے) تک۔ (۱۳،۱۴)۔۔۔ دونوں ہاتھوں کی پشت۔ (۱۵،۱۶)۔۔۔ دونوں پستانیں، جب کہ اچھی طرح اٹھ چکی ہوں، اگر بالکل نہ اٹھی ہوں یا خفیف اُبھری ہوں کہ سینہ سے جدا عضو کی ہیأت نہ پیدا ہوئی ہو، تو سینہ کے تابع ہیں، جدا عضو نہیں اور پہلی صورت میں بھی، ان کے درمیان کی جگہ سینہ ہی میں داخل ہے، جدا عضو نہیں۔(۱۷)۔۔۔ پیٹ یعنی سینہ کی حد مذکور سے ناف کے کنارۂ زیریں تک، یعنی ناف کا بھی پیٹ میں شمار ہے۔(۱۸)۔۔۔ پیٹھ یعنی پیچھے کی جانب سینہ کے مقابل سے کمر تک۔ (۱۹)۔۔۔ دونوں شانوں کے بیچ میں جو جگہ ہے، بغل کے نیچے سینہ کی حد زیریں تک، دونوں کروٹوں میں جو جگہ ہے، اس کا اگلا حصہ سینہ میں اور پچھلا شانوں یا پیٹھ میں شامل ہے اور اس کے بعد سے دونوں کروٹوں میں کمر تک جو جگہ ہے، اس کا اگلا حصہ پیٹ میں اور پچھلا پیٹھ میں داخل ہے۔ (۲۰،۲۱)۔۔۔ دونوں سرین۔ (۲۲)۔۔۔ فرج(یعنی آگے کی شرمگاہ۔ (۲۳)۔۔۔ دبر (یعنی پیچھے کی شرمگاہ۔ (۲۴،۲۵)۔۔۔ دونوں رانیں، گھٹنے بھی انہیں میں شامل ہیں۔(۲۶)۔۔۔ ناف کے نیچے پیڑو اور اس کے متصل جو جگہ ہے اور ان کے مقابل پشت کی جانب سب مل کر ایک عورت ہے۔ (۲۷،۲۸)۔۔۔ دونوں پنڈلیاں ٹخنوں سمیت۔(۲۹،۳۰)۔۔۔ دونوں تلوے اور بعض علما نے پشتِ دست اور تلوؤں کو عورت میں داخل نہیں کیا۔ (''الفتاوی الرضویۃ''، ج۶، ص۳۹۔۴۰)

سوال: جس نے مجبوری میں برہنہ (یعنی ننگے) نماز پڑھی کیا بعد میں اعادہ کرے گا؟

جواب: جس نے مجبوری میں برہنہ نماز پڑھی، تو بعد میں کپڑا ملنے پر اعادہ نہیں، نماز ہو گئی۔ (''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۱۰)

سوال: اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے تو کیا مانگنا ضروری ہے؟

جواب: اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور غالب گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا، تو مانگنا واجب ہے۔ (''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی النظر الی وجہ الأمرد، ج۲، ص۱۰۶)

سوال: اگر کسی کے پاس صرف ناپاک کپڑے ہیں تو کیا کرے؟

جواب: اگر اس کے پاس کپڑا ایسا ہے کہ پورا نجس ہے، تو نماز میں اسے نہ پہنے اور اگر ایک چوتھائی پاک ہے، تو واجب ہے کہ اسے پہن کر پڑھے، برہنہ جائز نہیں، یہ سب اس وقت ہے کہ ایسی چیز نہیں کہ کپڑا پاک کر سکے یا اس کی نجاست قدر مانع سے کم کر سکے، ورنہ واجب ہو گا کہ پاک کرے یا تقلیل نجاست کرے۔ (''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۰۷)

سوال: اگر کپڑا ہے مگر اتنا تھوڑا کہ پورا ستر نہ ہو سکے گا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر پورے ستر کے لئے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ بعض اعضا کا ستر ہو جائے گا تو اس سے ستر واجب ہے اور اس کپڑے سے عورت غلیظہ یعنی قبل و دبر کو چھپائے اور اتنا ہو کہ ایک ہی کو چھپا سکتا ہے، تو ایک ہی کو چھپائے۔ (''الدرالمختار''، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۰۸)

استقبالِ قبلہ کا بیان

سوال: استقبالِ قبلہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: استقبالِ قبلہ سے مراد نماز میں قبلہ یعنی کعبہ کی طرف منہ کرنا ہے۔
(بہارِ شریعت ج۱، ص۴۸۶)

سوال: اگر کسی نے معاذ اللہ کعبہ کو سجدہ کرنے کی نیّت کی تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز اللہ تعالی ہی کے لئے پڑھی جائے اور اسی کے لئے سجدہ ہو، نہ کہ کعبہ کو، اگر کسی نے معاذ اللہ کعبہ کے لئے سجدہ کیا، حرام و گناہ کبیرہ کیا اور اگر عبادتِ کعبہ کی نیت کی، جب تو کھلا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے۔ ("الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، بحث النیۃ، ج۲، ص۱۳۴)

سوال: نماز میں جہتِ کعبہ اور عینِ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم کس کو ہے؟

جواب: عینِ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم اس نمازی کو ہے جس کو کعبہ شریف دکھ رہا ہو، اور جس کو کعبہ شریف نہ دکھے اسے جہتِ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہے، اور جہتِ کعبہ کی مقدار اگلے سوال میں آرہا ہے۔ ("الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، بحث النیۃ، ج۲، ص۱۳۴)

سوال: استقبالِ قبلہ "یعنی نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا" اس کی وہ حد بیان کیجئے کہ اس مقدار کے اندر رہتے ہوئے نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں؟

جواب: نماز میں چہرے کا کوئی بھی حصہ کعبۃ اللہ کی طرف 45 درجے کے اندر اندر ہو تو نماز ہو جائے گی، اگر 45 درجے سے باہر ہو گیا تو استقبالِ قبلہ نہ پائے جانے کی وجہ سے نماز بھی نہیں ہو گی۔ مثال نقشے سے ملاحظہ کیجئے:

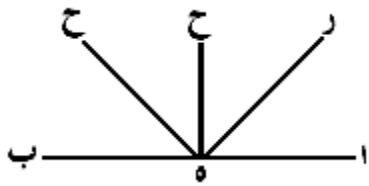

جو شخص مقام "ہ" پر کھڑا ہے، اگر نقطہ "ح" کی طرف منہ کرے، تو عین کعبہ کو منہ ہے اور اگر دہنے یا بائیں "ر" یا "ح" کی طرف جھکے تو جب تک "ر، ح" یا "ح، ح" کے اندر ہے،

جہت کعبہ میں ہے اور جب "ر" سے بڑھ کر "ا" یا "ح" سے گزر کر "ب" کی طرف کچھ بھی قریب ہو گا، تو اب جہتِ کعبہ سے نکل گیا، نماز نہ ہو گی۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۴۸۷)

اس کو مزید یوں سمجھئے کہ بالفرض نمازی کے بالکل سامنے سمتِ کعبہ ہو تو سامنے سے نمازی کے دائیں کندھے تک 90 درجے ہوتے ہیں، اس کا آدھا کریں تو 45 درجے بنیں گے، یونہی بائیں کندھے تک بھی 90 درجے بنتے ہیں، اس کا آدھا بھی 45 درجے ہوا، اب اگر کسی نے جہتِ کعبہ کی سیدھی طرف یا الٹی طرف 45 درجے کے اندر اندر رہتے ہوئے نماز پڑھی تو ہو جائے گی۔

سوال: اگر کعبہ کے اندر نماز پڑھے تو کس جانب منہ کر کے نماز پڑھے؟

جواب: کعبۂ معظمہ کے اندر نماز پڑھی، تو جس رُخ چاہے پڑھے، کعبہ کی چھت پر بھی نماز ہو جائے گی، مگر اس کی چھت پر چڑھنا ممنوع ہے۔ ("غنية المتملي"، فصل مسائل شتى، ص٦١٦)

سوال: اگر کسی نے بلند پہاڑ پر نماز پڑھی تو قبلہ کی سیدھ کیسے پائی جائے گی؟

جواب: قبلہ بنائے کعبہ کا نام نہیں، بلکہ وہ فضا ہے، اس بنا کی محاذات میں ساتویں زمین سے عرش تک قبلہ ہی ہے، تو اگر کعبہ کی عمارت وہاں سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دی جائے اور اب اس عمارت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی نہ ہو گی یا کعبۂ معظمہ کسی ولی کی زیارت کو گیا اور اس فضا کی طرف نماز پڑھی ہو گئی، یونہی اگر بلند پہاڑ پر یا کنوئیں کے اندر نماز پڑھی اور قبلہ کی طرف منہ کیا، نماز ہو گئی کہ فضا کی طرف توجہ پائی گئی، اگرچہ عمارت کی طرف نہ ہو۔
("ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: كرامات الأولياء ثابتة، ج۲، ص۱۴۱)

سوال: جو شخص استقبالِ قبلہ سے عاجز ہو، اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو، مثلاً مریض ہے کہ اس میں اتنی قوت نہیں کہ ادھر رُخ بدلے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جو متوجہ کر دے یا اس کے پاس اپنا یا امانت کا مال ہے جس کے چوری ہو جانے کا صحیح اندیشہ ہو یا کشتی کے تختہ پر بہتا جارہا ہے اور صحیح اندیشہ ہے کہ استقبال کرے تو ڈوب جائے گا یا شریر جانور پر سوار ہے کہ اترنے نہیں دیتا یا اتر تو جائے گا مگر بے مددگار سوار نہ ہونے دے گا یا یہ بوڑھا ہے کہ پھر خود سوار نہ ہو سکے گا اور ایسا کوئی نہیں جو سوار کرا دے، تو ان سب صورتوں میں جس رُخ نماز پڑھ سکے، پڑھ لے اور اعادہ بھی نہیں، ہاں! سواری کے روکنے پر قادر ہو تو روک کر پڑھے۔

("ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب: کرامات الأولیاء ثابتۃ، ج۲، ص۱۴۲)

سوال: جس مقام پر سمتِ قبلہ معلوم نہ ہو وہاں کس طرف منہ کر کے نماز پڑھیں گے؟ نیز ایسی ہی جگہ پر اگر کوئی دوسرے کی دیکھا دیکھی اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر ایسی جگہ پر ہیں جہاں قبلہ کی شناخت کا کوئی ذریعہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ایسا مسلمان ہے جس سے پوچھ کر معلوم کیا جا سکے تو تحری کیجئے یعنی سوچئے اور جدھر قبلہ ہونا دل پر جمے اُدھر ہی رخ کر لیجئے، آپ کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ نیز ایک شخص تحری کر کے (یعنی سوچ کر) نماز پڑھ رہا ہو، دوسرا اس کی دیکھا دیکھی اُسی سمت نماز پڑھے گا تو نہیں ہو گی، دوسرے کے لئے بھی تحری کرنے کا حکم ہے۔ (نماز کے احکام ص۱۹۶)

سوال: تحری کر کے نماز پڑھی، بعد میں معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب: تحری کر کے نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی، ہو گئی، اعادہ کی حاجت نہیں۔ ("تنویر الأبصار"، کتاب الصلاۃ، ج۲، ص۱۴۳)

سوال: ایسے شخص نے اگر بغیر تحری کے نماز پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص اگر بے تحری کسی طرف منہ کر کے نماز پڑھے، نماز نہ ہوئی، اگرچہ واقعی میں قبلہ ہی کی طرف منہ کیا ہو، ہاں! اگر قبلہ کی طرف منہ ہونا، نماز کے بعد یقین کے ساتھ معلوم ہوا، ہو گئی۔ ("الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب: مسائل التحری فی القبلۃ، ج۲، ص۱۴۷)

سوال: اگر کوئی جاننے والا موجود ہے لیکن اس سے دریافت نہیں کیا خود غور کر کے نماز پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی جاننے والا موجود ہے، اس سے دریافت نہیں کیا، خود غور کر کے کسی طرف کو پڑھ لی، تو اگر قبلہ ہی کی طرف منہ تھا، ہو گئی، ورنہ نہیں۔

("رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب: مسائل التحری...إلخ، ج۲، ص۱۴۳)

سوال: نمازی نے بلا عذر جان بوجھ کر قبلہ سے سینہ پھیر دیا یا چہرہ گھما کر اِدھر اُدھر دیکھتا رہا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: نمازی نے بلا عذر جان بوجھ کر قبلہ سے سینہ پھیر دیا، اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نماز فاسد ہو گئی، اور اگر بلا قصد پھر گیا اور بقدرِ تین بار "سُبْحٰنَ اللہ" کہنے کے وقفے سے پہلے واپس قبلہ رخ ہو گیا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (نماز کے احکام ص ۱۹۵) اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا، چاہے پورا منہ پھرایا تھوڑا (یہ مکروہِ تحریمی ہے) منہ پھیرے بغیر صرف آنکھیں پھرا کر

اِدھر اُدھر بے ضرورت دیکھنا مکروہِ تنزیہی ہے، اور نادراً (یعنی کبھی کبھار) کسی غرضِ صحیح کے تحت ہو تو حرج نہیں۔ (نماز کے احکام ص ۲۵۲)

وقت کا بیان

سوال: نماز کی شرائط میں سے "**وقت**" کی وضاحت کیجئے۔ نیز وہ کون سی نمازیں ہیں جن کا سلام بھی ان کے وقت میں پھر جانا ضروری ہے؟

جواب: جو نماز پڑھنی ہے اس کا وقت ہونا ضروری ہے، مثلاً آج کی نمازِ عصر ادا کرنا ہے تو یہ ضروری ہے کہ عصر کا وقت شروع ہو جائے، اگر وقتِ عصر شروع ہونے سے پہلے نماز پڑھ لی تو نماز نہ ہو گی۔ (نماز کے احکام ص ۱۹۶)

نیز وقت کے اندر اندر تحریمہ باندھ لی (یعنی نماز شروع کر دی) تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے، مگر نمازِ فجر، جمعہ اور عیدین میں وقت کے اندر (یعنی وقت ختم ہونے سے پہلے) سلام پھیرنا لازمی ہے ورنہ نماز نہ ہو گی۔ (نماز کے احکام ص ۳۳۰)

سوال: وہ کون سے اوقات ہیں جن میں نماز پڑھنا جائز نہیں؟ اگر کسی نے اسی دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو کیا اسے مکروہ وقت میں ادا کر سکتا ہے؟

جواب: مکروہ اوقات 3 ہیں: (۱)۔۔۔ طلوعِ آفتاب سے لے کر بیس منٹ بعد تک۔ (۲)۔۔۔ غروبِ آفتاب سے بیس منٹ پہلے۔ (۳)۔۔۔ نصف النہار یعنی ضحوۂ کبریٰ سے لے کر زوالِ آفتاب تک۔ ان تین اوقات میں کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں، نہ فرض، نہ واجب، نہ نفل، نہ قضا، ہاں! اگر اس دن کی نمازِ عصر نہیں پڑھی تھی اور مکروہ وقت شروع ہو گیا تو پڑھ لے، البتہ اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ (نماز کے احکام ص ۱۹۷)

سوال: کسی نے نمازِ عصر تو وقت میں شروع کی مگر دورانِ نماز مکروہ وقت شروع ہو گیا تو کیا نماز پر کوئی اثر پڑے گا؟

جواب: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ المنان فرماتے ہیں: ”نمازِ عصر میں جتنی تاخیر ہو افضل ہے جبکہ وقتِ کراہت سے پہلے پہلے ختم ہو جائے۔ پھر اگر اس نے احتیاط کی اور نماز کو طول دیا یہاں تک کہ وقتِ کراہت دورانِ نماز آ گیا جب بھی اس پر اعتراض نہیں“ یعنی بغیر کراہت کے نماز ہو جائے گی۔ (فتاوی رضویہ مخرجہ، ج۵، ص۱۵۶)

سوال: مکروہ اوقات میں نمازِ جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جنازہ اگر اوقاتِ ممنوعہ میں لایا گیا، تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں, کراہت اس صورت میں ہے کہ پیشتر سے تیار موجود ہے اور تاخیر کی، یہاں تک کہ وقتِ کراہت آ گیا۔ ("ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب: یشترط العلم بدخول الوقت، ج۲، ص۴۳)

سوال: مکروہ وقت میں سجدۂ تلاوت کرنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ اوقات میں آیتِ سجدہ پڑھی تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ میں تاخیر کرے، یہاں تک کہ وقتِ کراہت جاتا رہے اور اگر مکروہ وقت ہی میں کر لیا تو بھی جائز ہے اور اگر وقتِ غیر مکروہ میں پڑھی تھی تو وقتِ مکروہ میں سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔
("الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاۃ، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثالث، ج۱، ص۵۲)

سوال: مکروہ وقت میں تلاوت کرنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ اوقات میں تلاوتِ قرآن مجید بہتر نہیں، بہتر یہ ہے کہ ذکر و درود شریف میں مشغول رہے۔ ("الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، ج۲، ص۴۴)

سوال: وہ کون سے اوقات ہیں جن میں نوافل پڑھنا منع ہے؟

جواب: بارہ وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

(۱)۔۔۔ طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک کہ اس درمیان میں سوا دو رکعت سنت فجر کے کوئی نفل نماز جائز نہیں۔

(۲)۔۔۔ اپنے مذہب کی جماعت کے لئے اِقامت ہوئی تو اِقامت سے ختم جماعت تک نفل و سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(۳)۔۔۔ نمازِ عصر سے آفتاب زرد ہونے تک نفل منع ہے۔

(۴)۔۔۔ غروب آفتاب سے فرض مغرب تک۔

(۵)۔۔۔ جس وقت امام اپنی جگہ سے خطبۂ جمعہ کے لئے کھڑا ہوا اس وقت سے فرض جمعہ ختم ہونے تک نماز نفل مکروہ ہے، یہاں تک کہ جمعہ کی سنتیں بھی۔

(۶)۔۔۔ عین خطبہ کے وقت اگرچہ پہلا ہو یا دوسرا اور جمعہ کا ہو یا خطبۂ عیدین یا کسوف (یعنی سورج گہن کی نماز کے بعد کا خطبہ) و استسقا و حج و نکاح کا ہو ہر نماز حتیٰ کہ قضا بھی ناجائز ہے، مگر صاحب ترتیب کے لئے خطبۂ جمعہ کے وقت قضا کی اجازت ہے۔

(۷)۔۔۔ نماز عیدین سے پیشتر نفل مکروہ ہے، خواہ گھر میں پڑھے یا عید گاہ و مسجد میں۔

(۸)۔۔۔ نماز عیدین کے بعد نفل مکروہ ہے، جب کہ عید گاہ یا مسجد میں پڑھے، گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔

(۹)۔۔۔ عرفات میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں، ان کے درمیان میں اور بعد میں بھی نفل و سنت مکروہ ہے۔

(۱۰)۔۔۔ مزدلفہ میں جو مغرب و عشا جمع کئے جاتے ہیں، فقط ان کے درمیان میں نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے، بعد میں مکروہ نہیں۔

(۱۱)۔۔۔ فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر و ظہر مکروہ ہے۔

(۱۲)۔۔۔ جس بات سے دل بٹے اور دفع کر سکتا ہو اسے بے دفع کئے ہر نماز مکروہ ہے مثلاً پاخانہ یا پیشاب یا ریاح کا غلبہ ہو، مگر جب وقت جاتا ہو تو پڑھ لے پھر پھیرے۔ یونہی کھانا سامنے آگیا اور اس کی خواہش ہو غرض کوئی ایسا امر درپیش ہو جس سے دل بٹے، خشوع میں فرق آئے ان وقتوں میں بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(بہارِ شریعت ج۱،ص۴۵۵۔۴۵۷)

سوال: فجر کی جماعت کھڑی ہو تو کیا سنّتِ فجر پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: اگر نماز فجر قائم ہو چکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ میں شرکت ہو گی، تو حکم ہے کہ جماعت سے الگ اور دور سنت فجر پڑھ کر شریک جماعت ہو اور جو جانتا ہے کہ سنت میں مشغول ہو گا تو جماعت جاتی رہے گی اور سنت کے خیال سے جماعت ترک کی یہ ناجائز و گناہ ہے اور باقی نمازوں میں اگرچہ جماعت ملنا معلوم ہو سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔("الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، ج۲، ص۴۸)

سوال: فجر کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: وقت فجر: طلوع صبح صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔ ہندوستان کے شہروں میں کم از کم ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹا پینتیس منٹ نہ اس سے کم ہو گا نہ اس سے زیادہ۔(بہارِ شریعت ج۱،ص۴۴۷)

سوال: صبحِ صادق اور صبحِ کاذب کیا ہے؟

جواب: صبح صادق ایک روشنی ہے کہ پورب کی جانب جہاں سے آج آفتاب طلوع ہونے والا ہے اس کے اوپر آسمان کے کنارے میں دکھائی دیتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے، یہاں تک کہ تمام آسمان پر پھیل جاتی اور زمین پر اجالا ہو جاتا ہے۔

اور اس سے قبل بیچ آسمان میں ایک دراز سپیدی ظاہر ہوتی ہے، جس کے نیچے سارا اُفق سیاہ ہوتا ہے، صبح صادق اس کے نیچے سے پھوٹ کر جنوباً شمالاً دونوں پہلوؤں پر پھیل کر اوپر بڑھتی ہے، یہ دراز سپیدی اس میں غائب ہو جاتی ہے، اس کو صبح کاذب کہتے ہیں، اس سے فجر کا وقت نہیں ہوتا۔(بہارِ شریعت ج۱،ص۴۴۷-۴۴۸)

سوال: ظہر اور جمعہ کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: وقت ظہر وجمعہ: آفتاب ڈھلنے سے اس وقت تک ہے، کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایۂ اصلی کے دو مثل (یعنی دوگنا) ہو جائے۔(بہارِ شریعت ج۱،ص۴۴۹)

سوال: سایۂ اصلی سے کون سا سایہ مراد ہے؟

جواب: عین نصف النہار کے وقت جو ہر چیز کا سایہ ہوتا ہے وہ اس چیز کا سایۂ اصلی ہے جو موسم اور شہروں کے مختلف ہونے سے کم اور زیادہ ہوتا رہتا ہے۔(بہارِ شریعت ج۱،ص۴۴۹)

سوال: عصر کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: وقت عصر: ظہر کا وقت ختم ہونے (یعنی سوا سایۂ اصلی کے دو مثل سایہ ہونے) سے، آفتاب ڈوبنے تک ہے۔ ہندوستان کے شہروں میں وقت عصر کم از کم ایک گھنٹا ۳۵ منٹ اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے ۶ منٹ ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱،ص۴۵۰)

سوال: مغرب کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: وقت مغرب: غروب آفتاب سے غروب شَفَق تک ہے۔ ہندوستان کے شہروں میں کم سے کم ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹا ۳۵ منٹ ہوتا ہے۔ ہر روز کے فجر اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱،ص۴۵۰)

سوال: شَفَق سے کیا مراد ہے؟

جواب: شَفَق احناف کے مذہب میں اس سپیدی کا نام ہے، جو جانبِ مغرب میں سُرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔

("الهداية"، كتاب الصلاة، باب المواقيت، ج۱، ص۴۰)

سوال: عشا اور وتر کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: وقتِ عشا و وتر: ذکر کی ہوئی سپیدی کے غروب ہونے سے طلوعِ فجر تک ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱،ص۴۵۱)

اگرچہ عشا و وتر کا وقت ایک ہے، مگر باہم ان میں ترتیب فرض ہے، کہ عشا سے پہلے وتر کی نماز پڑھ لی تو ہو گی ہی نہیں، البتہ بھول کر اگر وتر پہلے پڑھ لئے یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشا کی نماز بے وضو پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ تو وتر ہو گئے۔

("الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الأول، ج۱، ص۵۱)

سوال: کیا سفر میں دو نمازوں کو ایک وقت میں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: سفر وغیرہ کسی عذر کی وجہ سے دو نمازوں کا ایک وقت میں جمع کرنا حرام ہے، خواہ یوں ہو کہ دوسری کو پہلی ہی کے وقت میں پڑھے یا یوں کہ پہلی کو اس قدر مؤخر کرے کہ اس کا وقت جاتا رہے اور دوسری کے وقت میں پڑھے مگر اس دوسری صورت میں پہلی نماز ذمہ سے ساقط ہو گئی کہ بصورت قضا پڑھ لی اگرچہ نماز کے قضا کرنے کا گناہِ کبیرہ سر پر ہوا اور پہلی صورت میں تو دوسری نماز ہو گی ہی نہیں اور فرض ذمہ پر باقی ہے۔ ہاں! اگر سفر و مرض وغیرہ کسی عذر سے صورۃً جمع کرے کہ پہلی کو اس کے آخر وقت میں اور دوسری کو اس کے اوّل وقت میں پڑھے کہ حقیقتاً دونوں اپنے اپنے وقت میں واقع ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

("الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۲)

سوال: کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ دو نمازوں کو ایک وقت میں پڑھنا جائز ہو؟

جواب: جی ہاں! نو ذی الحجہ کو میدانِ عرفات میں وقوفِ عرفات کے دوران ظہر و عصر وقتِ ظہر میں یوں کہ پہلے ظہر پھر عصر کی نماز پڑھی جائے اور دس ذی الحجہ کو مزدلفہ میں مغرب و عشا وقتِ عشا میں یوں کہ پہلے مغرب کے فرض پھر عشاء کے فرض، پھر مغرب کی سنتیں اور اس کے بعد عشاء کی سنتیں اور وتر ادا کی جائے۔

("الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۲)

نیّت کا بیان

سوال: نیّت کسے کہتے ہیں؟ نیز اس کا ادنی درجہ بیان کیا ہے؟

جواب: "**نیّت**" دل کے پکّے ارادے کا نام ہے، زبان سے نیّت کرنا ضروری نہیں البتہ دل میں نیّت حاضر ہوتے ہوئے زبان سے کہہ لینا بہتر ہے۔ اور نیّت کا ادنی درجہ یہ ہے کہ اگر

اس وقت (یعنی نماز شروع کرنے سے پہلے) کوئی پوچھے کہ "کون سی نماز پڑھتے ہو؟" تو فوراً بتا دے۔ اگر ایسی حالت میں سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوئی۔

سوال: دل میں نیّت کچھ اور ہے اور زبان سے کچھ اور نکل گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: نیت میں زبان کا اعتبار نہیں، یعنی اگر دل میں مثلاً ظہر کا قصد کیا اور زبان سے لفظِ عصر نکلا، ظہر کی نماز ہو گئی۔ ("الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، بحث النية، ج۲، ص۱۱۲)

سوال: نیّت اور تکبیرِ تحریمہ کے درمیان فاصلہ ہو گیا تو کیا پہلے والی نیّت کافی ہے؟

جواب: تکبیرِ تحریمہ کہنے سے پہلے نیت کی اور شروع نماز اور نیت کے درمیان کوئی اجنبی کام مثلاً کھانا، پینا، کلام وغیرہ (وہ امور جو نماز سے متعلق نہیں ہیں) فاصل نہ ہوں نماز ہو جائے گی، اگرچہ تحریمہ کے وقت نیت حاضر نہ ہو۔ ("الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱۱۴) وضو سے پیشتر نیت کی، تو وضو کرنا فاصل اجنبی نہیں، نماز ہو جائے گی۔ یونہی وضو کے بعد نیت کی اس کے بعد نماز کے لئے چلنا پایا گیا، نماز ہو جائے گی اور یہ چلنا فاصل اجنبی نہیں۔
("غنية المتملي"، الشرط السادس النية، ص۲۵۵)

سوال: پہلے نیّت نہ کی اور نماز شروع کرنے کے بعد نیّت کی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نماز شروع کرنے کے بعد نیت پائی گئی، اس کا اعتبار نہیں، یہاں تک کہ اگر تکبیر تحریمہ میں اللہ کہنے کے بعد اکبر سے پہلے نیت کی، نماز نہ ہو گی۔
("الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج۲، ص۱۱۶)

سوال: کیا ہر نماز کے لئے مطلق نماز پڑھنے کی نیّت کافی ہے یا فرض و واجب و سنّت کو معین کرنا ضروری ہے؟

جواب: یہاں اِس کی چند صورتیں بیان کی جاتی ہیں:

(۱)۔۔۔ فرض نماز میں نیّتِ فرض بھی ضروری ہے مثلاً دل میں یہ نیّت ہو کہ آج کی ظہر کی فرض نماز پڑھتا ہوں۔

(۲)۔۔۔ اصح یعنی درست ترین یہ ہے کہ نفل و سنت و تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے، مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سنتِ وقت کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنّت یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متابعت (یعنی پیروی) کی نیت کرے، اس لئے کہ بعض مشائخ ان میں مطلق نماز کی نیت کو کافی قرار نہیں دیتے ہیں۔

(۳)۔۔۔ نمازِ نفل میں مطلق نماز کی نیّت کافی ہے اگرچہ نفل نیّت میں نہ ہو۔

(۴)۔۔۔ واجب میں واجب کی نیّت کرنا ضروری ہے اور اسے معین بھی کیجئے مثلاً عید الفطر، یا عید الاضحی، یا نذر (یعنی منّت)، یا نمازِ بعدِ طواف، یا وہ نفل جس کو جان بوجھ کر فاسد کیا ہو (کہ اس کی قضا واجب ہوتی ہے)۔ (نماز کے احکام ص۱۹۹۔۲۰۰)

سوال: کیا وتر میں واجب کی نیّت ضروری ہے؟

جواب: وتر میں فقط وتر کی نیت کافی ہے، اگرچہ اس کے ساتھ نیت وجوب نہ ہو، ہاں! واجب کی نیت کرنا اولیٰ ہے، البتہ اگر نیت عدمِ وجوب ہے تو کافی نہیں۔

("الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج۲، ص۱۲۰)

سوال: کیا تعدادِ رکعات کی نیّت ضروری ہے؟

جواب: نیت میں تعدادِ رکعات کی ضرورت نہیں البتہ افضل ہے، تو اگر تعداد رکعات میں خطا واقع ہوئی مثلاً تین رکعت ظہر یا چار رکعت مغرب کی نیت کی، تو نماز ہو جائے گی۔ ("الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج۲، ص۱۲۰)

سوال: کیا یہ نیّت ضروری ہے کہ منہ میرا قبلہ کی طرف ہے؟

جواب: یہ نیت کہ منہ میرا قبلہ کی طرف ہے شرط نہیں۔ہاں! یہ ضروری ہے کہ قبلہ سے اعراض کی نیت نہ ہو۔

("الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب: مضیٰ علیہ سنوات...إلخ، ج۲، ص۱۲۹)

سوال: قضا نمازوں میں نیّت کے کیا احکام ہیں؟

جواب: فرض قضا ہو گئے ہوں، تو ان میں تعیین یوم (یعنی دن) اور تعیین نماز ضروری ہے، مثلاً فُلاں دن کی فُلاں نماز، مطلقاً ظہر وغیرہ یا مطلقاً نمازِ قضا نیت میں ہونا کافی نہیں۔ہاں! اگر اس کے ذمہ ایک ہی نماز قضا ہو، تو دن معین کرنے کی حاجت نہیں، مثلاً میرے ذمہ جو فُلاں نماز ہے، کہنا کافی ہے۔ ("الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۱۹)

("ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج۲، ص۱۱۹)

سوال: اگر کسی کی بہت ساری نمازیں قضا ہیں اور دن تاریخ بھی معلوم نہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی کے ذمہ بہت سی قضا نمازیں باقی ہیں اور دن تاریخ بھی یاد نہ ہو، تو اس کے لئے نیت کا آسان طریقہ یہ ہے کہ **"سب میں پہلی"** یا **"سب میں پچھلی فلاں نماز جو میرے ذمہ ہے"** کہنا کافی ہے۔ ("الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۱۹)

سوال: اگر ادا قضا کی نیّت سے اور قضا ادا کی نیّت سے پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب: قضا یا ادا کی نیت کی کچھ حاجت نہیں، اگر قضا بہ نیتِ ادا پڑھی یا ادا بہ نیتِ قضا، تو نماز ہو گئی، یعنی مثلاً وقتِ ظہر باقی ہے اور اس نے گمان کیا کہ وقت جاتا رہا اور اس دن کی نماز ظہر بہ نیتِ قضا پڑھی یا وقت جاتا رہا اور اس نے گمان کیا کہ باقی ہے اور بہ نیتِ ادا پڑھی،

ہو گئی اور اگر یوں نہ کیا، بلکہ وقت باقی ہے اور اس نے ظہر کی قضا پڑھی، مگر اس دن کے ظہر کی نیت نہ کی تو نہ ہوئی، یونہی اس کے ذمہ کسی دن کی نمازِ ظہر تھی اور بہ نیت ادا پڑھی نہ ہوئی۔

("الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب: یصح القضاء بنیۃ الأداء و عکسہ، ج۲، ص۱۲۵)

سوال: کیا مقتدی کے لئے اقتدا کی نیّت اور امام کے لئے امامت کی نیّت ضروری ہے؟

جواب: مقتدی کو اقتدا کی نیت بھی ضروری ہے اور امام کو نیت اِمامت مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لئے ضروری نہیں، یہاں تک کہ اگر امام نے یہ قصد کر لیا کہ میں فلاں کا امام نہیں ہوں اور اس نے اس کی اقتدا کی نماز ہو گئی، مگر امام نے اِمامت کی نیت نہ کی تو ثوابِ جماعت نہ پائے گا اور ثوابِ جماعت حاصل ہونے کے لئے مقتدی کی شرکت سے پیشتر نیت کر لینا ضروری نہیں، بلکہ وقت شرکت بھی نیت کر سکتا ہے۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث في شروط الصلاۃ، الفصل الرابع، ج۱، ص٦٦)

سوال: اگر مقتدی نے یہ نیّت کی کہ "جو نماز امام کی وہ میری" تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: مقتدی نے بہ نیتِ اقتدا یہ نیت کی کہ جو نماز امام کی وہی نماز میری، تو جائز ہے یعنی نماز ہو جائے گی۔ ("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث في شروط الصلاۃ، الفصل الرابع، ج۱، ص٦٤)

سوال: کس صورت میں امام کو امامت کی نیّت ضروری ہے؟

جواب: ایک صورت میں امام کو نیتِ اِمامت بالاتفاق (یعنی سب علما کے نزدیک) ضروری ہے اور وہ صورت یہ ہے کہ مقتدی عورت ہو اور وہ کسی مرد کے محاذی (یعنی برابر) کھڑی ہو جائے اور وہ نماز، نمازِ جنازہ نہ ہو تو اس صورت میں اگر امام نے اِمامت زَنَاں (یعنی عورتوں کی امامت) کی نیت نہ کی، تو اس عورت کی نماز نہ ہوئی۔

("الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۲۸)

نماز کے فرائض کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر اور نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف نہ پڑھے وہ قیامت کے دِن جب اُس کی جزا دیکھیں گے تو اُن پر حسرت طاری ہو گی، اگرچہ جنت میں داخل ہو جائیں۔

(ایضاً ج۳ص۴۸۹حدیث۹۹۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: نماز کے کتنے اور کون کون سے فرائض ہیں؟

جواب: نماز کے سات فرض ہیں: (۱)۔۔۔ تکبیرِ تحریمہ۔ (۲)۔۔۔ قیام۔ (۳)۔۔۔ قراءت۔ (۴)۔۔۔ رکوع۔ (۵)۔۔۔ سجود۔ (۶)۔۔۔ قعدۂ اخیرہ۔ (۷)۔۔۔ خُرُوْجٌ بِصُنْعِہٖ۔

سوال: تکبیرِ تحریمہ کو شرائط و فرائض دونوں میں شمار کرنے کی کیا حکمت ہے؟

جواب: تکبیرِ تحریمہ حقیقت میں شرائطِ نماز میں سے ہے مگر چونکہ افعالِ نماز سے اس کو بہت زیادہ اتصال ہے اس وجہ سے فرائضِ نماز میں بھی اس کا شمار کیا جاتا ہے۔

(بہارِ شریعت ج۱، ص۵۰۷)

سوال: کیا فرائضِ نماز میں ترتیب ضروری ہے؟

جواب: قیام و رکوع و سجود و قعدۂ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے، اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو وہ رکوع جاتا رہا، اگر بعد قیام پھر رکوع کرے گا تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ یونہی رکوع سے پہلے، سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔

("ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، بحث الخروج بصنعہ، ج۲، ص۱۷۲)

تکبیرِ تحریمہ کا بیان

سوال: تکبیرِ تحریمہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: نماز شروع کرنے کے لئے نیّت کے بعد جو الفاظ کہے جاتے ہیں ان کو "تکبیرِ تحریمہ" کہتے ہیں۔ پس اس سے نماز شروع ہو جاتی ہے اور منافیٔ نماز افعال مثلاً کھانا، پینا، چلنا، بات چیت کرنا وغیرہ حرام ہو جاتے ہیں۔

سوال: تکبیرِ تحریمہ میں کن الفاظ سے فرض ادا ہو جاتا ہے؟ نیز اس میں کون سا لفظ کہنا واجب ہے؟

جواب: تکبیرِ تحریمہ میں لفظِ "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہنا واجب ہے۔ اور بہارِ شریعت میں لکھا ہے کہ: اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خالص تعظیمِ الٰہی کے الفاظ ہوں۔ مثلاً "اَللّٰہُ اَجَلُّ یا اَللّٰہُ اَعْظَمُ یا اَللّٰہُ کَبِیْرٌ یا اَللّٰہُ الْاَکْبَرُ یا اَللّٰہُ الْکَبِیْرُ یا اَلرَّحْمٰنُ اَکْبَرُ یا اَللّٰہُ اِلٰہٌ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحَانَ اللّٰہُ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ یا تَبَارَکَ اللّٰہُ وغیرہا الفاظِ تعظیمی کہے، تو ان سے بھی ابتدا ہو جائے گی (یعنی فرض ادا ہو جائے گا) مگر یہ تبدیلی مکروہ تحریمی ہے۔ کیونکہ "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہنا واجب ہے۔

اور اگر دُعا یا طلبِ حاجت کے لفظ ہوں۔ مثلاً اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ، اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ، اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ وغیرہا الفاظِ دُعا کہے تو نماز منعقد (یعنی شروع) نہ ہوئی۔ یونہی اگر صرف اَکْبَرُ یا اَجَلُّ کہا اس کے ساتھ لفظ اَللّٰہُ نہ ملایا جب بھی نہ ہوئی۔

یونہی اگر اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ یا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ یا اِنَّا لِلّٰہِ یا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یا مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ یا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہا، تو نماز منعقد (یعنی شروع) نہ ہوئی اور اگر صرف اَللّٰہُ کہا یا یَا اَللّٰہُ یا اَللّٰھُمَّ کہا تو نماز شروع ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۵۰۹)

سوال: کیا تکبیرِ تحریمہ کھڑے ہو کر کہنا ضروری ہے؟

جواب: جن نمازوں میں قیام فرض ہے، ان میں تکبیرِ تحریمہ کے لئے قیام فرض ہے، تو اگر بیٹھ کر "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہا پھر کھڑا ہو گیا، نماز شروع ہی نہ ہوئی۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، الفصل الأول، ج۱، ص۶۸)

سوال: مقتدی نے لفظِ "اَللّٰہُ" امام کے ساتھ کہا مگر "اَکْبَر" کو امام سے پہلے ختم کر دیا تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: مقتدی نے لفظ "اَللّٰہُ" امام کے ساتھ کہا مگر "اَکْبَر" کو امام سے پہلے ختم کر چکا، نماز نہ ہوئی۔ ("الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ فصل، ج۲، ص۲۱۸)

سوال: اگر یہ معلوم نہ ہو کہ امام سے پہلے تکبیر کہی ہے یا بعد تو کیا کرے؟

جواب: اس صورت میں حکم یہ ہے کہ اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے کہی نہ ہوئی اور اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے نہیں کہی تو ہو گئی اور اگر کسی طرف غالب گمان نہ ہو، تو احتیاط یہ ہے کہ قطع کرے اور پھر سے تحریمہ باندھے۔

("الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل، ج۲، ص۲۱۹)

سوال: گونگا شخص تکبیرِ تحریمہ کیسے کہے گا؟

جواب: جو شخص تکبیر کے تلفظ پر قادر نہ ہو مثلاً گونگا ہو یا کسی اور وجہ سے زبان بند ہو، اس پر تلفظ واجب نہیں، دل میں ارادہ کافی ہے۔ ("الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل، ج۲، ص۲۲۰)

سوال: لفظِ ''اللہ'' کے ہمزہ پر کھڑا زبر یا راء سے پہلے الف بڑھا دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: لفظ اَللّٰہُ کو اِللّٰہُ یا اَکْبَرُ کو اُکْبَرُ یا اَکْبَارُ کہا، نماز نہ ہو گی بلکہ اگر اُن کے معانی فاسدہ سمجھ کر قصداً کہے، تو کافر ہے۔ (''الدرالمختار''، کتاب الصلاۃ،باب صفۃ الصلاۃ، فصل، ج۲، ص۲۱۸)

سوال: امام کو رکوع میں پایا اور تکبیرِ تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں چلا گیا یعنی تکبیر اس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائیں تو کیا اس صورت میں نماز ہو جائے گی؟

جواب: ❁ امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر اس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے، نماز نہ ہوئی۔ ❁ ایسے موقع پر قاعدے کے مطابق پہلے کھڑے کھڑے تکبیرِ تحریمہ کہہ لیجئے اس کے بعد ''اللّٰہُ اَکْبَر'' کہتے ہوئے رکوع کیجئے، امام کے ساتھ اگر رکوع میں معمولی سی بھی شرکت ہو گئی تو رکعت مل گئی اور تکبیرِ اولی کی فضیلت کو بھی پا لیا، اگر آپ کے رکوع میں داخل ہونے سے پہلے امام کھڑا ہو گیا تو رکعت نہ ملی۔ (نماز کے احکام ص۲۰۲)

قیام کا بیان

سوال: قیام کی ادنیٰ حالت کیا ہے؟ اور پورا قیام کسے کہتے ہیں؟

جواب: کمی کی جانب قیام کی حد (یعنی قیام کی ادنیٰ حالت) یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔

(''الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، بحث القیام، ج۲، ص۱۶۳)

سوال: قیام کتنی دیر تک فرض، واجب اور سنّت ہے؟

جواب: قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر قراءت ہے، یعنی بقدرِ قراءت فرض، قیام بھی فرض اور بقدرِ قراءت واجب، واجب اور بقدرِ سنت، سنت۔ یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے، رکعت اُولیٰ میں قیام فرض میں مقدار تکبیر تحریمہ بھی شامل ہو گی اور قیام مسنون میں مقدار ثناو تعوذ وتسمیہ بھی۔(بہارِ شریعت ج ا، ص ۵۱۰)

سوال: قیام اور قراءت تو نماز کے سات فرائض میں سے ہیں پھر ان میں واجب قیام ،واجب قراءت اور سنّت قیام، سنّت قراءت ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: قیام اور قراءت کے واجب و سنت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ترک پر ترکِ واجب و سنت کا حکم دیا جائے گا ورنہ بجالانے میں جتنی دیر تک قیام کیا اور جو کچھ قراءت کی سب فرض ہی ہے، فرض کا ثواب ملے گا۔(بہارِ شریعت ج ا، ص ۵۱۰)

سوال: کون سی نمازوں میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے سے وہ ادا نہیں ہوتیں؟

جواب: فرض و وتر و عیدین و سنت فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا، نہ ہوں گی۔(بہارِ شریعت ج ا، ص ۵۱۰)

سوال: قیام میں ایک پاؤں پر کھڑا ہونا کیسا ہے؟

جواب: ایک پاؤں پر کھڑا ہونا یعنی دوسرے کو زمین سے اٹھالینا مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر عذر کی وجہ سے ایسا کیا تو حرج نہیں۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، الفصل الأول، ج ا، ص ۶۹)

سوال: اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدے پر قادر نہیں تو کیسے نماز پڑھے؟

جواب: اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا تو اسے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے۔ (''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۶۴)

سوال: اگر کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہو یا زخم بہتا ہو تو کیسے نماز پڑھے؟

جواب: جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں تو اسے فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے، جبکہ اور طریقے پر اس کی روک نہ کر سکے۔

(''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ و مبحث فی الرکن الاصلی...إلخ، ج۲، ص۱۶۴)

سوال: اگر اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کے لئے جائے گا تو قیام نہیں کر سکے گا جبکہ گھر پر پڑھے تو کھڑے ہو کر پڑھ سکتا ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کے لئے جانے کے بعد کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے گا اور گھر میں پڑھے تو کھڑے ہو کر پڑھ سکتا ہے تو گھر میں پڑھے، جماعت میسر ہو تو جماعت سے، ورنہ تنہا۔ (''الدرالمختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ و مبحث في الرکن الاصلي...إلخ، ج۲، ص۱۶۵)

سوال: کن صورتوں میں قیام ساقط ہو جاتا ہے؟ (یعنی اس وقت قیام فرض نہیں ہوتا)

جواب: اس کی چند صورتیں درج ذیل ہیں:

- کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں، بلکہ قیام اس وقت ساقط ہو گا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا سجدہ نہ کر سکے یا کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں قطرہ آتا ہے یا چوتھائی ستر کھلتا ہے یا قراءت سے مجبور محض ہو جاتا ہے۔ یونہی کھڑا ہو تو سکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھا ہو گا یا ناقابلِ برداشت تکلیف ہو گی، تو بیٹھ کر پڑھے۔

۞ اگر عصا (بیساکھی) یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔

۞ اگر صرف اتنا کھڑا ہونا ممکن ہے کہ کھڑے کھڑے تکبیرِ تحریمہ کہہ لے گا تو فرض ہے کہ کھڑے ہو کر "اللّٰہُ اَکْبَر" کہہ لے اور اب کھڑے رہنا ممکن نہیں تو بیٹھ جائے۔

۞ اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا تو اسے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۵۱۰)

تنبیہ ضروری: آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخار آیا یا خفیف سی تکلیف ہوئی بیٹھ کر نماز شروع کر دی، حالانکہ وہی لوگ اسی حالت میں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ زیادہ کھڑے ہو کر اِدھر اُدھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں، ان کو چاہئے کہ ان مسائل سے متنبہ ہوں اور جتنی نمازیں باوجود قدرت قیام بیٹھ کر پڑھی ہوں ان کا اعادہ فرض ہے۔ یوہیں اگر ویسے کھڑا نہ ہو سکتا تھا مگر عصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑا ہونا ممکن تھا تو وہ نمازیں بھی نہ ہوئیں، ان کا پھیرنا فرض۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

قراءت کا بیان

سوال: قراءت کسے کہتے ہیں؟

جواب: ۞ قراءت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کئے جائیں، کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضروری ہے کہ خود سنے، اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شور و غل یا ثقلِ سماعت (یعنی اونچا سننے کا مرض) بھی نہیں، تو نماز نہ ہوئی۔ ۞ اگرچہ خود سننا ضروری ہے مگر یہ

بھی احتیاط رہے کہ سِرّی (یعنی آہستہ قراءت والی) نمازوں میں قراءت کی آواز دوسروں تک نہ پہنچے، اسی طرح تسبیحات وغیرہ میں بھی خیال رکھئے۔ (نماز کے احکام ص۲۰۶۔۲۰۸)

سوال: قراءت کے علاوہ بھی جہاں پڑھنے کا حکم ہوتا ہے کیا اس سے یہی مراد ہے کہ خود اس کے کان سن لیں؟

جواب: جی ہاں! جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے، اس سے یہی مقصد ہے کہ کم سے کم اتنا ہو کہ خود سن سکے، مثلاً طلاق دینے، غلام آزاد کرنے، جانور ذبح کرنے میں۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، الفصل الأول، ج۱، ص۶۹.)

سوال: نماز میں کتنی مقدار میں قراءت کرنا فرض اور واجب ہے؟

جواب: ❁ فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر، سنن اور نوافل کی ہر رکعت میں امام و منفرد (یعنی تنہا پڑھنے والے) پر مطلقاً ایک آیت کا پڑھنا فرض ہے۔ (نماز کے احکام ص ۲۰۶۔۲۰۸) ❁ اور واجب قراءت یہ ہے کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا اور سورت ملانا یا قرآنِ پاک کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔ (نماز کے احکام ص۲۱۷۔۲۱۸)

سوال: مطلق ایک آیت سے کیا مراد ہے؟ نیز کتنی چھوٹی آیت پڑھنے سے فرض ادا ہو گا؟

جواب: ❁ مطلقاً ایک آیت کا مطلب یہ ہے کہ جس میں بڑی یا چھوٹی آیت کا اعتبار نہ ہو نیز چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زائد کلمات ہوں پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا اور اگر ایک ہی حرف کی آیت ہو جیسے "صٓ، نٓ، قٓ،" کہ بعض قراءتوں میں ان کو آیت مانا ہے، تو

اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہو گا، اگرچہ اس کی تکرار کرے۔ ❁ رہی ایک کلمہ کی آیت جیسے "مُدْهَآمَّتَانِ" اس میں اختلاف ہے اور بچنے میں احتیاط۔ ❁ سورتوں کے شروع میں "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم" ایک پوری آیت ہے، مگر صرف اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہو گا۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۵۱۱۔۵۱۲)

سوال: مقتدی کو امام کے پیچھے قراءت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مقتدی کو امام کے پیچھے کسی نماز میں قراءت جائز نہیں، نہ فاتحہ، نہ آیت، نہ سری نماز میں، نہ جہری نماز میں۔ امام کی قراءت مقتدی کے لئے بھی کافی ہے۔

("مراقی الفلاح شرح نور الایضاح"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، وارکانھا، ص۵۱)

سوال: کون نمازوں میں جہری اور سرّی قراءت واجب ہے؟

جواب: فجر و مغرب و عشا کی پہلی دو میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور رمضان کے وتر کی سب رکعتوں میں امام پر جہر واجب ہے اور مغرب کی تیسری اور عشا کی تیسری چوتھی یا ظہر و عصر کی تمام رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ ("الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ج۲، ص۳۰۵)

سوال: جہر اور سرّ کی کیا حد ہے؟

جواب: جہر کے یہ معنٰی ہیں کہ دوسرے لوگ یعنی وہ جو کہ صفِ اوّل میں ہیں سُن سکیں، یہ ادنٰی درجہ ہے اور اعلٰے کے لئے کوئی حد مقرر نہیں اور آہستہ یہ کہ خود سُن سکے۔

("الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب فی الکلام علی الجہر والمخافتۃ، ج۲، ص۳۰۸)

سوال: نفل نماز میں قراءت سری کی جائے گی یا جہری؟

جواب: دن کے نوافل میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اور رات کے نوافل میں اختیار ہے اگر تنہا پڑھے اور جماعت سے رات کے نفل پڑھے، تو جہر واجب ہے۔

(''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ج۲، ص۳۰۶)

سوال: جہری نمازوں میں منفرد کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: جہری نمازوں میں منفرد کو اختیار ہے اور افضل جہر ہے جب کہ ادا پڑھے اور جب قضا ہے تو آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ج۲، ص۳۰۶)

سوال: قضا نماز پڑھنے میں قراءت کا کیا حکم ہے؟

جواب: جہری کی قضا اگرچہ دن میں ہو امام پر جہر واجب ہے اور سرّی کی قضا میں آہستہ پڑھنا واجب ہے، اگرچہ رات میں ادا کرے۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، الفصل الثانی، ج۱، ص۷۲)

سوال: سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد سورت ملائے بغیر بھول کر رکوع میں چلا گیا تو اب کیا کرے؟

جواب: سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد سورت ملائے بغیر بھول کر رکوع میں چلا گیا، رکوع میں یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور سورت ملائے پھر رکوع کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے نماز ہو جائے گی، اور اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا، تو نماز نہ ہو گی۔

(''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، مطلب: تحقیق مھم فیما لو نذر کر...إلخ، ج۲، ص۳۱۱)

سوال: کتنا قرآن حفظ کرنا فرض ہے؟

جواب: ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان مکلّف پر فرضِ عین ہے اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرضِ کفایہ اور سورۂ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل، مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ، واجبِ عین ہے۔ (''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ج۲، ص۳۱۵)

سوال: نماز میں سنّت قراءت کی مقدار کیا ہے؟

جواب: حضر (یعنی اقامت کی حالت) میں جب کہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں طوالِ مفصل پڑھے اور عصر و عشا میں اوساطِ مفصل اور مغرب میں قصارِ مفصل، اور ان سب صورتوں میں امام و منفرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

(''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ج۲، ص۳۱۷)

سوال: مفصل کن سورتوں کو کہا جاتا ہے اور اس کے کتنے حصے ہیں؟

جواب: سورۂ حجرات سے سورۂ ناس تک قرآن مجید کی سورتوں کو مفصل کہتے ہیں، اس کے یہ تین حصّے ہیں:

(۱)۔۔۔سورۂ حجرات سے بروج تک طوالِ مفصل۔**(۲)**۔۔۔سورۂ بروج سے لَمْ یَکُنْ تک اوساطِ مفصل۔**(۳)**۔۔۔لَمْ یَکُنْ سے سورۂ ناس تک قصارِ مفصل۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۵۴۶)

سوال: نمازوں میں قراءت کی کیا رفتار ہونی چاہئے؟

جواب: فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرے اور تراویح میں متوسط انداز پر اور رات کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے، مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم مد کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اس کو ادا کرے، ورنہ حرام ہے اس لئے کہ ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔ آج کل کے اکثر حفاظ اس طرح پڑھتے ہیں کہ مد کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ کے سوا کسی لفظ کا پتہ بھی نہیں چلتا نہ تصحیح حروف ہوتی، بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تفاخر (یعنی فخر) ہوتا ہے کہ فلاں کس قدر جلد پڑھتا ہے، حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا حرام و سخت حرام ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۵۴۷)

سوال: نمازوں کے لئے سورتوں کو معین کرنا کیسا ہے؟

جواب: سورتوں کا معین کرلینا کہ اس نماز میں ہمیشہ وہی سورت پڑھا کرے، مکروہ ہے، مگر جو سورتیں احادیث میں وارد ہیں ان کو کبھی کبھی پڑھ لینا مستحب ہے، مگر مداومت (یعنی ہمیشگی) نہ کرے کہ کوئی واجب نہ گمان کرلے۔

(''الدرالمختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ومطلب: السنۃ تکون سنۃ عین...إلخ، ج۲، ص۳۲۵)

سوال: دو رکعتوں میں ایک ہی سورت کی تکرار کرنا کیسا ہے؟

جواب: نوافل کے علاوہ دیگر نمازوں کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کی تکرار مکروہِ تنزیہی ہے، جب کہ کوئی مجبوری نہ ہو اور مجبوری ہو تو بالکل کراہت نہیں۔ اور نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کو مکرر پڑھنا یا ایک رکعت میں اسی سورت کو بار بار پڑھنا، بلا کراہت جائز ہے۔ (''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ومطلب: السنۃ تکون سنۃ عین...إلخ، ج۲، ص۳۲۹)

(''غنیۃ المتملی''، فیما یکرہ من القران فی الصلاۃ ومالا یکرہ...إلخ، ص۴۹۴، موضحاً)

سوال: اگر پہلی رکعت میں سورۂ ناس پڑھ دی تو اب دوسری تیسری اور چوتھی رکعت میں کون سی سورت پڑھے؟

جواب: اگر پہلی رکعت میں پوری قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی، تو اب دوسری، تیسری اور چوتھی میں بھی یہی پڑھے۔

(''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ومطلب: السنۃ تکون سنۃ عین...إلخ، ج۲، ص۳۲۹)

سوال: فرض کی ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: فرض کی ایک رکعت میں دو سورت نہ پڑھے اور منفرد پڑھ لے تو حرج بھی نہیں، بشرطیکہ ان دونوں سورتوں میں فاصلہ نہ ہو اور اگر بیچ میں ایک یا چند سورتیں چھوڑ دیں، تو مکروہ ہے۔ (''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، مطلب: الاستماع للقرآن فرض کفایۃ، ج۲، ص۳۳۰)

سوال: پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھی اور دوسری رکعت میں ایک سورت چھوڑ کر اگلی سورت پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب: پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھی اور دوسری میں ایک چھوٹی سورت درمیان سے چھوڑ کر پڑھی تو مکروہ ہے اور اگر وہ درمیان کی سورت بڑی ہے کہ اس کو پڑھے تو دوسری کی قراءت پہلی سے طویل ہو جائے گی تو حرج نہیں، جیسے وَالتِّیْنِ کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھنے میں حرج نہیں اور اِذَا جَآءَ کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھنا نہ چاہئے۔

(''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ج۲، ص۳۳۰)

سوال: الٹا قرآن پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن مجید اُلٹا پڑھنا کہ دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھے، یہ مکروہ تحریمی ہے، مثلاً پہلی میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھی اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ کَیْفَ- اس کے لئے سخت وعید آئی ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "جو قرآن اُلٹ کر پڑھتا ہے، کیا خوف نہیں کرتا کہ اللہ اس کا دل اُلٹ دے۔"

جان بوجھ کر پڑھی تو گناہ ہے مگر نماز کا اعادہ نہیں اور نہ ہی سجدۂ سہو، کیونکہ یہ قراءت کا واجب ترک ہوا نہ کہ نماز کا اور بھول کر ہو تو نہ گناہ، نہ سجدۂ سہو۔

(''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ج۲، ص۳۳۰) (''الفتاوی الرضویۃ''، ج۶، ص۲۳۹)

سوال: بچوں کو تیسواں پارہ خلافِ ترتیب پڑھانے اور یاد کروانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: بچوں کی آسانی کے لئے پارۂ عم خلافِ ترتیب قرآن مجید پڑھنا جائز ہے۔

(''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، مطلب: الاستماع للقرآن فرض کفایۃ، ج۲، ص۳۳۰)

سوال: بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی یا درمیان میں ایک سورت کا فاصلہ ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی یا ایک چھوٹی سورت کا فاصلہ ہو گیا، پھر یاد آیا تو جو شروع کر چکا ہے اسی کو پورا کرے اگرچہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو، مثلاً پہلی میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ كَیْفَ یا تَبَّتْ شروع کر دی، اب یاد آنے پر اسی کو ختم کرے، چھوڑ کر اِذَا جَآءَ پڑھنے کی اجازت نہیں۔

("الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، فصل في القراءۃ، ج۲، ص۳۳۰)

قراءت میں غلطی ہوجانے کا بیان

سوال: دورانِ نماز اگر قراءت میں غلطی ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: دورانِ نماز قراءت میں غلطی ہو جانے کے بارے میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ گئے، نماز فاسد ہو گئی، ورنہ نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص ۵۵۴)

سوال: حرف سے حرف تبدیل ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا اگر اس وجہ سے ہے کہ اس کی زبان سے وہ حرف ادا نہیں ہوتا تو مجبور ہے، اس پر کوشش کرنا ضروری ہے، اگر لاپرواہی سے ہے جیسے آج کل کے اکثر حفاظ و علما کہ ادا کرنے پر قادر ہیں مگر بے خیالی میں تبدیل حرف کر دیتے ہیں، تو اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوئی، اس قسم کی جتنی نمازیں پڑھی ہوں ان کی قضا لازم ہے۔ ''ط ت، س ث ص، ذ ز ظ، ا ع، ہ ح، ض ظ د'' ان حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز رکھیں، ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی اور بعض تو ''س ش، ز ج، ق ک'' میں بھی فرق نہیں کرتے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص ۵۵۷)

سوال: اگر تشدید کو تخفیف یا تخفیف کو تشدید کر کے پڑھا تو نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: تشدید کو تخفیف پڑھا جیسے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ میں ی پر تشدید نہ پڑھی، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ میں ب پر تشدید نہ پڑھی، قُتِّلُوْا تَقْتِيْلاً میں ت پر تشدید نہ پڑھی، نماز ہو گئی۔ (''الفتاوی الهندية''، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۱)

مخفف کو مشدد پڑھا جیسے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ میں ذال کو تشدید کے ساتھ ''كَذَّبَ'' پڑھا یا ادغام ترک کیا جیسے : اِهْدِنَا الصِّرَاطَ میں لام ظاہر کیا، نماز ہو جائے گی۔

("الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب: مسائل زلۃ القاریٔ، ج۲، ص۴۷۵)

سوال: ایک لفظ کے بدلے دوسرا لفظ پڑھ دیا تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: ایک لفظ کے بدلے میں دوسرا لفظ پڑھا، اگر معنی فاسد نہ ہوں نماز ہو جائے گی جیسے عَلِیْمٌ کی جگہ حَکِیْمٌ، اور اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوگی جیسے وَعْدًا عَلَیْنَا ۔ اِنَّا کُنَّا فٰعِلِیْنَ (پ۱۷، الانبیاء:۱۰۴) میں فَاعِلِیْنَ کی جگہ غَافِلِیْنَ پڑھا۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۰)

سوال: اگر قراءت میں کوئی کلمہ چھوڑ دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: کسی کلمہ کو چھوڑ گیا اور معنی فاسد نہ ہوئے جیسے وَ جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا (پ۲۵، الشوریٰ:۴۰) میں دوسرے سَیِّئَةٌ کو نہ پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کی وجہ سے معنی فاسد ہوں، جیسے فَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ (پ۳۰، الانشقاق:۲۰) میں لَا نہ پڑھا، تو نماز فاسد ہوگئی۔

("ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، ومایکرہ فیھا، مطلب: مسائل زلۃ القاریٔ، ج۲، ص۴۷۶)

سوال: ایک آیت کی جگہ دوسری آیت پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک آیت کو دوسری کی جگہ پڑھا، اگر پورا وقف کر چکا ہے تو نماز فاسد نہ ہوئی جیسے وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ (پ۳۰، العصر:۱-۲) پر وقف کر کے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۙ﴿۲۲﴾ (پ۳۰، المطففین: ۲۲) پڑھا، یا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پر وقف کیا، پھر پڑھا اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ ؕ﴿۶﴾ (پ۳۰، البینۃ:۶) نماز ہوگئی اور اگر وقف نہ کیا تو معنی متغیر ہونے کی صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی، جیسے یہی مثال ورنہ نہیں جیسے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ (پ۱۶، الکھف:۱۰۷) کی جگہ فَلَهُمْ جَزَآءُ نِ الْحُسْنٰى پڑھا، نماز ہوگئی۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۰)

سوال: کسی کلمہ کو مکرر پڑھا تو نماز میں کیا اثر پڑے گا؟

جواب: کسی کلمہ کو مکرّر پڑھا، تو معنی فاسد ہونے میں نماز فاسد ہو گی جیسے رَبِّ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ مٰلِكِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ جب کہ بقصد اضافت پڑھا ہو یعنی رب کا رب، مالک کا مالک اور اگر بقصد تصحیح مخارج مکرّر کیا یا بغیر قصد زبان سے مکرّر ہو گیا یا کچھ بھی قصد نہ کیا تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہ ہو گی۔

("ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ،باب مایفسد الصلوۃ، ومایکرہ فیھا، مطلب: إذا قرأ قولہ... إلخ، ج۲، ص۴۷۸)

سوال: مدّ۔غنہ، اظہار، اخفاء، امالہ نہیں کرنا تھا مگر کیا یا کرنا تھا مگر نہ کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: مد، غنہ، اظہار، اخفاء، امالہ بے موقع پڑھا، یا جہاں پڑھنا ہے نہ پڑھا، تو نماز ہو جائے گی۔ ("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۱)

سوال: بے محل وقف کر دیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: وقف کا بے موقع ہونا مفسدِ نماز نہیں اگرچہ وقف "وقفِ لازم" ہو۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الخامس، ج۱، ص۷۹، ۸۲)

رکوع وسجود کا بیان

سوال: رکوع کا ادنیٰ درجہ کیا ہے؟ اور پورا رکوع کسے کہتے ہیں؟

جواب: رکوع کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائیں۔ اور پورا رکوع یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔ (نماز کے احکام ص ۲۱۲)

سوال: سجدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: "پیشانی کا زمین پر جمنا (یعنی پیشانی پر زمین کی سختی محسوس ہونا) سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا فرض۔ تو اگر کسی نے اس

طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے، نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی، جب بھی نہ ہوئی اس مسئلہ سے بہت لوگ غافل ہیں"۔(بہارِ شریعت ج۱،ص۵۳۰)

سوال: سجدہ کرنے کا سنّت طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: ❁ سجدہ کرنے کا سنّت طریقہ یہ ہے کہ قومہ کے بعد "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے زمین پر پہلے گھٹنے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھیں، ہتھیلیاں زمین پر رکھیں، ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رخ ہوں، اب تین بار "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہیں۔ ❁ مرد کے لئے سجدے میں یہ حکم ہے کہ بازو کروٹوں سے، اور رانیں پیٹ سے جدا ہوں، کلائیاں زمین پر نہ بچھائیں، ہاں! جب صف (یعنی جماعت) میں ہوں تو بازو کروٹوں سے جدا نہ رکھیں بلکہ ملا کر رکھیں۔ ❁ سجدے میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کا پیٹ اس طرح زمین پر لگائیں کہ دسوں انگلیاں قبلہ رخ رہیں۔ ❁ سلطانِ مکّۂ مکرّمہ، تاجدارِ مدینۂ منوّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: "مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈّیوں پر سجدہ کروں، مُنہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھُٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں"۔(صحیح مُسلِم ص253حدیث490)

سوال: سجدے میں کتنی ہڈّیوں کا زمین سے لگانا فرض اور واجب اور سنت ہے؟

جواب: سجدہ سات اعضاء پر ہوتا ہے، البتہ ان سات میں سے دو اعضاء کا زمین پر لگنا فرض ہے:

(۱)۔۔۔پیشانی کا زمین پر جمنا۔(۲)۔۔۔پاؤں کی دسوں انگلیوں میں ایک کا پیٹ لگنا فرض کہ اس کے بغیر سجدہ ہو گا ہی نہیں اور دو اعضاء کا زمین پر لگانا واجب ہے:(۱)۔۔۔ناک کی سخت ہڈی کا لگانا۔(۲)۔۔۔دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ کا لگنا واجب ہے، اور

سجدے میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ کا زمین پر لگنا سنّت ہے، اور دسوں کا قبلہ رو ہونا سنّت ہے۔(بہارِ شریعت ج ۱، ص ۵۳۰)

سوال: کسی عذر کی وجہ سے پیشانی زمین پر نہ لگا سکے تو کیا کرے؟

جواب: اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا، تو صرف ناک سے سجدہ کرے پھر بھی فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں، بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضروری ہے۔
("الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج۱، ص۷۰)

رخسارہ یا ٹھوڑی زمین پر لگانے سے سجدہ نہ ہو گا خواہ عذر کے سبب ہو یا بلا عذر، اگر عذر ہو تو اشارہ کا حکم ہے۔("الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج۱، ص۷۰)

سوال: ایک رکعت میں کتنے سجدے فرض ہیں؟

جواب: ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے۔(بہارِ شریعت ج ۱، ص ۵۱۳)

سوال: کسی نرم چیز پر سجدہ کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: کسی نرم چیز مثلاً گھاس، روئی، قالین وغیرہا پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔ بعض جگہ جاڑوں میں مسجد کے اندر صفوں میں موٹا فوم یا روئی کے گدّے بچھاتے ہیں، ان لوگوں کو سجدہ کرنے میں اس کا لحاظ بہت ضروری ہے کہ اگر پیشانی خوب نہ دبی، تو نماز ہی نہ ہوئی اور ناک ہڈی تک نہ دبی تو مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوئی، کمانی دار (یعنی اسپرنگ والے) گدّے پر سجدہ میں پیشانی خوب نہیں دبتی لہٰذا نماز نہ ہو گی، ریل کے بعض درجوں میں بعض گاڑیوں میں اسی قسم کے گدّے ہوتے ہیں اس گدّے سے اتر کر نماز پڑھنی چاہئے۔(بہارِ شریعت ج ۱، ص ۵۱۴)

سوال: عمامہ کے پیچ پر سجدہ کیا تو کیا سجدہ ہو جائے گا؟

جواب: عمامہ کے پیچ پر سجدہ کیا اگر ماتھا خوب جم گیا، سجدہ ہو گیا اور ماتھا نہ جما بلکہ فقط چھو گیا کہ دبانے سے دبے گا یا سر کا کوئی حصہ لگا، تو نہ ہوا۔

("الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ،باب صفۃ الصلاۃ، فصل، ج۲، ص۲۵۲)

سوال: اگر سجدہ والی جگہ قدموں کی بنسبت اونچی ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی جگہ سجدہ کیا کہ قدم کی بہ نسبت بارہ اونگل سے زیادہ اونچی ہے، سجدہ نہ ہوا، ورنہ ہو گیا۔ ("الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ،باب صفۃ الصلاۃ، فصل، ج۲، ص۲۵۷)

قعدۂ اخیرہ کا بیان

سوال: قعدۂ اخیرہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی زِیْدَ مَجْدُہٗ وَ شَرَفُہٗ وَ عِلْمُہٗ وَ عَمَلُہٗ نماز کے احکام میں تحریر فرماتے ہیں: ”نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر بیٹھنا کہ پورا تشہد ”رَسُوْلُہٗ“ تک پڑھ لی جائے قعدۂ اخیرہ ہے جو کہ فرض ہے“۔ (نماز کے احکام ص۲۱۶)

سوال: قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنا فرض ہے یا اس کی مقدار بیٹھنا؟ نیز تشہد پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: قعدۂ اخیرہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنا فرض ہے، جبکہ پورا تشہد پڑھنا واجب ہے، مزید نماز کے احکام میں مذکور ہے کہ ”دونوں قعدوں (یعنی قعدۂ اولی اور قعدۂ اخیرہ) میں تشہد مکمل پڑھنا واجب ہے، اگر ایک لفظ بھی چھوٹا تو واجب ترک ہو جائے گا اور سجدۂ سہو واجب ہو گا“۔ (نماز کے احکام ص۲۱۶)

سوال: اگر پورا قعدہ سوتے میں گزر گیا تو نماز پر کیا اثر پڑے گا؟

جواب: پورا قعدۂ اخیرہ سوتے میں گزر گیا تو بیدار ہونے کے بعد بقدر تشہد بیٹھنا فرض ہے، ورنہ نماز نہ ہو گی، یونہی قیام، قراءت، رکوع، سجود میں اوّل سے آخر تک سوتا ہی رہا، تو بیدار ہونے کے بعد ان کا اعادہ فرض ہے، ورنہ نماز نہ ہو گی اور سجدۂ سہو بھی کرے۔
("منية المصلي"، الفريضة السادسة وتحقيق التراويح، ص۲٦٤)

سوال: قعدۂ اخیرہ میں بقدر تشہد پڑھنے کے بعد یاد آیا کہ مجھ پر سجدہ باقی ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ سجدۂ تلاوت یا نماز کا کوئی سجدہ کرنا ہے اور کر لیا تو فرض ہے کہ سجدہ کے بعد پھر بقدرِ تشہد بیٹھے، وہ پہلا قعدہ جاتا رہا قعدہ نہ کرے گا، تو نماز نہ ہو گی۔ (منیۃ المصلی، الفریضۃ السادس وہی القعدۃ الاخیرۃ، ص ۲۶۷)

نوٹ: ان دو سوالوں کے جوابات **"سجدۂ سہو کے بیان"** میں آرہے ہیں:

(۱)۔۔۔ قعدۂ اخیرہ بھول کر اگلی رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

(۲)۔۔۔ اگر بقدرِ تشہد قعدۂ اخیرہ کر لینے کے بعد اگلی رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

خروجِ بصنعہ کا بیان

سوال: "خُرُوْجٍ بِصُنْعِہٖ" کا کیا مطلب ہے؟

جواب: قعدۂ اخیرہ کے بعد سلام یا بات چیت وغیرہ کوئی ایسا فعل قصداً (یعنی ارادتاً) کرنا جو نماز سے باہر کر دے **"خروجِ بِصُنْعِہٖ"** کہلاتا ہے۔

سوال: اگر کسی نے سلام کے بجائے کوئی اور کام جان بوجھ کر کر دیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟ اور اگر بغیر ارادے کے کوئی کام ہو گیا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے سلام کے علاوہ کوئی اور کام قصداً کیا تو نماز وَاجِبُ الْاِعَادَہ ہو گی کیونکہ لفظِ "سلام" کے ذریعے نماز سے باہر ہونا واجب ہے۔ اور اگر بلا قصد کوئی اس طرح کا فعل پایا گیا تو نماز باطل ہو جائے گی۔ (نماز کے احکام ص ۲۱۷)

وضاحت: نماز سے نکلنے کے ارادے سے کوئی بھی کام کرنا خروجِ بِصُنْعِہٖ کہلاتا ہے، مگر سلام کے ساتھ ہی نماز سے باہر ہونا ضروری ہے کیونکہ لفظِ "سلام" دو بار کہنا واجب

ہے، لہذا جو جان بوجھ کر سلام ترک کرے اس کی نماز واجب الاعادہ ہو گی، اور اگر بلا ارادہ کوئی ایسا کام ہوا مثلاً کسی نے اس کو سلام کیا، اس نے نماز میں بھولے سے جواب دے دیا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (مُصَنَّف عَبدالرَّزّاق ج۲ ص۱۴۲ حدیث ۳۱۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنی مایہ ناز تصنیف **"نماز کے احکام"** میں نماز کا طریقہ لکھتے ہیں: باوُضو قبلہ رُو اِس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار اُنگل کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائیے کہ اَنگوٹھے کان کی لَو سے چھو جائیں اور اُنگلیاں نہ ملی ہوئی ہوں نہ خوب کھلی بلکہ اپنی حالت پر (NORMAL) رکھیں اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں نظر سجدہ کی جگہ ہو۔ اب جو نَماز پڑھنا ہے اُس کی نِیَّت یعنی دل میں اس کا پکّا اِرادہ کیجئے ساتھ ہی زَبان سے بھی کہہ لیجئے کہ زیادہ اچھا ہے (مثلاً نِیَّت کی میں نے آج کی ظہر کی چار رَکعت فرض نماز کی، اگر باجماعت پڑھ رہے ہیں تو یہ بھی کہہ لیں "پیچھے اس اِمام" کے) اب تکبیر تحریمہ یعنی "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لائیے اور ناف کے نیچے اس طرح باندھئے کہ سیدھی ہتھیلی کی گدّی اُلٹی ہتھیلی کے سرے پر اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُلٹی کلائی کی پیٹھ پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) کلائی کے اَغل بغل ہوں۔ اب اس طرح ثنا پڑھئے:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

پھر تعوّذ پڑھئے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط پھر مکمّل سُورَۂ فاتحہ پڑھئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۲ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝۳ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝۴ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝۵ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۝۶ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝۷

سُورَۂ فاتحہ ختم کر کے آہستہ سے "اٰمین" کہئے۔ پھر تین آیات یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا کوئی سُورت مَثَلاً سُورَۂ اِخلاص پڑھئے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

اب "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے رُکوع میں جایئے اور گھٹنوں کو اس طرح ہاتھ سے پکڑیئے کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر اور اُنگلیاں اچّھی طرح پھیلی ہوئی ہوں۔ پیٹھ بچھی ہوئی اور سر پیٹھ کی سِیدھ میں ہو، اُونچا نیچا نہ ہو اور نظر قدموں پر ہو۔ کم از کم تین بار رُکوع کی تسبیح یعنی "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم" کہئے۔ پھر تَسْمِیْع یعنی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے ہوئے بالکل سیدھے کھڑے ہو جایئے، اِس کھڑے ہونے کو "قَوْمَہ" کہتے ہیں۔ اگر آپ مُنْفَرِد ہیں یعنی اکیلے نَماز پڑھ رہے ہیں تو اِس کے بعد کہئے: اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْد پھر "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے اِس طرح سجدے میں جایئے کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھئے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں اِس طرح سر رکھئے کہ پہلے ناک پھر پیشانی اور یہ خاص خیال رکھئے کہ ناک کی نوک نہیں بلکہ ہڈّی لگے اور پیشانی زمین پر جم جائے ، نظر ناک پر رہے، بازو کو کروٹوں سے، پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جُدا رکھئے۔

(ہاں! اگر صَف میں ہوں تو بازو کروٹوں سے لگائے رکھئے) اور دونوں پاؤں کی دسوں اُنگلیوں کا رُخ اِس طرح قبلہ کی طرف رہے کہ دسوں اُنگلیوں کے پیٹ (یعنی اُنگلیوں کے تلووں کے اُبھرے ہوئے حصّے) زمین پر لگے رہیں۔ ہتھیلیاں بچھی رہیں اور اُنگلیاں "قبلہ رُو" رہیں مگر کلائیاں زمین سے لگی ہوئی مت رکھئے۔ اور اب کم اَز کم تین بار سجدے کی تسبیح یعنی "**سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی**" پڑھئے۔ پھر سر اس طرح اٹھایئے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھیں۔ پھر سیدھا قدم کھڑا کر کے اُس کی اُنگلیاں قبلہ رُخ کر دیجئے اور اُلٹا قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھے بیٹھ جایئے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھئے کہ دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں قبلہ کی جانب اور اُنگلیوں کے سِرے گھٹنوں کے پاس ہوں۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ پھر کم اَز کم ایک بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار ٹھہریئے (اِس وقفہ میں **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی** کہہ لینا مستحب ہے) پھر "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہتے ہوئے پہلے سجدے ہی کی طرح دوسرا سجدہ کیجئے۔ اب اسی طرح پہلے سر اُٹھایئے پھر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑے ہو جایئے۔ اُٹھتے وقت بغیر مجبوری زمین پر ہاتھ سے ٹیک مت لگایئے۔ یہ آپ کی ایک رَکعت پوری ہوئی۔ اب دوسری رکعت میں "**بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم**" پڑھ کر **اَلْحَمْد** اور سورت پڑھئے اور پہلے کی طرح رُکوع اور سجدے کیجئے، دوسرے سجدے سے سر اُٹھانے کے بعد سیدھا قدم کھڑا کر کے اُلٹا قدم بچھا کر بیٹھ جایئے دو رَکعت کے دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنا قعدہ کہلاتا ہے اب قعدہ میں تَشَہُّد پڑھئے: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الطَّیِّبٰتُ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ۔

جب تشہّد میں لفظِ "لَا" کے قریب پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی اُنگلی اور اَنگوٹھے کا حلقہ بنالیجئے اور چھنگلیا (یعنی چھوٹی اُنگلی) اور بِنْصَر یعنی اس کے برابر والی اُنگلی کو ہتھیلی سے ملادیجئے اور (اَشْهَدُ اَنْ کے فوراً بعد) لفظِ "لَا" کہتے ہی کلمے کی اُنگلی اُٹھایئے مگر اس کو اِدھر اُدھر مت ہلایئے اور لفظ "اِلَّا" پر گرا دیجئے اور فوراً سب اُنگلیاں سیدھی کر لیجئے۔ اب اگر دو سے زِیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو "اَللّٰهُ اَكْبَر" کہتے ہوئے کھڑے ہو جایئے۔ اگر فرض نماز پڑھ رہے ہیں تو تیسری اور چوتھی رکعت کے قیام میں "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم" اور "اَلْحَمْدُ" شریف پڑھئے! سورت ملانے کی ضرورت نہیں۔ باقی اَفعال اِسی طرح بجالایئے اور اگر سُنَّت و نَفْل ہوں تو "سورۂ فاتِحَہ" کے بعد سورت بھی ملایئے (ہاں! اگر اِمام کے پیچھے نَماز پڑھ رہے ہیں تو کسی بھی رَکعت کے قِیام میں قراءَت نہ کیجئے خاموش کھڑے رہئے) پھر چار رَکعتیں پوری کر کے قعدۂ اخیرہ میں تشہّد کے بعد دُرُودِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پڑھئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

پھر کوئی سی دُعائے ماثُورہ پڑھئے، مَثَلاً یہ دُعا پڑھ لیجئے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ساتھ ہی یہ دعا بھی پڑھ لیجئے کہ مستحب ہے:

رَبِّ اجْعَلْنِىْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِىْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِىْ وَ لِوَالِدَىَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ۔

پھر نماز ختم کرنے کے لئے پہلے دائیں کندھے کی طرف منہ کرکے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ" کہئے اور اسی طرح بائیں طرف۔ اب نَماز ختم ہوئی۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ، ص۲۷۸ ، غنیۃ المتملی ، ص۲۹۸)

نماز کے واجبات کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ لابن السُّنّی ص ۳۳۶ حدیث ۳۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: نماز کے واجبات بیان کیجیے۔

جواب: دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 449 صفحات پر مشتمل کتاب **"نماز کے احکام"** صفحہ 217 تا 221 پر نماز کے **30 واجبات** تحریر ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں:

(۱)۔۔۔ تکبیرِ تحریمہ میں لفظ "اللہ اکبر" کہنا۔ (۲)۔۔۔ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا، سورت ملانا یا قرآن پاک کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔ (۳)۔۔۔ الحمد شریف کا سورت سے پہلے پڑھنا۔ (۴)۔۔۔ الحمد شریف اور سورت کے درمیان "آمین" اور "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھنا۔ (۵)۔۔۔ قراءت کے فوراً بعد رکوع کرنا۔ (۶)۔۔۔ ایک سجدے کے بعد بالترتیب دوسرا سجدہ کرنا۔ (۷)۔۔۔ تعدیلِ ارکان یعنی رکوع، سجود، قومہ، جلسہ میں کم از کم ایک بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔ (۸)۔۔۔ قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔ (۹)۔۔۔ جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ (۱۰)۔۔۔ قعدۂ اولی واجب ہے اگرچہ نفل نماز ہو۔ (۱۱)۔۔۔ فرض وتر اور سنتِ مؤکدہ

کے قعدۂ اولی میں تشہد (یعنی التحیات) کے بعد کچھ نہ بڑھانا۔ (۱۲)۔۔۔ دونوں قعدوں میں " تشہد مکمل پڑھنا۔ اگر ایک لفظ بھی چھوٹا تو واجب ترک ہو جائے گا اور سجدۂ سہو واجب ہو گا۔ (۱۳)۔۔۔ فرض، وتر اور سنتِ مؤکدہ کے قعدۂ اولی میں تشہد کے بعد اگر بے خیالی میں "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد" یا "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا" کہہ لیا تو سجدۂ سہو واجب ہو گیا اور اگر جان بوجھ کر کہا تو نماز لوٹانا واجب ہے۔ (۱۴)۔۔۔ دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ "اَلسَّلَامُ" دونوں بار واجب ہے۔ لفظ "عَلَیْکُمْ" واجب نہیں بلکہ سنت ہے۔ (۱۵)۔۔۔ وتر میں تکبیر قنوت کہنا۔ (۱۶)۔۔۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔ (۱۷)۔۔۔ عیدین کی چھ تکبیریں۔ (۱۸)۔۔۔ عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع اور اس تکبیر کے لئے لفظ "اللہ اکبر" ہونا۔ (۱۹)۔۔۔ جہری نماز مثلاً مغرب وعشاء کی پہلی اور دوسری رکعت اور فجر، جمعہ عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتر کی ہر رکعت میں امام کو جہر سے قراءت کرنا (جہر کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے لوگ یعنی وہ لوگ جو صفِ اوّل میں ہیں سن سکیں، یہ ادنی درجہ ہے اور اعلی درجے کے لئے کوئی حد مقرر نہیں اور آہستہ یہ کہ خود سن سکے۔) (۲۰)۔۔۔ غیر جہری نماز (مثلاً ظہر وعصر) میں آہستہ قراءت کرنا۔ (۲۱)۔۔۔ ہر فرض وواجب کا اس کی جگہ ہونا۔ (۲۲)۔۔۔ رکوع ہر رکعت میں ایک ہی بار کرنا۔ (۲۳)۔۔۔ سجدہ ہر رکعت میں دو ہی بار کرنا۔ (۲۴)۔۔۔ دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔ (۲۵)۔۔۔ چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا۔ (۲۶)۔۔۔ آیتِ سجدہ پڑھی ہو تو سجدۂ تلاوت کرنا۔ (۲۷)۔۔۔ سجدۂ سہو واجب ہوا ہو تو سجدۂ سہو کرنا۔ (۲۸)۔۔۔ دو فرض یا دو واجب یا فرض وواجب کے درمیان تین تسبیح کی قدر (یعنی تین بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار) وقفہ نہ ہونا۔ (۲۹)۔۔۔ امام جب قراءت کرے خواہ بلند

آواز سے ہو یا آہستہ آواز سے مقتدی کا چپ رہنا۔ **(۳۰)۔۔۔** قراءت کے سوا تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا۔("نماز کے احکام" صفحہ 217 تا 221)

سوال: سورۂ فاتحہ کتنی رکعات میں پڑھنا واجب ہے ؟ نیز نماز میں قومہ یا جلسہ نہ کرنے سے کیا خرابی لازم آتی ہے ؟

جواب: فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں امام و منفرد کے لئے الحمد شریف پڑھنا واجب ہے۔ قومہ (یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا) اور جلسہ (یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا) دونوں واجب ہیں بعض لوگ جلد بازی کی وجہ سے برابر سیدھے بیٹھنے سے پہلے ہی دوسرے سجدے میں چلے جاتے ہیں اس طرح ان کا واجب ترک ہو جاتا ہے چاہے کتنی ہی جلدی ہو رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا اور پہلے سجدے کے بعد سیدھا بیٹھنا لازمی ہے ورنہ نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہو گی۔

سوال: قراءت میں جہر کسے کہتے ہیں ؟ نیز جہری نماز کون کون سی ہیں ؟ اور ان میں جہر کرنے کا کیا حکم ہے ؟

جواب: اتنی بلند آواز سے قراءت کرنا جسے کم سے کم تین آدمی سُن سکیں اسے جہر کہتے ہیں۔ نیز نماز فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتر جہری نمازیں ہیں، ان میں سے مغرب و عشاء کی پہلی اور دوسری رکعت اور بقیہ نمازوں کی ہر رکعت میں امام کو جہر سے قراءت کرنا واجب ہے۔

سوال اگر کسی نے سورۂ فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لی تو نماز میں کیا فرق پڑے گا ؟

جواب: الحمد شریف کا سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے لہذا اگر کسی نے اسے بعد میں پڑھا تو واجب کا ترک ہو گا۔

سوال: دو فرضوں کے درمیان تین تسبیحات کا فاصلہ دینا کیسا ہے؟

جواب: دو فرض یا دو واجب یا فرض و واجب کے درمیان تین تسبیح کی قدر یعنی تین بار "سُبْحٰنَ اللّٰہ" کہنے کی مقدار وقفہ نہ دینا واجب ہے۔

سجدۂ سہو کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں پھر اُس میں نہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرتے ہیں اور نہ ہی اُس کے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں قیامت کے دن وہ مجلس اِن کے لئے باعث حسرت ہو گی۔ (اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو اِن کو عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔

(ترمذی ج۵ ص۲۴۷ حدیث ۳۳۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: نماز کے واجبات میں سے کوئی بھولے سے ترک ہو جائے یا فرائض و واجبات میں بھولے سے تاخیر ہو جائے تو نماز پر کیا اثر پڑے گا؟

جواب: واجبات نماز میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے یا فرائض و واجبات نماز میں بھولے سے تاخیر ہو جائے تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ اور جان بوجھ کر واجب ترک کیا تو سجدۂ سہو کافی نہیں بلکہ نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (نماز کے احکام ص276) (یاد رکھئے نماز کے واجبات میں سے کسی کو جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور اس سے توبہ کرنا واجب اور اب ایسی نماز کو مکمل کرنا بھی واجب ہے، پھر بعد میں اس کا اعادہ کرنا بھی واجب ہے۔)

سوال: فرائض و واجبات نماز میں بھولے سے تاخیر ہونے کی مثال دیجئے۔

جواب: قراءت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا کہ بقدر ایک رکن یعنی تین بار "سُبْحٰنَ اللہ" کہنے کے وقفہ ہوا، سجدۂ سہو واجب ہے یا قعدۂ اولی میں تشہد کے بعد اتنا پڑھا "اَللّٰھُمَّ صَلِّ

عَلٰی مُحَمَّد "تو سجدۂ سہو واجب ہے، اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی (جو کہ فرض ہے) تو اگر اتنی دیر تک سکوت کیا (یعنی خاموش بیٹھا رہا) جب بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔

سوال: اگر نماز کا کوئی واجب جان بوجھ کر ترک ہو جائے تو کیا سجدۂ سہو سے نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر جان بوجھ کر واجب ترک کیا تو سجدۂ سہو کافی نہیں بلکہ نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ یاد رکھئے نماز کے واجبات میں سے کسی کو جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور اس سے توبہ کرنا واجب اور اب ایسی نماز کو مکمل کرنا بھی واجب ہے، پھر بعد میں اس کا اعادہ کرنا بھی واجب ہے۔ (نماز کے احکام ص276)

سوال: مسبوق (یعنی جس کی ایک یا زائد رکعتیں رہ گئی ہوں ایسے مقتدی) نے اگر بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو کیا سجدۂ سہو کرے گا یا نہیں؟

جواب: کثیر اسلامی بھائی ناواقفیت کی بنا پر اپنی نماز ضائع کر بیٹھتے ہیں لہذا یہ مسئلہ خوب توجہ سے پڑھئے مسبوق (یعنی جو ایک یا کئی رکعتیں فوت ہونے کے بعد نماز میں شامل ہوا) کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں اگر قصداً پھیرے گا تو نماز جاتی رہے گی اور اگر بھول کر امام کے ساتھ بلا وقفہ فوراً سلام پھیرا تو حرج نہیں لیکن یہ نادر صورت ہے (یعنی ایسا بہت ہی کم ہوتا ہے) اور اگر بھول کر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو جائے، اپنی نماز پوری کر کے سجدۂ سہو کرے نماز ہو جائے گی۔ (نماز کے احکام ص2796278)

سوال: اگر کسی نے نماز میں قرآن پاک خلافِ ترتیب پڑھا ہو تو کیا اس صورت میں سجدۂ سہو کرنا ہو گا؟

جواب: کوئی ایسا واجب ترک ہوا جو واجباتِ نماز سے نہیں بلکہ اس کا وجوب امر خارج سے ہو تو سجدۂ سہو واجب نہیں مثلاً خلاف ترتیب قرآن پاک پڑھنا ترک واجب (اور گناہ) ہے مگر اس کا تعلق واجبات نماز سے نہیں بلکہ واجباتِ تلاوت سے ہے لہذا سجدۂ سہو نہیں (البتہ اس سے توبہ کرے)۔ (نماز کے احکام، ص276)

سوال: کسی پر سجدہ سہو واجب تھا سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا تو کیا اب بھی سجدۂ سہو کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: سجدۂ سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا، کر لے۔ میدان میں ہو تو جب تک صفوں سے متجاوز نہ ہو یا آگے کو سجدہ کی جگہ سے نہ گزرا، کر لے۔ جو چیز مانع بنا ہے مثلاً کلام وغیرہ منافی نماز اگر سلام کے بعد پائی گئی تو سجدۂ سہو نہیں ہو سکتا۔ (نماز کے احکام ص281)

سوال: اگر سجدۂ سہو واجب ہونے کے باوجود نہیں کیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز میں سجدۂ سہو واجب ہوا، اسے نہ کیا تو ایسی نماز لوٹانا واجب ہے۔

سوال: سجدۂ سہو واجب ہونے یا نہ ہونے کی چند اور صورتیں بیان کیجئے۔

جواب: نماز کے احکام صفحہ 276 تا 278 پر مزید یہ صورتیں تحریر ہیں:

(۱)۔۔۔ تعدیلِ ارکان (مثلاً رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا یا دو سجدوں کے درمیان ایک بار "سُبْحٰنَ اللہ" کہنے کی مقدار سیدھا بیٹھنا بھول گئے سجدۂ سہو واجب ہے۔

(۲)۔۔۔دعائے قنوت یا تکبیرِ قنوت بھول گئے، سجدۂ سہو واجب ہے۔

(۳)۔۔۔نماز میں اگر چہ دس واجبات ترک ہوئے سہو کے دو ہی سجدے سب کے لئے کافی ہیں۔

(۴)۔۔۔فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے، سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہذا دوبارہ پڑھئے۔

(۵)۔۔۔سنتیں یا مستحبات مثلاً ثناء، تعوذ، تسمیہ، آمین، تکبیراتِ انتقالات اور تسبیحات کے ترک سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا نماز ہو گئی۔ مگر دوبارہ پڑھ لینا مستحب ہے بھول کر ترک کیا ہو یا جان بوجھ کر۔

(۶)۔۔۔امام سے سہو ہوا اور سجدۂ سہو کیا تو مقتدی پر بھی سجدہ واجب ہے۔

(۷)۔۔۔اگر مقتدی سے بحالت اقتداء سہو واقع ہوا تو سجدۂ سہو نہ امام پر واجب ہے اور نہ مقتدی پر، اور نماز لوٹانے کی بھی حاجت نہیں۔(نماز کے احکام صفحہ 276تا278)

سوال: سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ بیان فرمادیجئے۔

جواب:التحیات پڑھ کر بلکہ افضل یہ ہے کہ درود شریف بھی پڑھ لیجئے، پھر سیدھی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کیجئے پھر تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیجئے۔
(نماز کے احکام ص280)

سوال: فرض نماز میں قعدۂ اولی بھول کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو اب کیا کرے؟

جواب: فرض میں قعدۂ اولیٰ بھول گیا تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہوا، لوٹ آئے اور سجدۂ سہو نہیں اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر سیدھا کھڑا ہو کر لوٹا تو سجدۂ سہو کرے اور صحیح مذہب میں نماز ہو جائے گی مگر گنہگار ہوا لہٰذا حکم ہے کہ اگر لوٹے تو فوراً کھڑا ہو جائے۔ (''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ج۲، ص۶۶۱)

سوال: اگر قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد بھول کر درود شریف پڑھ لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: فرض، واجب اور سنّتِ مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو سجدۂ سہو واجب ہے اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی تو اگر اتنی دیر تک سکوت کیا جب بھی سجدۂ سہو واجب ہے جیسے قعدہ و رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہے، حالانکہ وہ کلام الٰہی ہے۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "درود پڑھنے والے پر تم نے کیوں سجدہ واجب بتایا؟" عرض کی، اس لئے کہ اس نے بُھول کر پڑھا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تحسین فرمائی۔ یعنی درود شریف جیسی اتنی اہم عبادت کو بھول کر کیا ہے لہٰذا سجدۂ سہو کرے۔

(''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ج۲، ص۶۵۷)

سوال: قعدۂ اخیرہ بھول کر اگلی رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب: قعدۂ اخیرہ بھول گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر قعدۂ اخیرہ میں بیٹھا تھا، مگر بقدر تشہد نہ ہوا تھا کہ کھڑا ہو گیا تو لوٹ آئے اور وہ جو پہلے کچھ دیر تک بیٹھا تھا محسوب ہو گا یعنی لوٹنے کے بعد جتنی دیر تک بیٹھا یہ اور پہلے کا

قعدہ دونوں مل کر اگر بقدر تشہد ہو گئے فرض ادا ہو گیا مگر سجدۂ سہو اس صورت میں بھی واجب ہے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا تو سجدہ سے سر اٹھاتے ہی وہ فرض نفل ہو گیا لہٰذا اگر چاہے تو علاوہ مغرب کے اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملالے کہ شفع پورا ہو جائے اور طاق رکعت نہ رہے اگرچہ وہ نماز فجر یا عصر ہو مغرب میں اور نہ ملائے کہ چار پوری ہو گئیں۔

(''الدر المختار'' و ''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ج۲، ص ۶۶۴)

سوال: اگر بقدرِ تشہد قعدۂ اخیرہ کر لینے کے بعد اگلی رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بقدر تشہد قعدۂ اخیرہ کر چکا ہے اور کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دے اور اگر قیام ہی کی حالت میں سلام پھیر دیا تو بھی نماز ہو جائے گی مگر سنت ترک ہوئی اور اس صورت میں اگر امام کھڑا ہو گیا تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں بلکہ بیٹھے ہوئے انتظار کریں اگر لوٹ آیا ساتھ ہو لیں اور نہ لوٹا اور سجدہ کر لیا تو مقتدی سلام پھیر دیں اور امام ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیرے اور یہ دو رکعتیں سنت ظہر یا عشا کے قائم مقام نہ ہوں گی۔

(''الدر المختار'' و ''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ج۲، ص ۶۶۷، ۶۶۹)

سوال: فرض نماز کے قیام میں بھول کر تشہد پڑھ دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کے قیام میں الحمد کے بعد تشہد پڑھا سجدۂ سہو واجب ہے اور الحمد سے پہلے پڑھا تو نہیں۔ اور اگر آخری دو رکعتوں (یعنی تیسری و چوتھی) کے قیام میں تشہد پڑھا تو سجدہ واجب نہ ہوا اور اگر قعدۂ اولیٰ میں چند بار تشہد پڑھا سجدہ واجب ہو گیا۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السھو، ج۱، ص ۱۲۷)

سوال: امام نے جہری نماز میں سرّی قراءت کی یا سرّی میں جہری تو کیا حکم ہے؟

جواب: امام نے جہری نماز میں بقدر جوازِ نماز یعنی ایک آیت آہستہ پڑھی یا سرّی میں جہر سے تو سجدۂ سہو واجب ہے اور ایک کلمہ آہستہ یا جہر سے پڑھا تو معاف ہے۔ منفرد نے سرّی نماز میں جہر سے پڑھا تو سجدہ واجب ہے اور جہری میں آہستہ تو نہیں۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السھو، ج۱، ص۱۲۸) (''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ج۲، ص۶۵۷)

سوال: قراءت وغیرہ میں سوچنے کی وجہ سے وقفہ ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: قراءت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا کہ بقدر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کے وقفہ ہوا سجدۂ سہو واجب ہے۔ ("ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ج۲، ص۶۷۷)

سوال: امام پر سجدۂ سہو واجب نہیں تھا مگر پھر بھی کر لیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: ''امام نے سجدۂ سہو کیا مسبوق نے اس کی متابعت کی جیسا کہ اسے حکم ہے، پھر معلوم ہوا کہ امام پر سجدۂ سہو نہ تھا، مسبوق کی نماز فاسد ہو گئی'' اور امام کی ہو گئی۔

("الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۴۲۲) (بہارِ شریعت ج۱، ص۵۹۱)

سوال: مسبوق امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے گا یا نہیں؟ اگر کرے گا تو کیا سلام بھی پھیرے گا؟

جواب: اعلی حضرت علیہ رحمہ اللہ العزت فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: ''مسبوق سجدۂ سہو میں امام کی اتباع کرے لیکن سلام نہ کرے اور اگر اس نے سلام پھیر دیا تو اگر دانستہ (یعنی جان بوجھ کر) تھا تو مسبوق کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر بھول کر تھا تو نماز فاسد نہ ہو گی اور اس پر سجدۂ سہو بھی نہیں کیونکہ وہ مقتدی ہے اور مقتدی کا سہو باطل ہوتا ہے''۔

(بدائع الصنائع فصل بیان من یجب علیہ سجود السہو مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/۱۷۶) (فتاوی رضویہ ج۸، ص۲۰۶)

سوال: فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں بھولے سے سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھ دی تو کیا حکم ہے؟

جواب: فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنے میں فُقَہا کا اختلاف ہے بعض فُقَہا کے نزدیک مستحَب ہے جبکہ بعض مکروہِ تنزیہی قرار دیتے ہیں۔ سیّدی اعلیٰ حضرت علیہ الرَّحمہ نے اس اختلاف کی فتاویٰ رضویہ، جلد8، صفحہ 195 پر اس طرح تطبیق ارشاد فرمائی ہے کہ جہاں فرض کی تیسری چوتھی رکعت میں سورت کا ملانا مکروہ بتایا گیا ہے وہاں امام کا فاتحہ کے بعد اضافہ کرنا مراد ہے اور جہاں مستحب اور نفل ہونے کا قول کیا گیا وہاں مراد منفرد کا اضافہ کرنا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد8، صفحہ 195)

لہٰذا اس تطبیق کی روشنی میں منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنے میں کوئی حرج و مضائقہ نہیں بلکہ مستحَب ہے۔ البتّہ امام کے لئے فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورت ملانا مکروہِ تنزیہی ہے۔ اور اگر سورت ملانے سے مقتدیوں کو اذیت ہو تو مکروہِ تحریمی یعنی قریب بحرام ہے۔ اور جہاں تک سجدۂ سہو کا تعلّق ہے تو سجدۂ سہو واجباتِ نماز میں سے کسی واجب کو بھولے سے چھوڑنے کے سبب واجب ہوتا ہے، اور فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورت ملانے سے نماز کا کوئی واجب ترک نہیں ہوتا، لہٰذا امام یا منفرد نے قصداً سورت ملائی ہو یا بلا قصد، بہر صورت کسی پر بھی سجدۂ سہو واجب نہیں ہو گا۔

سوال: قعدہ میں تشہد پڑھنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں: قیام کے سوا رکوع و سجود و قعود کسی جگہ بسم اللہ پڑھنا جائز نہیں کہ وہ آیتِ قرآنی ہے اور نماز میں قیام کے سوا کسی جگہ کوئی آیت پڑھنی ممنوع ہے۔(فتاوی رضویہ ج۶، ص۳۴۹۔۳۵۰)

لہذا تشہد سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم اگر جان بوجھ کر پڑھا ہے تو نماز واجب الاعادہ اور اگر بھولے سے پڑھا ہے تو سجدۂ سہو واجب۔

نماز کی سنّتوں کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ سیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ ہے: نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم پر دُرُودِ پاک پڑھنا گناہوں کو اِس قدَر جلد مٹاتا ہے کہ پانی بھی آگ کو اُتنی جلدی نہیں بجھاتا اور نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر سلام بھیجنا گردنیں (یعنی غلاموں کو) آزاد کرنے سے افضل ہے۔ (تاریخ بغداد ج ۷ ص ۱۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: نماز کی سنّتیں بیان کیجئے۔

جواب: میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی زِیْدَ مَجْدُہٗ وَشَرَفُہٗ وَعِلْمُہٗ وَعَمَلُہٗ اپنی مایۂ ناز تصنیف ''نماز کے احکام'' کے صفحہ نمبر ۲۲۱ سے ۲۳۲ تک میں نماز کی سنتیں نقل فرماتے ہیں:

تکبیر تحریمہ کی سنتیں

(۱)۔۔۔ تکبیرِ تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانا۔ (۲)۔۔۔ ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر (Normal) چھوڑنا، یعنی نہ بالکل ملائیے نہ ان میں تناؤ پیدا کیجئے۔ (۳)۔۔۔ ہتھیلیوں اور انگلیوں کا پیٹ قبلہ رو ہونا۔ (۴)۔۔۔ تکبیر کے وقت سر نہ جھکانا۔ (۵)۔۔۔ تکبیر شروع کرنے سے پہلے ہی دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھالینا۔ (۶)۔۔۔ تکبیرِ قنوت اور (۷)۔۔۔ تکبیراتِ عیدین میں بھی یہی سنتیں ہیں۔ (در مختار، ردالمحتار ج ۲ ص ۲۰۷) (۸)۔۔۔ امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر۔ (۹)۔۔۔ سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہ اور (۱۰)۔۔۔ سلام کہنا (حاجت سے زیادہ بلند آواز کرنا مکروہ

ہے)۔(۱۱)۔۔۔ تکبیر کے فوراً بعد ہاتھ باندھ لینا سنت ہے(بعض لوگ تکبیر اولیٰ کے بعد ہاتھ لٹکا دیتے ہیں یا کہنیاں پیچھے کی طرف جھلانے کے بعد ہاتھ باندھتے ہیں ان کا یہ فعل سنت سے ہٹ کر ہے)۔(در مختار رد المحتار ج۲،ص۲۲۹)

قیام کی سنتیں

(۱۲)۔۔۔مرد ناف کے نیچے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی الٹے ہاتھ کی کلائی کے جوڑ پر، چھنگلیاں اور انگوٹھا کلائی کے اغل بغل اور باقی انگلیاں ہاتھ کی کلائی کی پشت پر رکھے۔(غنیۃ المستملی،ص۲۹۴)(۱۳)۔۔۔پہلے ثنا ء۔(۱۴)۔۔۔پھر تَعَوُّذ(تَ۔عَوْ۔وُذ) یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھنا۔(۱۵)۔۔۔پھر تَسْمِیَہ(تَسْ۔مِ۔یَہ) یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنا۔(۱۶)۔۔۔ان تینوں کو ایک دوسرے کے فوراً بعد کہنا۔(۱۷)۔۔۔ان سب کو آہستہ پڑھنا۔(در مختار ، رد المحتار ج ۲ ص ۲۱۰) (۱۸)۔۔۔آمین کہنا۔(۱۹)۔۔۔اس کو بھی اہستہ کہنا۔(۲۰)۔۔۔ تکبیر اولیٰ کے فوراً بعد ثنا پڑھنا(نماز میں تَعَوُّذ و تَسْمِیَہ قراءت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قراءت نہیں لہٰذا تَعَوُّذ و تَسْمِیَہ بھی مقتدی کے لئے سنت نہیں۔ہاں! جس مقتدی کی کوئی رکعت فوت ہوگئی ہو وہ اپنی باقی رکعت ادا کرتے وقت ان دونوں کو پڑھے۔(الھدایہ معہ فتح القدیر ج ۱ ص۲۵۳) (۲۱)۔۔۔تَعَوُّذ صرف پہلی رکعت میں ہے اور (۲۲)۔۔۔تَسْمِیَہ ہر رکعت کے شروع میں سنت ہے۔ (عالمگیری ج۱ص۷۴)

رکوع کی سنتیں

(۲۳)۔۔۔رکوع کے لئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا۔(الھدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۵۷)(۲۴)۔۔۔رکوع میں تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا۔ (۲۵)۔۔۔مرد کا گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا اور

(۲۶)۔۔۔اُنگلیاں خُوب کھُلی رکھنا۔ **(۲۷)**۔۔۔رکوع میں ٹانگیں سیدھی رکھنا (بعض لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے)(عالمگیری ج ۱ ص ۷۴) **(۲۸)**۔۔۔رُکوع میں پیٹھ اچّھی طرح بچھی ہو حتیٰ کہ اگر پانی کا پیالہ پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیہ الطحطاوی ص ۲۶۶) **(۲۹)**۔۔۔رُکوع میں سَر اُونچا نیچا نہ ہو پیٹھ کی سیدھ میں ہو۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: اس کی نَماز ناکافی ہے (یعنی کامل نہیں) جو رُکوع وسُجود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا،،(السنن الکبریٰ ج ۲ ص ۱۲۶ دار الکتب العلمیہ بیروت) سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: رُکوع و سُجود کو پورا کرو کہ خدا کی قسم! میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ (مسلم شریف ج ۱ ص ۱۸۰) **(۳۰)** بہتر یہ ہے کہ اللہُ اکبر کہتا ہوا رکوع کو جائے یعنی جب رُکوع کے لئے جُھکنا شروع کرے اور ختمِ رُکوع پر تکبیر ختم کرے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۹) اِس مَسافَت کو پورا کرنے کے لئے اللہ کی لام کو بڑھائے اکبر کی ب وغیرہ کسی حرف کو نہ بڑھائے۔ (بہار شریعت حصہ ۳ ص ۷۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف) اگر اللّٰہ یا اَکْبَرْیا اَکْبَار کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (دُرِّ مختار، رد المحتار ج ۱ ص ۴۳۲)

قومہ کی سنتیں

(۳۱)۔۔۔رکوع سے جب اٹھیں تو ہاتھ لٹکا دیجئے۔ **(۳۲)**۔۔۔رکوع سے اٹھنے میں امام کے لئے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا۔ **(۳۳)**۔۔۔مقتدی کے لئے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْد کہنا۔ **(۳۴)**۔۔۔منفرد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) کے لئے دونوں کہنا سنت ہے۔ رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْد کہنے سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے مگر رَبَّنَا کے بعد "وَ" ہونا بہتر ہے "اَللّٰھُمَّ" ہونا اس سے بہتر، دونوں ہونا اور زیادہ بہتر ہے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْد کہئے۔ (غنیۃ المستملی ص ۳۱۰)

(۳۵)۔۔۔مُنْفَرِدْ (مُنْ۔فَ۔رِد) سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتا ہوا رکوع سے اٹھے جب سیدھا کھڑا ہو چکے تو اب اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۷۴)

سجدے کی سنّتیں

(۳۶)۔۔۔سجدے میں جانے کے لئے اور (۳۷)۔۔۔سجدے سے اٹھنے کے لئے اللہ اکبر کہنا۔(الھدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۶۱) (۳۸)۔۔۔سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا۔(۳۹)۔۔۔سجدے میں ہتھیلیاں زمین پر رکھنا۔(۴۰)۔۔۔ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رخ کرنا۔(۴۱)۔۔۔سجدے میں جائیں تو زمین پر پہلے گھٹنے پھر (۴۲)۔۔۔ہاتھ پھر (۴۳)۔۔۔ناک پھر (۴۴)۔۔۔پیشانی رکھنا (۴۵)۔۔۔جب سجدے سے اٹھیں تو اس کا الٹ کرنا یعنی۔(۴۶)۔۔۔پہلے پیشانی پھر (۴۷)۔۔۔پھر ناک (۴۸)۔۔۔پھر ہاتھ (۴۹)۔۔۔پھر گھٹنے اٹھانا۔(۵۰)۔۔۔مرد کے لئے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے اور (۵۱)۔۔۔رانیں پیٹ سے جدا ہوں۔(الھدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۶۶) (۵۲)۔۔۔کلائیاں زمین پر نہ بچھائے ہاں! جب صف میں ہوں تو بازو کروٹوں سے جدا نہ رکھئے۔(رد المحتار ج ۲ ص ۲۵۷) (۵۳)۔۔۔سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کا پیٹ اس طرح زمین پر لگائیے کہ دسوں انگلیاں قبلہ رخ رہیں۔(الھدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۶۷)

جلسہ کی سنتیں

دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا اسے جلسہ کہتے ہیں۔(۵۴)۔۔۔جلسہ میں سیدھا قدم کھڑا کر کے الٹا قدم بچھا کر اس پر بیٹھنا۔(۵۵)۔۔۔سیدھے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا۔(۵۶)۔۔۔دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔(تبیین الحقائق ج ۱ ص ۱۱۱)

دوسری رکعت کے لئے اٹھنے کی سنتیں

(۵۷)۔۔۔جب دونوں سجدے کر لیں تو دوسری رکعت کے لئے پنجوں کے بل،(۵۸)۔۔۔گھٹنوں پر رکھ کر کھڑا ہونا سنت ہے۔ ہاں! کمزوری یا پاؤں میں تکلیف وغیرہ مجبوری کی وجہ سے زمین پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونے میں حرج نہیں۔(ردالمحتار ج۲ ص۲۶۲)

قعدہ کی سنتیں

(۵۹)۔۔۔مرد کا دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہو کر بایاں پاؤں بچھا کر (۶۰)۔۔۔دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا اور (۶۱)۔۔۔سیدھا قدم کھڑا رکھنا۔(۶۲)۔۔۔سیدھے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا۔(الھدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۷۵)(۶۳)۔۔۔سیدھا ہاتھ سیدھی ران پر اور(۶۴)۔۔۔الٹا ہاتھ الٹی ران پر رکھنا۔(۶۵)۔۔۔انگلیاں اپنی حالت پر یعنی(Normal) چھوڑنا کہ نہ زیادہ کھلی ہوئیں نہ بالکل ملی ہوئیں۔(۶۶)۔۔۔انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا، گھٹنے پکڑنا نہ چاہئے(در مختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۲۶۵)۔(۶۷)۔۔۔اَلتَّحِیَّات میں شہادت پر اشارہ کرنا۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ چھنگلیاں اور پاس والی کو بلند کر لیجئے، انگوٹھے اور بیچ والی کا حلقہ باندھئے اور لا پر کلمہ کی انگلی اٹھایئے اس کو اِدھر اُدھر مت ہلایئے اور اِلَّا پر رکھ دیجئے اور سب انگلیاں سیدھی کر لیجئے۔(ردالمحتار ج۲ ص۲۶۶)۔(۶۸)۔۔۔دوسرے قعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھئے جس طرح پہلے میں بیٹھتے تھے اور تَشَہُّد بھی پڑھئے۔(۶۹)۔۔۔تَشَہُّد کے بعد درود شریف پڑھئے۔(الھدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۷۴)درودِ ابراہیم پڑھنا افضل ہے۔(بہار شریعت حصہ ۳ ص ۷۵)۔(۷۰)۔۔۔نوافل اور سنتِ غیر مؤکّدہ کے قعدۂ اولی میں بھی تَشَہُّد کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے۔(رد المحتار ج ۲ ص ۲۸۲، غنیۃ المستملی ص ۳۲۲)(۷۱)۔۔۔درود شریف کے بعد دعا پڑھنا۔(در مختار معہ ردالمحتار ج۲ ص۲۸۳)

سلام پھیرنے کی سنتیں

(۷۲)۔۔۔ان الفاظ کے ساتھ دو بار سلام پھیرنا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُاللہ۔(۷۳)۔۔۔پہلے سیدھی طرف پھر(۷۴)۔۔۔الٹی طرف منہ پھیرنا ۔(۷۵)۔۔۔امام کے لئے دونوں سلام بلند آواز سے کہنا سنت ہے مگر دوسرا پہلی کی نسبت کم آواز سے کہے۔(عالمگیری ج ۱ ص ۷۶)(۷۶)۔۔۔پہلی بار کے سلام میں لفظِ ”سلام“ کہتے ہی امام نماز سے باہر ہو گیا اگرچہ عَلَیْکُمْ نہ کہا ہو، اس وقت اگر کوئی شریکِ جماعت ہو تو اقتداء صحیح نہ ہوئی ،ہاں! اگر سلام کے بعد امام نے سجدۂ سہو کیا ہو بشرطیکہ اس پر سجدۂ سہو ہو تو اقتداء صحیح ہو گئی۔(در مختار ج ۱ ص ۳۵۲)(۷۷)۔۔۔امام داہنے سلام میں خطاب سے ان مقتدیوں کی نیت کرے جو داہنی طرف ہیں اور بائیں سے بائیں طرف والوں کی، مگر عورت کی نیت نہ کرے اگرچہ شریکِ جماعت ہو نیز دونوں سلاموں میں کراماً کاتبین اور ان ملائیکہ کی نیت کرے جن کو اللہ عزوجل نے حفاظت کے لئے مقرر کیا اور نیت میں کوئی عدد معین نہ کرے۔(در مختار ج ۲ ص ۲۹۳)

(۷۸)۔۔۔مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس طرف والے مقتدیوں اور ملائیکہ کی نیت کرے اور اگر امام اس کے محاذی (یعنی ٹھیک سامنے کی سیدھ میں) ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرے اور منفرد صرف ان فرشتوں ہی کی نیت کرے۔ (در مختار ج ۱ ص ۳۵۶)

(۷۹)۔۔۔مقتدی کے تمام انتقالات (یعنی رکوع، سجود وغیرہ) امام کے ساتھ ہونا۔

سلام پھیرنے کے بعد کی سنّتیں

(۸۰)۔۔۔سلام کے بعد امام کے لئے سنّت یہ ہے کہ دائیں یا بائیں طرف رُخ کر لے ،دائیں طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف رُخ کر کے بھی بیٹھ سکتا ہے جبکہ آخِری صَف تک

کوئی بھی اس کے سامنے (یعنی اِس کے چہرے کی سیدھ میں) نَماز نہ پڑھتا ہو۔ (غنیۃ المستملی ص ۳۳۰)

(۸۱)۔۔۔ مُنفَرِد بغیر رُخ بدلے اگر وہیں دُعا مانگے تو جائز ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۷۷)

سنّتِ بَعدیّہ کی سنّتیں

(۸۲)۔۔۔ جِن فرضوں کے بعد سُنّتیں ہیں ان میں بعدِ فرض کلام نہ کرنا چاہئے اگر چہ سنّتیں ہو جائیں گی مگر ثواب کم ہو گا اور سنّتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے اِسی طرح بڑے بڑے اوراد و وَظائف کی بھی اجازت نہیں۔ (غنیۃ المستملی ص ۳۳۱ ردالمحتار ج ۲ ص ۳۰۰) **(۸۳)۔۔۔** (فَرضوں کے بعد) قبلِ سنّت مختصر دعاء پر قَناعت چاہئے ورنہ سنّتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ۸۱ مدینۃ المرشد بریلی شریف) **(۸۴)۔۔۔** سنّت و فرض کے درمیان کلام کرنے سے اَصح (یعنی دُرُست ترین) یہی ہے کہ سنّت باطِل نہیں ہوتی البتّہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔ یہی حکم ہر اُس کام کا ہے جو مُنافیِ تحریمہ ہے۔ (تنویر الابصار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۵۵۸) **(۸۵)۔۔۔** سنّتیں وَہیں نہ پڑھئے بلکہ دائیں بائیں، آگے پیچھے ہٹ کر پڑھئے یا گھر جا کر ادا کیجئے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۷۷) (سنّتیں پڑھنے کے لئے گھر جانے کی وجہ سے جو فصل (یعنی فاصلہ) ہوا اُس میں حرج نہیں۔ جگہ بدلنے یا گھر جانے کے لئے نمازی کے آگے سے گزرنا یا اُس کی طرف اپنا چہرہ کرنا گُناہ ہے اگر نکلنے کی جگہ نہ ملے تو وَہیں سنّتیں پڑھ لیجئے۔

سنّتوں کا ایک اَہَمّ مسئلہ

جو اسلامی بھائی سنّتِ قَبلیہ یا سنّتِ بَعدیہ پڑھ کر آمد و رفت اور بات چیت میں لگ جاتے ہیں وہ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اِس فتویٰ مُبارکہ سے درس حاصل کریں چُنانچہ ایک اِستِفتاء کے جواب میں ارشاد ہے: ”سنّتِ قَبلیّہ میں اَولیٰ اوّل وقت ہے بشرطیکہ فَرض و سنّت کے درمیان کلام یا کوئی فعل مُنافیِ نماز نہ کرے، اور سنّتِ بَعدیہ میں مُستَحَب فرضوں سے اِتّصال

ہے مگر یہ کہ مکان پر آکر پڑھے تو فصل (یعنی فاصلہ) میں حَرَج نہیں، لیکن اجنبی افعال سے فصل نہ چاہئے یہ فصل (یعنی فاصلہ) سنّتِ قبلہ و بعدیہ دونوں کے ثواب کو ساقِط اور اُنہیں طریقۂ مَسنونہ سے خارج کرتا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ جدید ج ۵ ص ۱۳۹ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاھور)

نماز کے مفسدات کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ سیِّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا ہے: تم اپنی مجالس کو نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو۔ (تاریخ بغداد ج ۷ ص ۲۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: نماز کے مفسدات بیان کیجئے۔

جواب: نماز کے احکام ص 239 تا 246 پر "بھائیو! نماز کے مفسدات سیکھنا فرض ہے" کے انتیس حروف کی نسبت سے نماز توڑنے والی 29 باتیں بیان کی گئی ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں:

(۱)۔۔۔ بات کرنا۔ (۲)۔۔۔ کسی کو سلام کرنا۔ (۳)۔۔۔ سلام کا جواب دینا۔ (۴)۔۔۔ چھینک کا جواب دینا (نماز میں خود کو چھینک آئے تو خاموش رہے) اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لے تب بھی حرج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارغ ہو کر کہے۔ (۵)۔۔۔ خوشخبری سن کر جواباً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا۔ (۶)۔۔۔ بری خبر (یا کسی کی موت کی خبر سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہنا۔ (۷)۔۔۔ اذان کا جواب دینا۔ (۸)۔۔۔ اللہ عزوجل کا نام سن کر جواباً جَلَّ جَلَالُہٗ" کہنا۔ (۹)۔۔۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا اسم گرامی سن کر جواباً درود شریف پڑھنا مثلاً صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہنا (اگر جَلَّ جَلَالُہٗ یا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جواب کی نیت سے نہ کہا تو نماز نہ ٹوٹی)

نماز میں رونا

(۱۰)۔۔۔ درد یا مصیبت کی وجہ سے یہ الفاظ آہ، اُوْہْ، اُفْ، تُفْ نکل گئے یا آواز سے رونے میں حرف پیدا ہو گئے نماز فاسد ہو گئی۔ اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز و حروف نہیں نکلے تو حرج نہیں۔ (اگر نماز میں امام کے پڑھنے کی آواز پر رونے لگا اور "اَرِے"، "نَعَمْ"، "ہاں" زبان سے جاری ہو گیا تو کوئی حرج نہیں کہ یہ خشوع کے باعث ہے اور اگر امام کی خوش الحانی کے سبب یہ الفاظ کہے تو نماز ٹوٹ گئی۔

نماز میں کھانسنا

(11)۔۔۔ مریض کی زبان سے بے اختیار آہْ! اُوْہ! نکلا نماز نہ ٹوٹی یونہی چھینک، کھانسی جماہی، ڈکار وغیرہ میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں معاف ہیں۔ (۱۲)۔۔۔ پھونکنے میں اگر آواز نہ پیدا ہو تو وہ سانس کی مثل ہے اور نماز فاسد نہیں ہوتی مگر قصداً پھونکنا مکروہ، اور اگر حروف پیدا ہوں جیسے اُفْ، تُفْ تو نماز فاسد ہو گئی۔ (۱۳)۔۔۔ کھنکارنے میں جب دو خروف ظاہر ہوں جیسے اَحْ مفسدِ نماز ہے جب کہ نہ عذر ہو نہ کوئی صحیح غرض، اگر عذر سے ہو، مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لئے، مثلاً آواز صاف کرنے کے لئے یا امام سے غلطی ہو گئی ہے اس لئے کھنکارتا ہے کہ درست کر لے یا اس لئے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو تو ان صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (بہار شریعت، ج1، ص608 حصہ:3)

دورانِ نماز دیکھ کر پڑھنا

(۱۴)۔۔۔ نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفسدِ نماز ہے، یونہی اگر محراب وغیرہ میں لکھا ہو، اسے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسد ہے، ہاں! اگر یاد پر پڑھتا ہو مصحف وغیرہ پر فقط نظر ہے تو حرج نہیں۔ (بہار شریعت، ج1، ص609 حصہ:3) (۱۵)۔۔۔ اسلامی کتاب یا اسلامی

مضمون دوران نماز جان بوجھ کر دیکھنا اور ارادتاً سمجھنا مکروہ ہے، دنیوی مضمون ہو تو زیادہ کراہیت ہے، لہذا نماز میں اپنے قریب کتابیں یا تحریر والے پیکٹ اور شاپنگ بیگ، موبائل فون یا گھڑی وغیرہ اس طرح رکھئے کہ ان کی لکھائی پر نظر نہ پڑے یا ان پر رومال وغیرہ اڑھادیجئے، نیز دوران نماز ستون وغیرہ پر لگے ہوئے اسٹیکرز، اشتہار اور فریموں وغیرہ پر نظر ڈالنے سے بھی بچئے۔

عملِ کثیر

(۱۶)۔۔۔ عملِ کثیر نماز کو فاسد کر دیتا ہے جبکہ نہ نماز کے اعمال سے ہو اور نہ ہی اصلاحِ نماز کے لئے کیا گیا ہو، جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھنے سے ایسا لگے کہ یہ نماز میں نہیں ہے بلکہ اگر گمان بھی غالب ہو کہ نماز میں نہیں تب بھی عملِ کثیر ہے، اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شک و شبہہ ہے کہ نماز میں ہے یا نہیں، تو عملِ قلیل ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اعمال نماز کی مثال: مثلاً صلوۃ التسبیح پڑھتے ہوئے کوئی قومہ یا جلسے میں تسبیحات پڑھنے کی وجہ سے زیادہ دیر ٹھہرتا ہے اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ یہ اعمالِ نماز سے ہے اگرچہ اس کو دیکھنے والا یہ سمجھے کہ نماز میں نہیں۔

اصلاح نماز کی مثال: جیسے کوئی نماز میں سجدۂ سہو واجب ہونے پر ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد پھر سے دو سجدے کرے تو اگرچہ دور سے دیکھنے والے کو یہ گمان ہو کہ اس کی نماز ختم ہوگئی مگر اس دیکھنے والے کا اعتبار نہیں کیونکہ یہ عمل اصلاحِ نماز کے لئے کیا گیا ہے۔

دورانِ نماز لباس پہننا

(۱۷)۔۔۔ دورانِ نماز کرتا یا پاجامہ پہنایا تہبند باندھنا۔(۱۸)۔۔۔ دوران نماز ستر کھل جانا اور اسی حالت میں کوئی رکن ادا کرنا یا تین بار "سُبْحٰنَ اللہ" کہنے کی مقدار وقفہ گزر جانا۔

نماز میں کچھ نگلنا

(۱۹)۔۔۔ معمولی سا بھی کھانا یا پینا مثلاً تِل بغیر چبائے نگل لیا، یا قطرہ منہ میں گرا اور نگل لیا۔(۲۰)۔۔۔ نماز شروع کرنے سے پہلے ہی کوئی چیز دانتوں میں موجود تھی اسے نگل لیا تو اگر وہ چنے کے برابر یا اس سے زیادہ تھی تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر چنے سے کم تھی تو مکروہ۔ (۲۱)۔۔۔ نماز سے قبل کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اب اس کے اجزا منہ میں باقی نہیں صرف لعابِ دہن میں کچھ اثر رہ گیا ہے اس کے نگلنے سے نماز فاسد نہ ہو گی۔(۲۲)۔۔۔ منہ میں شکر وغیرہ ہو کہ گھل کر حلق میں پہنچتی ہے نماز فاسد ہو گئی۔(۲۳)۔۔۔ دانتوں سے خون نکلا، اگر تھوک غالب ہے تو نگلنے سے فاسد نہ ہو گی ورنہ ہو جائے گی،(غلبہ کی علامت یہ ہے کہ اگر حلق میں مزہ محسوس ہوا تو نماز فاسد ہو گئی، نماز توڑنے میں ذائقے کا اعتبار ہے اور وضو ٹوٹنے میں رنگ کا لہٰذا وضو اس وقت ٹوٹتا ہے جب تھوک سرخ ہو جائے اور اگر تھوک زرد (یعنی پیلا) ہے تو وضو باقی ہے۔)

دورانِ نماز قبلہ سے انحراف

(۲۴)۔۔۔ بلا عذر سینے کو سمت کعبہ سے 45 درجہ سے زیادہ پھیرنا مفسدِ نماز ہے، اگر عذر سے ہو تو مفسد نہیں۔ مثلاً حَدَث (یعنی وضو ٹوٹ جانے) کا گمان ہوا اور منہ پھیرا ہی تھا کہ گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو اگر مسجد سے خارج نہ ہوا ہو نماز فاسد نہ ہو گی۔

نماز میں سانپ مارنا

(۲۵)۔۔۔سانپ بچھو کو مارنے سے نماز نہیں ٹوٹتی جبکہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو ورنہ فاسد ہو جائے گی۔ سانپ، بچھو کو مارنا اس وقت مباح ہے جبکہ سامنے سے گزریں، اور ایذا (یعنی تکلیف) دینے کا خوف ہو، اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مارنا مکروہ ہے۔ (۲۶)۔۔۔پے در پے تین بال اکھیڑے یا تین جوئیں ماریں یا ایک ہی جوں کو تین بار مارا نماز جاتی رہی اور اگر پے در پے نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوئی مگر مکروہ ہے۔

نماز میں کھجانا

(۲۷)۔۔۔ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا پھر ہٹا لیا یہ دو بار ہوا اگر اب اسی طرح تیسری بار کیا تو نماز جاتی رہے گی۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حرکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا۔

"اللہ اکبر" کہنے میں غلطیاں

(۲۸)۔۔۔تکبیرات انتقالات میں اللہ اکبر کے الف کو دراز کیا یعنی اللہ یا آکبَر کہا یا "ب" کے بعد الف بڑھایا یعنی "آکبار" کہا تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر تکبیرِ تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی، اکثر مکبر (یعنی جماعت میں امام کی تکبیرات پر زور سے تکبیریں کہہ کر آواز پہنچانے والے) یہ غلطیاں زیادہ کرتے ہیں اور یوں اپنی اور دوسروں کی نمازیں غارت (یعنی خراب) کرتے ہیں، لہذا جو ان احکام کو اچھی طرح نہ جانتا ہو اسے مکبر نہیں بننا چاہئے۔

(۲۹)۔۔۔قراءت یا اذکار نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

سوال: اگر کوئی نماز میں ایسا عمل کرے جو مفسدات نماز سے ہے تو نماز پر کیا اثر پڑے گا؟

جواب: نماز فاسد ہو جائے گی اور ایسی نماز وقت کے اندر دوبارہ پڑھنا فرض ہے ورنہ قضاء ہو جائے گی۔

سوال: نماز کے دوران قبلہ سے سینہ قصداً پھیرا تو کیا حکم ہو گا؟ اور بلا قصد پھیرا تو کیا حکم ہے۔

جواب: بلا عذر سینے کو سمت کعبہ سے 45 درجہ سے زیادہ پھیرنا مفسدِ نماز ہے، اگر عذر سے ہو تو مفسد نہیں۔ مثلاً حَدَث (یعنی وضو ٹوٹ جانے کا گمان ہوا اور منہ پھیرا ہی تھا کہ گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو اگر مسجد سے خارج نہ ہوا ہو نماز فاسد نہ ہو گی۔

سوال: کسی نمازی نے دورانِ نماز قرآن پاک یا کسی کاغذ وغیرہ میں لکھی ہوئی آیت دیکھ کر پڑھی تو اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہو گا؟ نیز اگر دیکھا سمجھا پڑھا نہیں تو؟ اور اگر دیکھ رہا ہے مگر پڑھا زبانی تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً (یعنی تھوڑا پڑھا یا زیادہ) مفسدِ نماز ہے، یونہی محراب وغیرہ میں لکھے ہوئے سے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسد ہے، ہاں! اگر یاد پر پڑھتا ہو اور مصحف یا محراب پر فقط نظر ہے تو حرج نہیں۔ کسی کاغذ پر قرآن مجید لکھا ہوا دیکھا اور اسے سمجھا نماز میں نقصان نہ آیا، یونہی اگر فقہ کی کتاب دیکھی اور سمجھی نماز فاسد نہ ہوئی، خواہ سمجھنے کے لئے اسے دیکھا یا نہیں، ہاں! اگر قصداً دیکھا اور بقصد سمجھا تو مکروہ ہے اور بلا قصد ہوا تو مکروہ بھی نہیں، یہی حکم ہر تحریر کا ہے اور جب غیر دینی ہو تو کراہت زیادہ۔

(بہار شریعت، ج1 ص609 حصہ:3)

سوال: نماز کے دوران معمولی سا کھانے یا پینے کا کیا حکم ہے اور اگر نماز شروع کرنے سے پہلے کچھ کھایا تھا اور اب منہ کے اندر کچھ رہ گیا ہو وہ کتنا ہو کہ اس کے کھانے سے نماز فاسد ہو جائے گی؟ نیز کوئی میٹھی (یعنی گھل جانے والی) چیز کھائی تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: معمولی سا بھی کھانا یا پینا مثلاً تل بغیر چبائے نگل لیا، قطرہ منہ میں گرا اور نگل لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور نماز شروع کرنے سے پہلے ہی کوئی چیز دانتوں میں موجود تھی اسے نگل لیا تو اگر وہ چنے کے برابر یا اس سے زیادہ تھی تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر چنے سے کم تھی تو مکروہ۔ نیز نماز سے قبل کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اب اس کے اجزا منہ میں باقی نہیں صرف لعاب دہن میں کچھ اثر رہ گیا ہے اس کے نگلنے سے نماز فاسد نہ ہو گی۔ ہاں! اگر منہ میں شکر وغیرہ ہو کہ گھل کر حلق میں پہنچتی ہے نماز فاسد ہو گئی۔

نماز کے مکروہاتِ تحریمہ کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ ہے: بے شک دعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اوپر کی طرف نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبیِّ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرودِ پاک نہ پڑھ لو۔ (ترمذی ج۲ص۲۸حدیث۴۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: نماز کے مکروہات تحریمہ کون کون سے ہیں؟

جواب: نماز کے مکروہات تحریمہ درج ذیل ہیں:

(۱)۔۔۔ داڑھی، بدن یا لباس کے ساتھ کھیلنا۔ (۲)۔۔۔ کپڑا سمیٹنا جیسا کہ آج کل بعض لوگ سجدے میں جاتے وقت پاجامہ وغیرہ آگے یا پیچھے سے اٹھا لیتے ہیں، ہاں! اگر کپڑا بدن سے چپک جائے تو ایک ہاتھ سے چھڑانے میں حرج نہیں۔ (۳)۔۔۔ سدل یعنی کپڑا لٹکانا جیسے سر یا کندھے پر اس طرح سے چادر یا رومال وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کے کنارے لٹکتے ہوں، ہاں! اگر ایک کنارہ دوسرے کندھے پر ڈال دیا (یعنی بل دے دیا) اور دوسرا لٹا کر رہا ہے تو حرج نہیں۔ (۴)۔۔۔ آج کل بعض لوگ ایک کندھے پر اس طرح رومال رکھتے ہیں کہ اس کا ایک سرا پیٹ پر لٹک رہا ہوتا ہے اور دوسرا پیٹھ پر اس طرح نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ (۵)۔۔۔ دونوں آستینوں میں سے اگر ایک آستین بھی آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو تو نماز مکروہِ تحریمی ہو گی۔ (۶)۔۔۔ پیشاب، پاخانہ یا ریح کی شدت ہونا۔ اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی شدت ہو تو وقت میں وسعت ہونے کی صورت میں نماز شروع کرنا ہی گناہ

ہے۔ہاں! اگر ایسا ہے کہ فراغت اور وضو کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو نماز پڑھ لیں پھر بعد میں اعادہ کریں۔اگر دورانِ نماز یہ حالت پیدا ہوئی تو اگر وقت میں گنجائش ہو تو نماز توڑ دینا واجب ہے،اگر اسی طرح پڑھ لی تو گنہگار ہوں گے۔ (۷)۔۔۔ دورانِ نماز کنکریاں ہٹانا مکروہِ تحریمی ہے۔ہاں! اگر سنت کے مطابق سجدہ ادا نہ ہو سکتا ہو تو ایک بار ہٹانے کی اجازت ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہو تا ہو تو ہٹانا واجب ہے چاہے ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔(۸)۔۔۔ نماز میں انگلیاں چٹخانا۔(۹)۔۔۔ تَشْبِیْك یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔نماز کے لئے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں(یعنی انگلی چٹخانا اور تشبیک) مکروہِ تحریمی ہیں۔(۱۰)۔۔۔ کمر پر ہاتھ رکھنا۔(۱۱)۔۔۔ نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا۔ (۱۲) ۔۔۔اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا۔چاہے پورا منہ پھیرا یا تھوڑا،ہاں! منہ پھیرے بغیر صرف آنکھیں پھرا کر اِدھر اُدھر بے ضرورت دیکھنا مکروہِ تنزیہی ہے اور اگر کسی ضرورت کے تحت ہو تو حرج نہیں۔(۱۳)۔۔۔ مرد کا سجدے میں کلائیوں کو بچھانا۔(۱۴)۔۔۔ کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا۔دوسرے شخص کو نمازی کی طرف منہ کرنا ناجائز وگناہ ہے۔(۱۵) ۔۔۔ نماز میں ناک اور منہ چھپانا۔ (۱۶) ۔۔۔بلا ضرورت کھنکار(یعنی بلغم وغیرہ)نکالنا۔(۱۷)۔۔۔ قصداً جماہی لینا۔(اگر خود بخود آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے)(۱۸)۔۔۔الٹا قرآن مجید پڑھنا۔(مثلاً پہلی رکعت میں ”تَبَّتْ“پڑھی اور دوسری میں ”اِذَاجَاءَ“)(۱۹)۔۔۔ کسی واجب کو ترک کرنا مثلاً قومہ اور جلسہ میں پیٹھ سیدھی ہونے سے پہلے ہی رکوع یا دوسرے سجدے میں چلے جانا۔(۲۰)۔۔۔ قیام کے علاوہ کسی اور موقع پر قرآنِ مجید پڑھنا۔(۲۱)۔۔۔ قراءت رکوع میں پہنچ کر ختم کرنا۔(۲۲)۔۔۔امام سے پہلے

مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں چلا جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا۔(۲۳)۔۔۔دوسرا کپڑا ہونے کے باوجود صرف پاجامہ یا تہبند میں نماز پڑھنا۔(۲۴)۔۔۔کسی آنے والے شناسا کی خاطر (یعنی آؤ بھگت کے لئے) امام کا نماز کو طول دینا۔اگر اس کی نماز پر اعانت (یعنی مدد) کے لئے ایک دو تسبیح کی قدر طول دیا تو حرج نہیں۔(۲۵)۔۔۔زمین مغصوبہ (یعنی ایسی زمین جس پر ناجائز قبضہ کیا ہو)۔یا(۲۶)۔۔۔پرایا کھیت جس میں زراعت (یعنی فصل) موجود ہو۔یا(۲۷)۔۔۔جتے ہوئے کھیت میں۔یا(۲۸)۔۔۔قبر کے سامنے جبکہ قبر اور نمازی کے بیچ میں کوئی چیز حائل نہ ہو نماز پڑھنا۔(۲۹)۔۔۔کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے۔(۳۰)۔۔۔یونہی انگرکھے (ایک لمبا مردانہ لباس جس کے دو حصے ہوتے ہیں، چولی اور دامن، اس) کے بند (یعنی بٹن) نہ باندھنا اور اچکن (یعنی ایک لمبا لباس جو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے) وغیرہ کے بٹن نہ لگانا، اگر اس کے نیچے کرتا وغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہا تو ظاہر کراہتِ تحریم ہے اور نیچے کرتا وغیرہ ہے تو مکروہِ تنزیہی۔(بہار شریعت، ج۱ص۶۳۰)(۳۱)۔۔۔جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں۔(۳۲)۔۔۔ایسی جگہ نماز پڑھی جہاں تصاویر ہوں تو نماز کے مکروہِ تحریمی ہونے کی چند صورتیں ہیں: اگر تصاویر پورے قد (یعنی سر سے پاؤں تک) کی ہوں اور چھپی ہوئی بھی نہ ہوں اور نمازی کے آگے بروجہ تعظیم آویزاں ہوں یا رکھی ہوئی ہوں یا مصلے پر ہوں تو نماز اس جگہ مکروہِ تحریمی ہوگی کہ پڑھنی گناہ اور اگر پڑھ لی ہو تو دوبارہ اس کو پڑھنا واجب ہوگا اور اگر یہ تصاویر پورے قد کی نہ ہوں صرف چہرہ ہو یا نصف قد اعلیٰ یا سینے تک کی تصاویر ہوں تو نماز ایسی جگہ مکروہِ تنزیہی ہوتی ہے۔اسی طرح اگر تصاویر پورے قد کی ہوں لیکن نمازی کے آگے نہ رکھی ہوئی ہوں بلکہ

دائیں، بائیں تعظیم کے ساتھ رکھی ہوئی ہوں تو اس صورت میں بھی نماز مکروہِ تنزیہی ہو گی یعنی پڑھنا اگر چہ گناہ تو نہیں اور نہ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے مگر بہتر یہ ہے کے ایسی جگہ نماز پڑھنے سے احتراز کیا جائے اور اگر تصویر نمازی کے آگے ہو یا دائیں بائیں ہو لیکن بروجہ تعظیم آویزاں نہ ہو اور نہ ہی مصلے پر ہو تو اس صورت میں نماز میں کوئی کراہت نہیں۔(فتویٰ دارالافتاء اہلسنت)

سوال: نماز شروع کرنے سے پہلے ہی یا دورانِ نماز پیشاب پاخانہ یا رِیح کی شدت ہو تو ایسی صورت میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: پیشاب، پاخانہ یا ریح کی شدت ہونا (نماز کے مکروہات تحریمہ میں سے ہے) اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی شدت ہو تو وقت میں وسعت ہونے کی صورت میں نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے۔ ہاں! اگر ایسا ہے کہ فراغت اور وضو کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو نماز پڑھ لے اور بعد میں اس کا اعادہ کرے اور اگر دورانِ نماز یہ حالت پیدا ہوئی تو اگر وقت میں گنجائش ہو تو نماز توڑ دینا واجب ہے، اگر اسی طرح پڑھ لی تو گنہگار ہوں گے۔

سوال: جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ نیز نمازی کے سامنے یا پیچھے اگر جاندار کی تصویر آویزاں ہو تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں۔ (نماز کے احکام۔ص258) تصویر کے سامنے نماز پڑھنا اُس وقت مکروہِ تحریمی ہے جب کہ تین شرطیں پائی جائیں ورنہ مکروہِ تنزیہی ہو گی اور وہ شرطیں یہ ہیں: **(۱)**۔۔۔ تصویر پورے قد کی ہو۔ **(۲)**۔۔۔ نمازی کے سامنے ہو۔ **(۳)**۔۔۔ تعظیم کے طور پر رکھی ہو۔ پس اگر اِن تین میں سے ایک بھی شرط نہ پائی جائے تو نماز مکروہِ تنزیہی ہو گی۔

سوال: سدل کسے کہتے ہیں؟ نیز نماز میں سدل کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: سدل یعنی کپڑا لٹکانا۔ مثلاً سر یا کندھے پر اس طرح سے چادر یا رومال وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں ہاں! اگر ایک کنارا دوسرے کندھے پر ڈال دیا (یعنی بل دے دیا) اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں۔ آج کل بعض لوگ ایک کندھے پر اس طرح رومال رکھتے ہیں کہ اس کا ایک سرا پیٹ پر لٹک رہا ہوتا ہے اور دوسرا پیٹھ پر، اس طرح نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔

سوال: نماز میں آسمان کی طرف نظر کرنا کیسا ہے؟ اور اگر نماز میں صرف آنکھیں اِدھر اُدھر پھیر کر دیکھتا رہا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا، اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا، چاہے پورا منہ پھیرا یا تھوڑا، (یہ نماز کے مکروہاتِ تحریمہ میں سے ہے) منہ پھیرے بغیر صرف آنکھیں پھرا کر اِدھر اُدھر بے ضرورت دیکھنا مکروہِ تنزیہی ہے اور اگر کسی ضرورت کے تحت ہو تو حرج نہیں۔

سوال: نمازی کے سجدے والی جگہ پر کنکریاں پڑی ہوں تو کیا کرے؟

جواب: دورانِ نماز کنکریاں ہٹانا مکروہِ تحریمی ہے۔ ہاں! اگر سنت کے مطابق سجدہ ادا نہ ہو سکتا ہو تو ایک بار ہٹانے کی اجازت ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے، چاہے ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔

سوال: کسی آنے والے کو رکعت میں شامل کرنے کے لئے امام رکوع کو تھوڑا طول دے سکتا ہے؟

جواب: کسی آنے والے شناسا کی خاطر (یعنی آؤ بھگت کے لئے) امام کا نماز کو طول دینا (نماز کے مکروہات تحریمہ میں سے ہے) اگر اس کی نماز پر اعانت (یعنی مدد) کے لئے ایک دو تسبیح کی قدر طول دیا تو حرج نہیں۔

سوال: ننگے سر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: سُستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو، مکروہِ تنزیہی ہے اور اگر تحقیرِ نماز (یعنی نماز کی حقارت) مقصود ہے، مثلاً نماز کوئی ایسی مہتم بالشان (یعنی اہم) چیز نہیں جس کے لئے ٹوپی، عمامہ پہنا جائے تو یہ کفر ہے اور خشوع خضوع کے لئے ننگے سر نماز پڑھی، تو مستحب ہے۔

("الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب في الکراہۃ التحریمیۃ والتنزیہیۃ، ج۲، ص۴۹۱)

سوال: نماز پڑھنے کی حالت میں ٹوپی گر جائے تو اٹھانے کے تعلق سے کیا حکم ہے؟

جواب: نماز میں ٹوپی گِر پڑی تو اٹھالینا افضل ہے، جب کہ عملِ کثیر کی حاجت نہ پڑے، ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی اور بار بار اٹھانی پڑے، تو چھوڑ دے اور نہ اٹھانے سے خضوع مقصود ہو، تو نہ اٹھانا افضل ہے۔

("الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب في الکراہۃ التحریمیۃ والتنزیہیۃ، ج۲، ص۴۹۱)

سوال: اگر جیکٹ کی چین کھلی ہو یا واسکٹ کے بٹن کھلے ہوں تو نماز ہو جائے گی یا نہیں جب کہ اندر کرتا وغیرہ پہنے ہو؟

جواب: نماز بلا کراہت ہو جائے گی بشرطکہ اندر پہنے ہوئے کپڑے سے سینہ بند ہو۔ امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں کہ "انگرکھے پر جو صدری یا چغہ پہنتے ہیں اور عرف عام میں ان کا کوئی بوتام (یعنی بٹن) بھی نہیں لگاتے اور اسے

معیوب بھی نہیں سمجھتے تو اس میں حرج نہیں ہونا چاہئے کہ یہ خلاف معتاد نہیں" (فتاوی رضویہ مترجم ج ۷ ص ۳۸۶) لہذا اس طرح کپڑا پہن کر نماز پڑھی کہ نیچے کے کپڑے سے سینہ بند ہے اور اوپر شیر وانی یا صدری کے کل یا بعض بٹن کھلے ہیں تو حرج نہیں، ہاں! صدری کے بٹن اور جیکٹ کی چین لگا لینا بہتر ہے۔ اور جو بہار شریعت میں مکروہ تنزیہی کا حکم کیا گیا ہے تو اعلی حضرت احمد رضا خان قدس سرہ کی مذکورہ بالا تحریر سے ظاہر ہے کہ وہ اس صورت میں ہے جہاں صدری یا شیر وانی کے کل یا بعض بٹن کے کھلا رہنے کو معیوب سمجھا جاتا ہو۔ (بحوالہ فتاوی فقیہ ملت ج ۱ ص ۱۷۴)

استاد کو تدریس کے اعلی منصب کی جانب لے جانے والی ایک نمایاں تحریر
جس میں تدریس کے جدید دور میں جدید و قدیم طریقوں کے ساتھ ساتھ
تدریس میں نکھار پیدا کرنے والی چیزوں کو بھی بیان کیا گیا ہے۔
تدریس کے 26 طریقے
مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیع خان عطاری مدنی فتحپوری
اس کتاب
میں چھ ابواب ہیں جو درج ذیل ہیں:
پہلا باب: تدریس کے نکات
دوسرا باب: تدریس کے 26 طریقے
تیسرا باب: درجے کی ترقی کے فارمولے
چوتھا باب: طلبہ کے درمیان کئے جانے والے 19 بیان
پانچواں باب: جسمانی و ذہنی نشو و نما کے فارمولے
چھٹا باب: تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے
مکتبہ دار السنہ، دہلی
تدریس کے 26 طریقے
مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیع خان عطاری مدنی فتحپوری

نماز کو توڑنے کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ سیِّدُنا مولیٰ علی مشکل کشا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ہے: ہر شخص کی دُعا پر دے میں ہوتی ہے یہاں تک کہ محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آلِ محمد پر دُرُودِ پاک پڑھے۔ (مُعْجَم اَوسط ج ۱ ص ۲۱۱ حدیث ۲۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: نماز توڑ دینا کب جائز ہے؟

جواب: سانپ وغیرہ کے مارنے کے لئے جب کہ ایذا کا صحیح اندیشہ ہو یا کوئی جانور بھاگ گیا اس کے پکڑنے کے لئے یا بکریوں پر بھیڑیے کے حملہ کرنے کے خوف سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ یونہی اپنے یا پرائے ایک درہم کے نقصان کا خوف ہو، مثلاً دُودھ اُبل جائے گا یا گوشت، ترکاری، روٹی وغیرہ جل جانے کا خوف ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور اُچکا لے بھاگا، ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب السابع، فیما یفسد الصلاۃ، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۹)

سوال: نماز توڑ دینا کب مستحب ہے؟

جواب: پاخانہ پیشاب معلوم ہوا یا کپڑے یا بدن میں اتنی نجاست لگی دیکھی جو مانع نماز نہ ہو (یعنی غلیظہ درہم سے کم اور خفیفہ چوتھائی سے کم، یا اس کو کسی اجنبی عورت نے چھو دیا تو نماز توڑ دینا مستحب ہے، بشرطیکہ وقت و جماعت نہ فوت ہو اور پاخانہ پیشاب کی حاجت شدید

معلوم ہونے میں تو جماعت کے فوت ہو جانے کا بھی خیال نہ کیا جائے گا، البتہ فوتِ وقت کا لحاظ ہو گا۔ (''الدر المختار'' و''ردالمحتار'' کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ...إلخ، مطلب فی بیان المستحب...إلخ، ج۲، ص۵۱۴)

سوال: نماز توڑ دینا کب واجب ہے؟

جواب: کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو، اسی نمازی کو پُکار رہا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پُکار تا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائے گا یا اندھا راہ گیر کوئیں میں گرا چاہتا ہو، ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینا واجب ہے، جب کہ یہ اس کے بچانے پر قادر ہو۔

(''الدر المختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ...إلخ، مطلب فی بیان المستحب...إلخ، ج۲، ص۵۱۴)

سوال: کیا ماں باپ کے بلانے پر بھی نماز توڑ سکتے ہیں؟

جواب: ماں باپ، دادا دادی وغیرہ اصول کے محض بلانے سے نماز توڑنا جائز نہیں، البتہ اگر ان کا پُکارنا بھی کسی بڑی مصیبت کے لئے ہو، جیسے پیچھے مذکور ہوا تو توڑ دے، یہ حکم فرض کا ہے اور اگر نفل نماز ہے اور ان کو معلوم ہے کہ نماز پڑھتا ہے تو ان کے معمولی پُکارنے سے نماز نہ توڑے اور اس کا نماز پڑھنا انہیں معلوم نہ ہو اور پُکارا تو توڑ دے اور جواب دے، اگرچہ معمولی طور سے بلائیں۔

("الدر المختار" و"ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ...إلخ، مطلب في بیان المستحب...إلخ، ج۲، ص۵۱۴)

امامت کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عمرو بن عاص رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہے: جو نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھے گا اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے فرشتے 70 مرتبہ رحمت بھیجیں گے۔ (مُسندِ امام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۶۱۴ حدیث ۶۷۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: نماز کی امامت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: نماز کی اِمامت کا مطلب "ایک شخص کی نماز کا دوسرے شخص کی نماز کے ساتھ وابستہ ہونا" ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص ۵۶۰)

سوال: امام کے لئے کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: بالغ مرد غیر معذور کے امام کے لئے چھ شرطیں ہیں: (۱)۔۔۔ صحیح العقیدہ مسلمان ہونا۔ (۲)۔۔۔ بالغ ہونا۔ (۳)۔۔۔ عاقل ہونا۔ (۴)۔۔۔ مرد ہونا۔ (۵)۔۔۔ قراءت صحیح ہونا۔ (۶)۔۔۔ معذور نہ ہونا۔

سوال: تراویح میں نابالغ کو امام بنانا کیسا؟

جواب: نابالغ کے پیچھے بالغین کی کوئی سی بھی نماز نہیں ہوگی یہاں تک کہ تراویح بھی نہیں ہوگی یہی صحیح ہے۔ (بہارِ شریعت ج1، ص692)

سوال: کیا نابالغوں کے امام کے لئے بالغ ہونا شرط ہے؟

جواب: نابالغوں کے امام کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں، بلکہ نابالغ بھی نابالغوں کی اِمامت کر سکتا ہے، اگر سمجھ دار ہو۔ (''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: شروط الإمامۃ الکبری، ج۲، ص۳۳۷)

سوال: بچّہ اور بچّی کب بالغ ہوتے ہیں؟

جواب: لڑکا بارہ سال اور لڑکی نو برس سے کم عمر تک ہر گز **بالغ وبالغہ** نہ ہوں گے اور لڑکا لڑکی دونوں (ہجری سن کے اِعتبار سے) 15 برس کی کامل عمر میں ضَرور شَرعاً بالغ وبالغہ ہیں، اگرچہ آثارِ بُلُوغ (یعنی بالغ ہونے کی علامتیں) کچھ ظاہِر نہ ہوں۔ ان عمروں کے اندر اگر آثار پائے جائیں، یعنی خواہ لڑکے خواہ لڑکی کو سوتے خواہ جاگتے میں **اِنزال** ہو (یعنی منی نکلے) یا لڑکی کو حَیض آئے یا جِماع سے لڑکا (کسی لڑکی کو) **حامِلہ** کر دے یا (جِماع کی وجہ سے) لڑکی کو حَمْل رہ جائے تو یقیناً بالغ وبالغہ ہیں۔ اور اگر **آثار** نہ ہوں، مگر وہ خود کہیں کہ ہم بالغ وبالغہ ہیں اور ظاہِر حال ان کے قول کی تکذیب نہ کرتا (یعنی جھٹلاتا نہ) ہو تو بھی بالغ وبالغہ سمجھے جائیں گے اور تمام اَحکام بُلُوغ کے نِفاذ پائیں گے اور (لڑکے کے) داڑھی مونچھ نکلنا یا لڑکی کے پِستان (یعنی چھاتی) میں اُبھار پیدا ہونا کچھ **معتبر** نہیں۔ (فتاوی رضویہ ج۱۹ص۶۳۰)

سوال: کیا پاگل یا مجنون یا مجذوب امامت کروا سکتا ہے اگر نہیں تو کیوں؟

جواب: پاگل یا مجنون یا مجذوب امامت نہیں کروا سکتا کیونکہ امامت کی ایک شرط ہے عاقل ہونا جو کہ اس میں نہیں۔

سوال: کیا ایک معذورِ شرعی دوسرے معذورِ شرعی کی امامت کر سکتا ہے؟

جواب: معذور اپنے مثل یا اپنے سے زائد عذر والے کی اِمامت کر سکتا ہے، کم عذر والے کی اِمامت نہیں کر سکتا اور اگر امام و مقتدی دونوں کو دو قسم کے عذر ہوں، مثلاً ایک کو

ریاح خارج ہونے کا مرض ہے، دوسرے کو قطرہ آنے کا، تو ایک دوسرے کی اِمامت نہیں کر سکتا۔ (''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: الواجب کفایۃ...إلخ، ج۲، ص۳۸۹)

سوال: امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟

جواب: امامت کا زیادہ حقدار ہونے کی ترتیب مندرجہ ذیل ہے:

(۱)۔۔۔سب سے زیادہ مستحق اِمامت وہ شخص ہے جو نماز و طہارت کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو، اگرچہ باقی علوم میں پوری مہارت نہ رکھتا ہو، بشرطیکہ اتنا قرآن یاد ہو کہ بطور مسنون پڑھے اور صحیح پڑھتا ہو یعنی حروف مخارج سے ادا کرتا ہو اور مذہب کی کچھ خرابی نہ رکھتا ہو اور فواحش سے بچتا ہو۔ (یعنی بے حیائیوں اور ایسے کاموں سے بچتا ہو، جو مروّت کے خلاف ہے)

(۲)۔۔۔اس کے بعد وہ شخص جو تجوید و قراءت کا زیادہ علم رکھتا ہو اور اس کے موافق ادا کرتا ہو۔

(۳)۔۔۔اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں، تو پھر وہ شخص جو زیادہ ورع رکھتا ہو یعنی حرام تو حرام شبہات سے بھی بچتا ہو۔

(۴)۔۔۔اس میں بھی برابر ہوں، تو زیادہ عمر والا یعنی جس کو زیادہ زمانہ اسلام میں گزرا۔

(۵)۔۔۔اس میں بھی برابر ہوں، تو جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔

(۶)۔۔۔اس میں بھی برابر ہوں، تو زیادہ وجاہت والا یعنی تہجد گزار کہ تہجد کی کثرت سے آدمی کا چہرہ زیادہ خوبصورت ہو جاتا ہے۔ **(۷)**۔۔۔پھر زیادہ خوبصورت۔ **(۸)**۔۔۔پھر

زیادہ حسب والا۔(۹)۔۔۔پھر وہ کہ باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو۔(۱۰)۔۔۔پھر زیادہ مالدار۔(۱۱)۔۔۔پھر زیادہ عزت والا۔(۱۲)۔۔۔پھر وہ جس کے کپڑے زیادہ ستھرے ہوں۔

غرض چند شخص برابر کے ہوں، تو ان میں جو شرعی ترجیح رکھتا ہو زیادہ حق دار ہے اور اگر ترجیح نہ ہو تو قرعہ ڈالا جائے، جس کے نام کا قرعہ نکلے وہ اِمامت کرے یا ان میں سے جماعت جس کو منتخب کرے وہ امام ہو اور جماعت میں اختلاف ہو تو جس طرف زیادہ لوگ ہوں وہ امام ہو اور اگر جماعت نے غیر اولیٰ کو امام بنایا، تو بُرا کیا، مگر گنہگار نہ ہوئے۔

(''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳۵۰۔۳۵۴)

اور اگر امام معین ہو تو وہ ہی اِمامت کا حق دار ہے، اگرچہ حاضرین میں کوئی اس سے زیادہ علم اور زیادہ تجوید والا ہو۔ یعنی جب کہ وہ امام جامع شرائط امام ہو، ورنہ وہ اِمامت کا اہل ہی نہیں، بہتر ہونا در کنار۔(''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳۵۴)

سوال: کسی شخص کی امامت سے لوگ ناراض ہوں تو اس کا امامت کرنا کیسا ہے؟

جواب: کسی شخص کی اِمامت سے لوگ کسی وجہ شرعی سے ناراض ہوں، تو اس کا امام بننا مکروہ تحریمی ہے اور اگر ناراضی کسی وجہِ شرعی سے نہ ہو تو کراہت نہیں، بلکہ اگر وہی حقدار ہو، تو اسی کو امام ہونا چاہئے۔ (''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳۵۴)

سوال: کن لوگوں کی امامت مکروہِ تحریمی ہے؟

جواب:(۱)۔۔۔ایسا بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو۔(۲)۔۔۔فاسق معلن جیسے شرابی، جواری، زناکار، سود خور، چغل خور، وغیرہم جو کبیرہ گناہ بالاعلان (یعنی کھلم کھلا) کرتے ہیں، ان کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

(''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: البدعۃ خمسۃ اقسام، ج۲، ص۳۵۶۔۳۶۰)

سوال: کن لوگوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی؟

جواب: وہ بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو اس کے پیچھے نماز نہیں ہوگی، یا جس کی قراءت اتنی غلط ہو جس سے معنی فاسد ہو جائیں۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس، الفصل الثالث، ج۱، ص۸۴)

سوال: کیا فاسق کی اقتداء کسی نماز میں نہیں کی جائے گی؟

جواب: فاسق کی اقتدا نہ کی جائے مگر صرف جمعہ میں کہ اس میں مجبوری ہے، باقی نمازوں میں دوسری مسجد کو چلا جائے اور جمعہ اگر شہر میں چند جگہ ہوتا ہو تو اس میں بھی اقتدا نہ کی جائے، دوسری مسجد میں جا کر پڑھیں۔ (''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب فی تکرار الجماعۃ فی المسجد، ج۲، ص۳۵۵)

سوال: کن لوگوں کی امامت مکروہِ تنزیہی ہے؟

جواب: مندرجہ ذیل لوگوں کی امامت مکروہِ تنزیہی ہے:

(۱)۔۔۔ غلام۔ (۲)۔۔۔ دہقانی (یعنی دیہاتی، اس سے مراد دیہات کا رہنے والا نہیں بلکہ جاہل مراد ہے چاہے وہ شہری ہی کیوں نہ ہو)۔ (۳)۔۔۔ اندھے۔ (۴)۔۔۔ ولد الزنا۔ (۵)۔۔۔ امرد۔ (۶)۔۔۔ کوڑھی۔ (۷)۔۔۔ فالج کی بیماری والے۔ (۸)۔۔۔ برص والے جس کا برص ظاہر ہو۔ (۹)۔۔۔ سفیہ (یعنی بے وقوف) جو تصرّفات مثلاً بیع و شرا (یعنی خرید و فروخت) میں دھوکے کھاتا ہو اس کی اِمامت مکروہ تنزیہی ہے اور کراہت اس وقت ہے کہ اس جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر نہ ہو اور اگر یہی مستحقِ اِمامت ہیں تو کراہت نہیں اور اندھے کی اِمامت میں تو بہت خفیف کراہت ہے۔

(''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳۵۵۔۳۶۰) (''غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی''، ص۵۱۴)

سوال: کیا امی کو امام بنا سکتے ہیں؟

جواب: جس کو کچھ قرآن یاد ہوا گرچہ ایک ہی آیت ہو، وہ اُمّی کی (یعنی اس کی جس کو کوئی آیت یاد نہیں) اقتدا نہیں کر سکتا اور اُمّی اُمّی کے پیچھے پڑھ سکتا ہے جس کو کچھ آیتیں یاد ہیں مگر حروف صحیح ادا نہیں کرتا جس کی وجہ سے معنی فاسد ہو جاتے ہیں، وہ بھی اُمّی کے مثل ہے۔

(''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: الواجب کفایۃ، ج۲، ص۳۹۱)

سوال: امی نے امی اور قاری دونوں کی امامت کی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اُمّی نے اُمّی اور قاری کی (یعنی اس کی کہ بقدر فرض قرآن صحیح پڑھ سکتا ہو) اِمامت کی، تو کسی کی نماز نہ ہو گی۔ اگرچہ قاری درمیان نماز میں شریک ہوا ہو۔

(''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: المواضع التی تفسد...إلخ، ج۲، ص۴۱۲)

سوال: امی کی اپنی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اُمّی پر واجب ہے کہ رات دن کوشش کرے یہاں تک کہ بقدر فرض قرآن مجید یاد کر لے، ورنہ عند اللہ تعالیٰ معذور نہیں۔

("الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ج۱، ص۸۶)

جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ تصحیح حروف میں رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح خواں کی اقتدا کر سکتا ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس کی اقتدا کرے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانۂ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی اور اپنے مثل دوسرے کی اِمامت بھی کر سکتا ہے یعنی اس کی کہ وہ بھی اسی حرف کو صحیح نہ پڑھتا ہو جس کو یہ اور اگر اس سے جو حرف ادا نہیں ہوتا، دوسرا اس کو ادا کر لیتا ہے مگر کوئی دوسرا حرف اس سے ادا نہیں ہوتا، تو ایک دوسرے کی اِمامت نہیں کر سکتا اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو اس کی خود بھی نہیں ہوتی دوسرے کی اس کے پیچھے

کیا ہو گی۔ آج کل عام لوگ اس میں مبتلا ہیں کہ غلط پڑھتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے ان کی نمازیں خود باطل ہیں اِمامت درکنار۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۵۷۱)

سوال: ہکلے کی امامت کا کیا حکم ہے؟

جواب: ہکلا جس سے حرف مکرّر ادا ہوتے ہیں، اس کا بھی یہی حکم ہے یعنی اگر صاف پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے تو اس کے پیچھے پڑھنا لازم ہے ورنہ اس کی اپنی ہو جائے گی اور اپنے مثل یا اپنے سے کمتر (یعنی جو اس سے زیادہ ہکلا تا ہو) کی اِمامت بھی کر سکتا ہے۔

(''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب فی الالثغ، ج۲، ص۳۹۵)

سوال: امام کہاں کھڑا ہو؟

جواب: امام کو چاہئے کہ وسط (یعنی بیچ صف) میں کھڑا ہو، اگر دہنی یا بائیں جانب کھڑا ہوا، تو خلافِ سنت کیا۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۹)

سوال: امام کا مسجد کے محراب کے اندر کھڑے ہو کر امامت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: امام کو تنہا محراب میں کھڑا ہونا مکروہِ تنزیہی ہے اور اگر باہر کھڑا ہوا، سجدہ محراب میں کیا یا وہ تنہا نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی محراب کے اندر ہوں تو حرج نہیں۔ یونہی اگر مقتدیوں پر مسجد تنگ ہو تو بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ، الفصل الثانی، ج۱، ص۱۰۸) امام کو دروں میں کھڑا ہونا بھی مکروہِ تنزیہی ہے۔

(''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیہا، مطلب إذا تردد الحکم...إلخ، ج۲، ص۵۰۰)

سوال: کیا مرد اپنے گھر کی محارم عورتوں کی امامت کر سکتا ہے؟

جواب: یہ مسئلہ عوام میں بہت گردش کرتا ہے بالخصوص لاک ڈاون میں جبکہ گورمنٹ کی جانب سے مسجد میں پانچ لوگوں سے زیادہ کو نماز پڑھنے کی اجازت نہیں تھی تو علما

سے لوگ سوال کرتے تھے کہ کیا ہم اپنے گھر کی عورتوں کی امامت کر سکتے ہیں؟ اور گھر کی خواتین ہمارے پیچھے نماز پڑھ سکتی ہیں؟ لہٰذا اس کا جواب ہے جی ہاں! کر واسکتا ہے لیکن عورتوں کو اکیلے نماز پڑھنا افضل ہے، بہارِ شریعت میں ہے: جس گھر میں عورتیں ہی عورتیں ہوں، اس میں مرد کو ان کی اِمامت ناجائز ہے، ہاں! اگر ان عورتوں میں مرد کی نسبی محارم جیسے ماں بہن وغیرہ ہوں یا بی بی ہو یا وہاں کوئی مرد بھی ہو، تو ناجائز نہیں۔

(''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳۴۷۔۳۶۸) (بہارِ شریعت ج۱، ص۵۸۴)

اور ہر گز عورتیں مردوں کی امام نہیں بن سکتیں۔ اور صرف عورتوں کی جماعت کہ عورت ہی امام ہو اور عورتیں ہی مقتدی ہوں۔ یہ مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے۔ (بہار شریعت، ج۳، ص۱۱۱)

سوال: جماعت کھڑی ہونے کے وقت امام کیا اعلان کرے؟

جواب: جماعت کھڑی ہونے کے وقت امام یہ اعلان کرے:

''اپنی ایڑیاں، گردنیں اور کندھے ایک سیدھ میں کر کے صَف سیدھی کر لیجئے، دو آدمیوں کے بیچ میں جگہ چھوڑنا گناہ ہے، کندھے سے کندھا مَس یعنی ٹچ (Touch) کیا ہوا رکھنا واجب، صف سیدھی رکھنا واجب اور جب تک اگلی صَف کونے تک پوری نہ ہو جائے جان بوجھ کر پیچھے نَماز شروع کر دینا ترکِ واجب، حرام اور گناہ ہے، 15 سال سے چھوٹے نابالغ بچّوں کو صَفوں میں کھڑا نہ رکھئے، انہیں کونے میں بھی نہ بھیجئے چھوٹے بچّوں کی صَف سب سے آخِر میں بنائیے''۔ (نماز کے احکام، ص۲۶۷، تفصیلی معلومات کیلئے دیکھئے: فتاویٰ رضویہ، ج۷، ص۲۱۹۔۲۲۵)

سوال: امام نے بھول کر بلا طہارت نماز پڑھا دی بعد میں یاد آیا تو اب کیا کرے؟

جواب: امام نے اگر بلا طہارت نماز پڑھائی یا کوئی اور شرط یا رکن نہ پایا گیا جس سے اس کی اِمامت صحیح نہ ہو، تو اس پر لازم ہے کہ اس امر کی مقتدیوں کو خبر کر دے جہاں تک بھی ممکن ہو، خواہ خود کہے یا کہلا بھیجے، یا خط کے ذریعہ سے، اور مقتدی اپنی اپنی نماز کا اعادہ کریں۔

("الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ج۲، ص۳۴۵)

دعا مانگنے کے آداب کا بیان

سوال: دعا مانگنے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: دُعا کی اہمیت ہر مسلمان جانتا ہے۔ ہمیں **اللہ** پاک سے کیا، کن الفاظ سے، کس طرح مانگنا چاہئے اس کی اہمیت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگایا جا سکتا ہے۔ اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّیْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی دُعا مؤمن کا ہتھیار، دِین کا سُتُون اور آسمان و زمین کا نُور ہے۔ (مستدرک حاکم، کتاب الدعاء، الدعاء سلاح المؤمن...الخ، ۲/ ۱۶۲، حدیث: ۱۸۵۵)

ہمارا خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کیسا کریم ہے کہ مانگنے والوں سے خوش ہوتا اور نہ مانگنے والوں پر غضب فرماتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اللہ کریم سے اپنی حاجات اور خیر طلب کرتے رہیں۔ اللہ پاک سے خیر طلب کرنے کو "دُعا" کہتے ہیں اور "دُعا" نہ صِرف عبادت ہے بلکہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ یعنی دُعا عبادت کا مغز ہے۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، ۵/ ۲۴۳، حدیث: ۳۳۸۲)

دُعا ایسی عبادت ہے جو اس بات کا احساس دلاتی ہے کہ گویا بندہ اللہ پاک سے ہم کلام ہے۔ دُعا کے ذریعے ہی بندہ اللہ کریم کی بارگاہ میں اپنی حاجات و ضَروریات پیش کرتا ہے۔ دُعا بندے کو اپنے کریم ربّ کی جناب میں پہنچاتی، اس کے حضور عاجزی کرواتی اور اس کی عظمتوں کا کلمہ پڑھواتی ہے۔ جسے دُعا کی توفیق دی گئی، اسے بہت بڑی خیر کی توفیق دی گئی اور اس کے لئے بھلائی کے دروازے کھول دیئے گئے اور جس کے لئے دُعا کا دروازہ بند ہو گیا اس کے لئے خیر و عافیت کا دروازہ بند ہو گیا۔

سوال: کیا دعا مانگنے کے آداب بھی ہیں؟

جواب: جی ہاں! دُعا کی اَہمیت و فضیلت کے پیشِ نظر اس کے آداب کا جاننا اور دَورانِ دُعا انہیں بجالانا ضَروری ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اِنسان کو دُنیوی بادشاہ یا کسی بھی عہدہ دار سے کوئی غَرض یا حاجت ہو تو اِنتہائی اَدب و اِحترام اور توجُّہ کے ساتھ اس کو اپنی دَرخواست پیش کرتا ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ اگر لاپرواہی اور غفلت سے کام لیا تو بات نہیں بنے گی۔ غور تو کیجئے جب دُنیوی بادشاہوں، اُن کے درباروں اور عُہدہ داروں کے پاس جانے کے آداب بجالانے کا یہ عالَم ہے تو اللہ پاک جو بادشاہوں کا بھی بادشاہ ہے، اس کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرنے میں کس قدر اِہتمام ہونا چاہئے۔ یہ ہر ذِی شُعور سمجھ سکتا ہے۔ لہٰذا جب بھی دُعا مانگیں تو اِنتہائی توجُّہ اور یکسوئی کے ساتھ دُعا کے آداب بجالاتے ہوئے مانگئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُعا قبول ہو گی۔

سوال: کیا دُعا کے دوران بہترین الفاظ کا چناؤ ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں! دُعا کے دوران بہترین الفاظ کا چناؤ بندے کو کسی مصیبت و پریشانی سے نجات دِلا سکتا ہے اور غیر محتاط الفاظ بندے کو آزمائش میں بھی مبتلا کر سکتے ہیں جسے اس واقعے سے سمجھا جا سکتا ہے:

بنی اسرائیل میں بَسُوس نام کا ایک شخص تھا، اسے حکم ہوا کہ تیری تین دعائیں قبول ہوں گی۔ اُس نے اپنی بیوی کے لئے بنی اسرائیل کی سب سے خوب صورت عورت بن جانے کی دعا کی، اس کی بیوی بنی اسرائیل کی خوب صورت ترین عورت بن گئی مگر خوب صورتی کے غرور نے بیوی کو شوہر کا نافرمان بنا دیا۔ تنگ آکر بَسُوس نے اسے بھونکنے والی کتیا بن جانے کی بد دعا دی، یہ بھی فوراً قبول ہوئی اور وہ کتیا بن گئی۔ بَسُوس کے بیٹوں نے اپنی ماں کی حالت دیکھ کر باپ سے سفارش کی تو اُس نے دعا کی: الٰہی! اسے پہلے والی شکل و صورت عطا کر دے۔ یہ دعا بھی قبول

ہوئی اور اُسے پہلے جیسی صورت عطا کر دی گئی۔ یوں بَسُوس نے لفظوں کا غلط انتخاب کر کے قبولیت سے سرفراز ہونے والی تین دعائیں ضائع کر دیں۔(تفسیر بغوی، پ۹، الاعراف:۱۷۵، ۲/ ۱۸۰)

سوال: دعا کے کیا آداب ہیں؟

جواب: **عُلَمائے کرام** کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے دعا کے کچھ آداب بیان فرمائے ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

☆۔۔۔باطہارت ہو☆۔۔۔ قبلہ کی جانِب رُخ ہو ☆۔۔۔ مکمل توجہ کے ساتھ دُعا کرے ☆۔۔۔دُعا کے اوّل و آخر نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھے ☆۔۔۔ہاتھوں کو آسمان کی طرف اُٹھائے اور اپنی دُعا میں مسلمانوں کو بھی شامل کرے ☆۔۔۔ قبولیتِ دعا کے لمحات مثلاً جمعہ کے دن خطبہ کے وقت (افضل یہ ہے کہ دونوں خطبوں کے درمیان بغیر ہاتھ اٹھائے، بلا زبان ہلائے دل میں دعا مانگی جائے۔(نماز کے احکام، ص۴۱۲ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) بارش برستے ہوئے، اِفطار کے وقت، رات کے تہائی پہر اور ختمِ قرآن کی مجلس وغیرہ کا لحاظ کرے۔(روح المعانی، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ:۵۵، ۸/ ۵۲۷ ملتقطاً)

سوال: دعا میں ہاتھ اٹھانے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: **شیخِ طریقت**، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ دعا شروع کروانے سے پہلے ہاتھ اٹھانے کے آداب اس طرح بیان فرماتے ہیں: دعا کے آداب میں سے ہے کہ جب بھی دُعا مانگیں تو نگاہیں نیچی رکھیں ورنہ نظر کمزور ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ دعا کے لئے دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ (۱) سینے کی سیدھ میں رہیں (۲) یا کندھوں کی سیدھ میں (۳) یا چہرے کی سیدھ

میں (۴) یا اتنے بلند ہو جائیں کہ بغل کی سفیدی نظر آجائے ،چاروں صورتوں میں ہتھیلیاں آسمان کی طرف پھیلی ہوئی رکھیں کہ دعا کا قبلہ آسمان ہے۔

(فضائل دُعا، ص۷۶،۷۵ ملخصاً، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

سوال: کن باتوں کی دُعا کرنا منع ہے؟

جواب: دُعا کرنے والے کو یہ بھی علم ہونا چاہئے کہ اللہ کریم کی بارگاہ سے کیا مانگنا ہے اور کس طرح مانگنا ہے؟ بسا اوقات ممنوع وناجائز چیزوں کی دُعا مانگی جارہی ہوتی ہے اور کبھی دُعا تو جائز چیزوں کے متعلق ہوتی ہے مگر الفاظ ایسے استعمال کئے جاتے ہیں جو اللہ پاک کی شان کے لائق نہیں ہوتے اور کبھی عافیت مانگنے کے بجائے آفت مانگی جارہی ہوتی ہے جیسا کہ نبیٔ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک دُعا مانگنے والے شخص کو یہ کہتے سُنا: "الٰہی! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں" فرمایا: "تُو آفت مانگ رہا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت مانگ۔"

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب(ت:...)، ۵/ ۳۱۲، حدیث:۳۵۳۸)

حضرت سَیِّدنا امام محمد بن ادریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک بیماری میں یوں دُعا کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تیری رضا اسی میں ہے تو اس بیماری میں اضافہ کر دے۔ یہ دُعا سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے استاد حضرت امام مسلم بن خالد زَنجی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے محمد! رُک جاؤ، اللہ پاک سے صحت کا سوال کرو میں اور تم آزمائش (برداشت کرنے) والے لوگوں میں سے نہیں ہیں۔ (تنبیہ المغترین، ومن اخلاقھم تمنی الموت اذا خافوا الخ، ص۴۵ ملخصاً)

سوال: "توبخشنے پر آئے تو مشرک بھی بخشا جائے!" دعا میں یہ کہنا کیسا ہے؟

جواب: دعا میں **اللہ** پاک کی وسیع رحمت کا تذکرہ کرتے ہوئے بے توجہی کی بنا پر اس طرح کے الفاظ بھی نکل سکتے ہیں: "**اے اللہ!** تو غفّار ہے، تو رحمٰن ہے، تو رحیم ہے، مولا! **تو بخشنے پر آئے تو کافر و مشرک کو بھی بخش دے**، مولا! ہم تو مسلمان ہیں تیرے محبوب کے اُمّتی ہیں، مولا! ہمارے گناہ بخش دے" ان الفاظ میں یہ کہنا کہ "**اللہ تعالیٰ بخشنے پر آئے تو کافر و مشرک کو بھی بخش دے**" کلمۂ کفر ہے (کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا فیصلہ فرمادیا ہے کہ جو کفر کی حالت میں مرا، اُس کی بخشش نہ فرمائے گا)۔ "(ایمان کی حفاظت، ص ۷۳) جیسا کہ پارہ 5 سورۃ النساء کی آیت نمبر 48 میں اِرشاد ہے: اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ **ترجمۂ کنز الایمان:** بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔

سوال: "اے سخی! سخاوت کر دے!" دعا میں یہ کہنا کیسا ہے؟

جواب: **اللہ** پاک کے لئے "سخی" کا لفظ اِستعمال کرنے کی بجائے "جَواد" کا لفظ استعمال کیجیے کہ مشہور مُفَسّر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: مُحاوَرَہِ عَرَب میں عُمُوماً "سخی" اُسے کہتے ہیں جو خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کِھلائے۔ "جَواد" وہ جو خود نہ کھائے اوروں کو کِھلائے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ کو "سخی" نہیں کہا جاتا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۲۱) پارہ 7 سورۃُ الانعام کی آیت نمبر 14 میں **اللہ** پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: وَ هُوَ یُطْعِمُ وَ لَا یُطْعَمُ۔ **ترجمۂ کنز الایمان:** اور وہ کھلاتا ہے اور کھانے سے پاک ہے۔

سوال: "تو ہمیں مت بھول جانا!" دعا میں یہ کہنا کیسا ہے؟

جواب: **بعض** اوقات دعا کرنے والا جذبات میں ایسے الفاظ کہہ دیتا ہے کہ **"یااللہ! ہم تجھے بھول گئے مگر تُو ہمیں نہ بھول جانا"** یہ جملہ کفریہ ہے اس لئے کہ اللہ پاک بھول جانے سے پاک ہے اور ہر وہ بات جس میں اللہ پاک کی طرف بُھول جانا ثابت کیا جائے خالِص کُفر ہے چُنانچِہ پارہ 16 سورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر 52 میں ارشاد ہوتا ہے لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَ لَا یَنْسَى ﴿۵۲﴾ **ترجمۂ کنزالایمان:** میرا رب نہ بہکے نہ بُھولے۔

سوال: دعا میں **"اے اللہ پاک! تجھے تیرے سرکار کا واسطہ!"** کہنا کیسا ہے؟

جواب: دعا میں "اے اللہ پاک! تجھے تیرے سرکار کا واسطہ! تجھے تیرے آقا کا واسطہ! "یوں ہی یہ الفاظ بھی بے توجہی کے سبب زبان پر آسکتے ہیں:" اے اللہ! **اپنے آقا** کا جنت میں پڑوس نصیب فرما۔ "وغیرہ نہیں کہنا چاہئے کہ اللہ تعالی کا کوئی سرکار، کوئی آقا نہیں۔ لہٰذا احتیاط کرتے ہوئے ان سب سے بچنا ضروری ہے۔

سوال: سلام پھیرنے کے بعد امام کس جانب رخ کر کے بیٹھے؟

جواب: **حضرت** مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: حضور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اکثر (سلام پھیرنے کے بعد) داہنی (یعنی سیدھی) جانب منہ کر کے دعا مانگتے تھے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۲ص ۱۱۲)

میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** زید مجدہ وشرفہ وعلمہ وعملہ اپنی مایہ ناز کتاب **"فیضانِ سنّت"** **جلد ۳ کے باب "فیضانِ نماز"** کے صفحہ نمبر ۲۱۳ پر لکھتے ہیں: **اے عاشقانِ رسول!** امام کے لئے سنت یہ ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد دائیں یا بائیں جانب مڑ جائے یا مقتدیوں کی جانب اپنا رُخ کر لے، البتہ مقتدیوں کی طرف

رُخ کرنے کی صورت میں اس بات کا خیال رکھنا ہو گا کہ آخری صف تک کوئی بھی اس کے منہ کی سیدھ میں نماز نہ پڑھ رہا ہو۔ (فیضان نماز ص ۲۱۳)

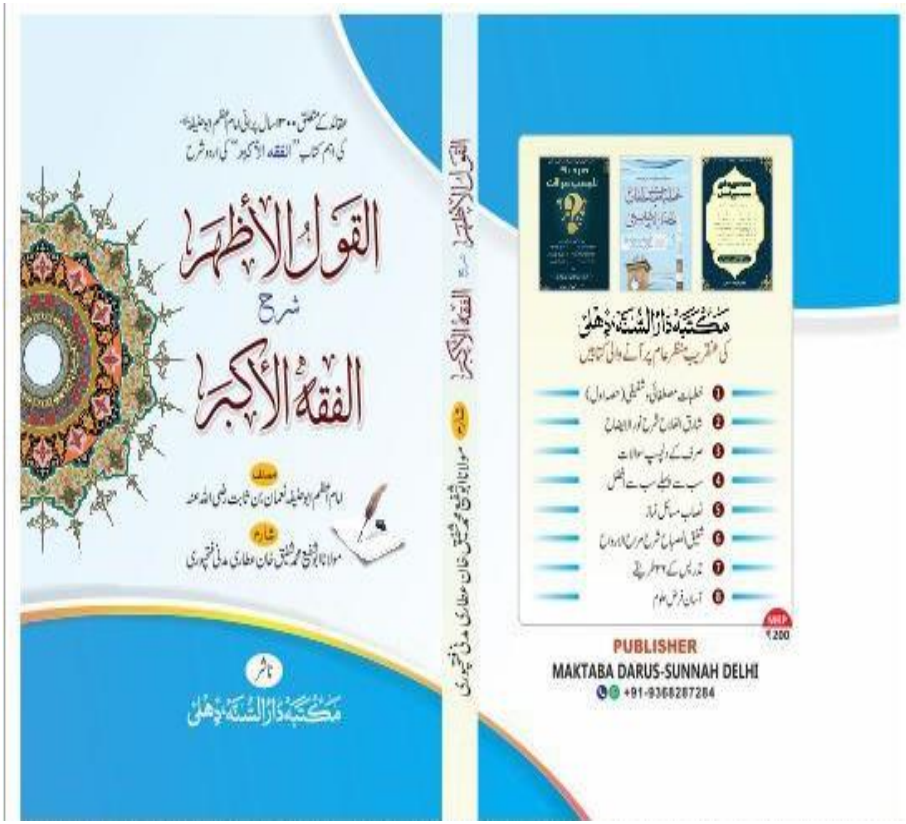
القول الأظهر
شرح
الفقه الأكبر
مصنف
امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ
شارح
مولانا الحاج الشیخ محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
ناشر
مکتبہ دار السنہ دہلی
مکتبہ دار السنہ دہلی
کی عنقریب منظر عام پر آنے والی کتابیں
1 خطبات صلوتی، شفقی (حصہ اول)
2 شفق الفلاح شرح نور الایضاح
3 صرف کے دلچسپ ۱۴۱ سوالات
4 سب سے پہلے سب سے افضل
5 نصاب مسائل نماز
6 شفقی اصباح شرح مرقاۃ الدرایہ
7 قرآن کے ۳۶ حروف تہجی
8 آسان فرض علوم
MRP ₹200
PUBLISHER
MAKTABA DARUS-SUNNAH DELHI
+91-9368287284

معذورِ شرعی کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مُسلم ص۲۱۶ حدیث۴۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: شرعی معذور کسے کہتے ہیں اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: قطرہ آنے، پیچھے سے ریح خارج ہونے، زخم بہنے، دکھتی آنکھ سے بوجہ مرض آنسو بہنے، یوں ہی بوجہ مرض کان، ناف، پستان سے پانی نکلنے، پھوڑے یا ناسور سے رطوبت بہنے اور دست آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر کسی کو اس طرح کا مرض مسلسل جاری رہے اور شروع سے آخر تک پورا ایک وقت گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ شرعاً معذور ہے۔ ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے۔ اس کا وضو اس مرض سے نہیں ٹوٹے گا۔ (نماز کے احکام، ص43)

اس مسئلے کو مزید آسان لفظوں میں یوں سمجھئے کہ اس قسم کے مریض اپنے معذور شرعی ہونے یا نہ ہونے کی جانچ اس طرح کریں کہ عذر شروع ہونے کے بعد کسی فرض نماز کو وقت میں پڑھنے کی کوشش کریں کہ وضو کر کے طہارت کے ساتھ کم از کم فرض رکعتیں ادا کی جا سکیں۔ اگر پورے وقت کے دوران بار بار کوشش کے باوجود اتنی مہلت نہیں مل پائی کہ کبھی دوران وضو ہی عذر لاحق ہو جاتا ہے اور کبھی وضو مکمل کر لینے کے بعد نماز ادا کرتے ہوئے حتی کہ آخری وقت آ گیا تو اب انہیں اجازت ہے کہ وضو کر کے اس وقت کی نماز ادا کریں نماز ہو

جائے گی۔ اب چاہے دورانِ ادائیگیٔ نماز بیماری کے باعث نجاست بدن سے خارج ہی کیوں نہ ہو رہی ہو۔ فقہائے کرام رحمہ اللہ السلام فرماتے ہیں کسی شخص کی نکسیر پھوٹ گئی یا اس کا زخم بہہ نکلا تو وہ آخری وقت کا انتظار کرے اگر خون منقطع نہ ہو (بلکہ مسلسل یا وقفے وقفے سے جاری رہے) تو وقت نکلنے سے پہلے وضو کر کے نماز ادا کرے۔" (البحر الرائق، ج1، ص373-374)

سوال: معذور ہو جانے کے بعد اگلے وقتوں میں کتنی بار وہ عُذر پایا جائے تو معذور رہے گا نیز ایسا معذور شخص کس صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھے گا اور کس صورت میں کھڑے ہو کر؟

جواب: جب عُذر ثابت ہو گیا تو جب تک نماز کے ایک پورے وقت میں ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا۔ مثلاً کسی کے زخم سے سارا وقت خون بہتا رہا اور اتنی مہلت ہی نہ ملی کہ وضو کر کے فرض ادا کر لے تو معذور ہو گیا۔ اب دوسرے اوقات میں اتنا موقع مل جاتا ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے مگر ایک آدھ دفعہ زخم سے خون بہہ جاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔ ہاں! اگر پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ایک بار بھی خون نہ بہا تو معذور نہ رہے گا اور پھر جب کبھی پہلی حالت آئی (یعنی سارا وقت مسلسل مرض ہوا) تو پھر معذور ہو جائے گا۔ (نماز کے احکام، ص43،44) (نیز ایسے شخص کو نماز پڑھنے کے لئے) اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے، مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔ (بہار شریعت، جلد1، ص387)

سوال: کن صورتوں میں معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: اس کی چند صورتیں درج ذیل ہیں:

(۱)۔۔۔ فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسے کسی نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو سورج غروب ہوتے ہی وضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائے گا کیونکہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔ فرض نماز کا وقت جاتے ہی معذور کا وضو جاتا رہتا ہے اور یہ حکم اس صورت میں ہو گا جب معذور کا عُذر دوران وضو یا بعد وضو ظاہر ہو، اگر ایسا نہ ہو اور دوسرا کوئی حدث (یعنی وضو توڑنے والا معاملہ) بھی لاحق نہ ہو تو فرض نماز کا وقت جانے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

(۲)۔۔۔ معذور کا وضو اگرچہ اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے مگر دوسری کوئی چیز وضو توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا مثلاً جس کو ریح خارج ہونے کا مرض ہے، زخم بہنے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ اور جس کو زخم بہنے کا مرض ہے اس کا ریح خارج ہونے سے وضو جاتا رہے گا۔

(۳)۔۔۔ معذور نے کسی حدث (یعنی وضو توڑنے والے عمل) کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب معذور ہے پھر وضو کے بعد وہ عذر والی چیز پائی گئی تو وضو ٹوٹ گیا (یہ حکم اس صورت میں ہو گا جب معذور نے اپنے عذر کے بجائے کسی دوسرے سبب کی وجہ سے وضو کیا ہو اگر اپنے عذر کی وجہ سے وضو کیا تو بعد وضو عذر پائے جانے کی صورت میں وضو نہ ٹوٹے گا۔) مثلاً جس کا زخم بہتا تھا اس کی ریح خارج ہوئی اور اس نے وضو کیا اور وضو کرتے وقت زخم نہیں بہا اور وضو کرنے کے بعد بہا تو وضو ٹوٹ گیا۔ ہاں! اگر وضو کے درمیان بہنا جاری تھا تو نہ گیا۔

(۴)۔۔۔معذور کے ایک نتھنے سے خون آرہا تھا، وضو کے بعد دوسرے نتھنے سے آیا وضو جاتا رہا، یا ایک زخم بہہ رہا تھا اب دوسرا بہا یہاں تک کہ چیچک کے ایک دانے سے پانی آرہا تھا جس کے سبب معذور تھا اب دوسرے دانے سے آیا وضو ٹوٹ گیا۔

سوال: اگر معذور کے عذر کی وجہ سے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہوں تو انہیں پاک کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: معذور کو ایسا عُذر ہو کہ جس کے سبب کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درہم سے زیادہ ناپاک ہو گئے اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو پاک کر کے نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی ناپاک ہو جائے گا تو اب دھونا ضروری نہیں۔ اسی سے پڑھے اگرچہ مصلیٰ بھی آلودہ ہو جائے تب بھی اس کی نماز ہو جائے گی۔

نوٹ: (معذور کے وضو کے تفصیلی مسائل "فتاوی رضویہ مخرجہ جلد 4 ص 367 تا 375" اور "بہار شریعت، جلد 1، ص 387 تا 385" سے معلوم کئے جاسکتے ہیں۔)

جماعت کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہو گا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔

(ترمذی ج۲ ص۲۷ حدیث ۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: پانچوں فرض نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: عاقِل، بالغ، آزاد، قادر پر جماعت واجب ہے، بلاعذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرے، تو فاسق مردود الشہادۃ اور اس کو سخت سزا دی جائے گی، اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔

(''الدر المختار'' و ''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: شروط الإمامۃ الکبری، ج۲، ص۳۴۰)
(''غنیۃ المتملی''، فصل فی الإمامۃ وفیھا مباحث، ص۵۰۸)

سوال: جمعہ، عیدین، تراویح، وتر اور سورج گہن کی نماز کی جماعت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے اور تراویح میں سُنت کفایہ کہ محلہ کے سب لوگوں نے ترک کی تو سب نے بُرا کیا اور کچھ لوگوں نے قائم کر لی تو باقیوں کے سر سے جماعت ساقط ہو گئی اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے، سورج گہن میں جماعت سنت ہے۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن عشر فی الصلاۃ الکسوف، ج۱، ص۱۵۲)

سوال: نفل کی جماعت کرنا کیسا ہے؟

جواب: نوافل کی جماعت کے حوالے سے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں: نوافل میں ہمارے ائمہ کا مذہب معلوم و مشہور ہے جو کہ مذہب کی عام کتابوں میں مذکور ہے کہ بلا تداعی مضائقہ نہیں اور تداعی کے ساتھ مکروہ۔ اور تداعی ایک دوسرے کو بلانا، جمع کرنا ہے۔ امام کے سوا دو مقتدیوں میں بالاجماع جائز اور پانچ مقتدیوں میں بالاجماع مکروہ، تین اور چار میں اختلاف، اور اصح یہ کہ تین میں کراہت نہیں۔ اور اظہر یہ ہے کہ یہ کراہت صرف تنزیہی ہے یعنی خلافِ اولیٰ نہ کہ تحریمی کہ گناہ و ممنوع ہو۔ (فتاوی رضویہ ج۷، ص۴۳۰۔۴۳۱)

سوال: مسجد میں جماعتِ ثانی یعنی دوسری جماعت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مسجدِ محلہ میں جس کے لئے امام مقرر ہو، امام محلہ نے اذان و اقامت کے ساتھ بطریق مسنون جماعت پڑھ لی ہو تو اذان و اقامت کے ساتھ ہیئت اُولی پر دوبارہ جماعت قائم کرنا مکروہ ہے اور اگر بے اذان جماعتِ ثانیہ ہوئی، تو حرج نہیں جب کہ محراب سے ہٹ کر ہو اور اگر پہلی جماعت بغیر اذان ہوئی یا آہستہ اذان ہوئی یا غیروں نے جماعت قائم کی تو پھر جماعت قائم کی جائے اور یہ جماعت جماعتِ ثانیہ نہ ہوگی۔ ہیئت بدلنے کے لئے امام کا محراب سے دہنے یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہونا کافی ہے، شارع عام (یعنی راستوں) کی مسجد جس میں لوگ جوق در جوق آتے اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں یعنی اس کے نمازی مقرر نہ ہوں، اس میں اگرچہ اذان و اقامت کے ساتھ جماعتِ ثانیہ قائم کی جائے کوئی حرج نہیں، بلکہ یہی افضل ہے کہ جو گروہ آئے نئی اذان و اقامت سے جماعت کرے، یونہی اسٹیشن و سرائے کی مسجدیں۔

(''الدر المختار'' و ''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب فی تکرار الجماعۃ فی المسجد، ج۲، ص۳۴۲۔۳۴۴)

سوال: ترکِ جماعت کے کون کون سے اعذار ہیں؟

جواب: ترکِ جماعت کے درج ذیل اعذار ہیں:

(۱)۔۔۔مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقّت ہو۔(۲)۔۔۔اپاہج۔(۳)۔۔۔جس کا پاؤں کٹ گیا ہو۔ (۴)۔۔۔جس پر فالج گرا ہو۔(۵)۔۔۔اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہے۔(۶)۔۔۔اندھا اگرچہ اندھے کے لئے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے۔ (۷)۔۔۔سخت بارش اور (۸)۔۔۔شدید کیچڑ کا حائل ہونا۔ (۹)۔۔۔سخت سردی۔(۱۰)۔۔۔سخت تاریکی۔ (۱۱)۔۔۔آندھی۔ (۱۲)۔۔۔مال یا کھانے کے تلف (یعنی ضائع) ہونے کا اندیشہ ہو۔(۱۳)۔۔۔قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے۔(۱۴)۔۔۔ظالم کا خوف۔ (۱۵)۔۔۔پاخانہ۔(۱۶)۔۔۔پیشاب۔(۱۷)۔۔۔ریاح کی حاجت شدید ہے۔(۱۸)۔۔۔کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو۔ (۱۹)۔۔۔قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے۔ (۲۰)۔۔۔مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لئے جانے سے اس کو تکلیف ہو گی اور گھبرائے گا، یہ سب ترکِ جماعت کے لئے عذر ہیں۔(''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳۴۷۔۳۴۹)

سوال: کیا عورتوں پر بھی جماعت واجب ہے؟

جواب: عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں، دن کی نماز ہو یا رات کی، جمعہ ہو یا عیدین، خواہ وہ جوان ہوں یا بڑھیاں۔(''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳۴۷۔۳۶۷)

سوال: امام کے پیچھے ایک مقتدی ہے تو کہاں کھڑا ہو؟ ایسے ہی دو ہوں یا دو سے زیادہ ہوں تو کہاں کھڑے ہوں؟

جواب: اکیلا مقتدی مرد اگرچہ لڑکا ہو امام کی برابر دہنی جانب کھڑا ہو، بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے، دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں، برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے، دو سے زائد کا امام کی برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی۔ (''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳۷۰)

سوال: امام کے برابر کھڑے ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: امام کے برابر کھڑے ہونے کے یہ معنی ہیں کہ مقتدی کا قدم امام سے آگے نہ ہو یعنی اس کے پاؤں کا ٹخنا اُس کے ٹخنے سے آگے نہ ہو، سر کے آگے پیچھے ہونے کا کچھ اعتبار نہیں، تو اگر امام کے برابر کھڑا ہوا اور چونکہ مقتدی امام سے دراز قد ہے لہٰذا سجدے میں مقتدی کا سر امام سے آگے ہوتا ہے، مگر پاؤں کا ٹخنا امام کے ٹخنے سے آگے نہ ہو تو حرج نہیں۔ یونہی اگر مقتدی کے پاؤں بڑے ہوں کہ اُنگلیاں امام سے آگے ہیں جب بھی حرج نہیں، جب کہ ٹخنا آگے نہ ہو۔ (''الدر المختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: إذا صلی الشافعی...إلخ، ج۲، ص۳۶۸)

سوال: ایک شخص امام کے برابر کھڑا تھا ایک اور آگیا تو کیا کرے؟

جواب: ایک شخص امام کے برابر کھڑا تھا پھر ایک اور آیا تو امام آگے بڑھ جائے اور وہ آنے والا اس مقتدی کے برابر کھڑا ہو جائے یا وہ مقتدی پیچھے ہٹ آئے خود یا آنے والے نے اس کو کھینچا، خواہ تکبیر کے بعد یا پہلے یہ سب صورتیں جائز ہیں، جو ہو سکے کرے اور سب ممکن ہیں تو اختیار ہے، مگر مقتدی جبکہ ایک ہو تو اس کا پیچھے ہٹنا افضل ہے اور دو ہوں تو امام کا آگے بڑھنا، اگر مقتدی کے کہنے سے امام آگے بڑھا یا مقتدی پیچھے ہٹا اس نیت سے کہ یہ کہتا ہے اس کی مانوں، تو نماز فاسد ہو جائے گی اور حکم شرع بجالانے کے لئے ہو، کچھ حرج نہیں۔

(''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: ھل الاساءۃ...إلخ، ج۲، ص۳۷۰)

سوال: صفوں کی ترتیب کیا ہونی چاہئے؟

جواب: مرد اور بچے اور خنثیٰ (ہیجڑا) اور عورتیں جمع ہوں تو صفوں کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مردوں کی صف ہو پھر بچوں کی پھر خنثیٰ کی پھر عورتوں کی اور بچہ تنہا ہو تو مردوں کی صف میں داخل ہو جائے۔ (''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳۷۷)

سوال: صفیں بنانے میں کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

جواب: فتاوی رضویہ میں ہے صفیں بنانے میں چار چیزوں کا خیال رکھنا بہت ہی ضروری ہے:

(۱)۔۔۔ ''تَسْوِیَہ'' (یعنی صف کا سیدھا ہونا) کہ صف برابر (یعنی سیدھی) ہو، خم (یعنی ترچھی) نہ ہو، کج (یعنی ٹیڑھی) نہ ہو، مقتدی آگے پیچھے نہ ہوں، سب کی گردنیں، شانے (یعنی کندھے) ٹخنے آپس میں محاذِی (یعنی سیدھ میں) ایک خطِّ مستقیم (یعنی سیدھی لکیر) پر واقع ہوں۔

(۲)۔۔۔ ''اِتْمام'' (یعنی اگلی صف کا دونوں کونوں تک پورا ہونا) کہ جب تک ایک صف پوری نہ ہو دوسری (شروع) نہ کریں،

(۳)۔۔۔ ''تَرَاص'' یعنی خوب مل کر کھڑا ہونا کہ شانے سے شانے چھلے (یعنی کندھے سے کندھا رگڑ کھائے)، **اللہ** پاک فرماتا ہے: صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ (۴) (پ۲۸، الصف:۴)

ترجمہ: ''ایسی صف کہ گویا وہ دیوار ہے رانگا (یعنی سیسہ) پلائی ہوئی۔''

(۴)۔۔۔ ''تقارُب'' کہ صفیں پاس پاس ہوں۔ (فتاوی رضویہ ج۷ ص۲۱۹تا۲۲۳)

سوال: اگر صف بنانے میں ان باتوں کا اہتمام نہ کیا جائے تو کیا نقصان ہے؟

جواب: ان باتوں کا اہتمام نہ کرنے کے نقصان کو بیان کرتے ہوئے حضرت سیِّدُنا ابو

مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگوں نے صفیں سیدھی کرنے کا اہتمام چھوڑ دیا، اس لئے تم میں آپس کے جھگڑے اور اختلافات پیدا ہو گئے۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۸۳)

آج کل شاید ہی کہیں صفیں دُرُست ہوتی ہوں، عُموماً ہر جگہ صفوں میں بے ترتیبی پائی جاتی ہے شاید یہی وجہ ہے کہ ہر جگہ آپس میں لڑائی جھگڑے ہو رہے ہیں بلکہ اکثر گھر گویا میدانِ جنگ بنے ہوئے ہیں! براہِ کرم! اپنے حال پر رَحم کیجئے! اور صفوں کی دُرستی کا خوب اہتمام فرمایئے۔

سوال: جماعت میں کھڑے ہونے کی سب سے افضل جگہ کون سی ہے؟

جواب: مردوں کی پہلی صف جو امام سے قریب ہے، دوسری سے افضل ہے اور دوسری تیسری سے وعلیٰ ہذا القیاس۔ مقتدی کے لئے افضل جگہ یہ ہے کہ امام سے قریب ہو اور دونوں طرف برابر ہوں، تو دہنی طرف افضل ہے۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۹)

سوال: پہلی صف میں جگہ خالی ہو اور پچھلی صف بھر گئی ہو تو آنے والا کہاں کھڑا ہو؟

جواب: پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی صف بھر گئی ہو تو اس کو چیر کر جائے اور اس خالی جگہ میں کھڑا ہو، اس کے لئے حدیث میں فرمایا: کہ "جو صف میں کشادگی دیکھ کر اسے بند کر دے، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔" (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۹)

(''مجمع الزوائد''، کتاب الصلاۃ، باب صلۃ الصفوف سدّ الفرج، الحدیث: ۲۵۰۳، ج ۲، ص ۲۵۱)

یہ حکم وہاں ہے، جہاں فتنہ و فساد کا احتمال نہ ہو۔ اور آج کل مسائل نہ معلوم ہونے کی وجہ سے لوگ نماز ہی توڑ کر جانے والے سے لڑائی کر بیٹھیں گے، لہٰذا جہاں جگہ پائے کھڑا ہو جائے۔ (بہارِ شریعت ج ۱، ص ۳۸۷)

فرضوں کی جماعت پانے کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

(ترمذی ج ۲ ص ۲۸ حدیث ۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: تنہا فرض نماز شروع ہی کی تھی (یعنی ابھی پہلی رکعت میں ہے) کہ جماعت قائم ہو گئی تو کیا کرے؟

جواب: تنہا فرض نماز شروع ہی کی تھی یعنی ابھی پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا تھا کہ جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔

(''تنویر الأبصار'' و ''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب إدراک الفریضۃ، ج ۲، ص ۶۰۶۔ ۶۱۰)

سوال: فجر یا مغرب کی نماز ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ جماعت قائم ہو گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: فجر یا مغرب کی نماز ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ جماعت قائم ہوئی تو فوراً نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے اگرچہ دوسری رکعت پڑھ رہا ہو، البتہ دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا تو اب ان دو نمازوں میں توڑنے کی اجازت نہیں اور نماز پوری کرنے کے بعد بہ نیت نفل بھی ان میں شریک نہیں ہو سکتا کہ فجر کے بعد نفل جائز نہیں اور مغرب میں اس وجہ سے کہ تین رکعتیں نفل کی نہیں۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب العاشر فی إدراک الفریضۃ، ج ۱، ص ۱۱۹)

سوال: چار رکعت والی نماز شروع کر کے ایک رکعت پڑھ لی پھر جماعت قائم ہوئی تو اب کیا کرے؟

جواب: چار رکعت والی نماز شروع کر کے ایک رکعت پڑھ لی یعنی پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا تو واجب ہے کہ ایک اور پڑھ کر توڑ دے کہ یہ دو رکعتیں نفل ہو جائیں، پھر جماعت میں شامل ہو جائے۔ (''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب إدراک الفریضۃ، مطلب: صلاۃ رکعۃ واحدۃ باطلۃ...إلخ، ج۲، ص۶۱۰)

سوال: اور اگر دو پڑھ لی پھر جماعت قائم ہوئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اور اگر دو پڑھ لی ہیں تو ابھی توڑ دے یعنی تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے اور جماعت میں شامل ہو جائے۔

(''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب إدراک الفریضۃ، مطلب: صلاۃ رکعۃ واحدۃ باطلۃ...إلخ، ج۲، ص۶۱۰)

سوال: اور اگر تین پڑھ لی پھر جماعت قائم ہوئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اور اگر تین پڑھ لی ہیں تو واجب ہے کہ نہ توڑے، توڑے گا تو گنہگار ہو گا بلکہ حکم یہ ہے کہ پوری کر کے نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہو جماعت کا ثواب پالے گا، مگر عصر میں شامل نہیں ہو سکتا کہ عصر کے بعد نفل جائز نہیں۔

(''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب إدراک الفریضۃ، مطلب: صلاۃ رکعۃ واحدۃ باطلۃ...إلخ، ج۲، ص۶۱۰)

سوال: جماعت قائم ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: جماعت قائم ہونے سے مؤذن کا تکبیر کہنا مراد نہیں بلکہ جماعت شروع ہو جانا مُراد ہے، مؤذن کے تکبیر کہنے سے قطع نہ کرے گا اگرچہ پہلی رکعت کا ابھی تک سجدہ نہ کیا ہو۔ جماعت قائم ہونے سے نماز قطع کرنا اس وقت ہے کہ جس مقام پر یہ نماز پڑھتا ہو وہیں

جماعت قائم ہو، اگر یہ گھر میں نماز پڑھتا ہے اور مسجد میں جماعت قائم ہوئی یا ایک مسجد میں یہ پڑھتا ہے دوسری مسجد میں جماعت قائم ہوئی تو توڑنے کا حکم نہیں اگرچہ پہلی کا سجدہ نہ کیا ہو۔

(''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب إدراک الفریضۃ، ج۲، ص۶۰۸) (''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب إدراک الفریضۃ، ج۲، ص۶۰۸

سوال: نفل شروع کیا تھا اور فرض نماز کی جماعت قائم ہوئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: نفل شروع کیا تھا اور فرض نماز کی جماعت قائم ہوئی تو قطع نہ کرے بلکہ دو رکعت پوری کرلے، اگرچہ پہلی کا سجدہ بھی نہ کیا ہو اور تیسری پڑھتا ہو تو چار پوری کرلے۔

(''الدرالمختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب إدراک الفریضۃ، مطلب: صلاۃ رکعۃ واحدۃ...إلخ، ج۲، ص۶۱۱)

سوال: جمعہ اور ظہر کی سنتیں پڑھنے میں خطبہ یا جماعت شروع ہوئی تو کیا کرے؟

جواب: جمعہ اور ظہر کی سنتیں پڑھنے میں خطبہ یا جماعت شروع ہوئی تو چار پوری کرلے۔ (''تنویر الأبصار'' و''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب إدراک الفریضۃ، ج۲، ص۶۱۱)

سوال: سنت یا قضا نماز شروع کی اور فرض نماز کی جماعت قائم ہوئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: سنت یا قضا نماز شروع کی اور فرض نماز کی جماعت قائم ہوئی تو پوری کرکے شامل ہو۔ (''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب إدراک الفریضۃ، ج۲، ص۶۰۶)

سوال: نماز کیسے توڑے گا؟

جواب: نماز توڑنے کے لئے بیٹھنے کی حاجت نہیں، کھڑے کھڑے ایک طرف سلام پھیر کر توڑ دے۔ ("الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب العاشر في إدراک الفريضة، ج۱، ص۱۱۹)

اقتداء کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔

(ابنِ ماجہ ج ۱ ص ۴۹۰ حدیث ۹۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: اقتداء صحیح ہونے کے لئے کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟

جواب: اقتداء صحیح ہونے کے لئے 13 شرائط ہیں:

(۱)۔۔۔نیتِ اقتدا: یعنی امام کی اقتدا کی نیّت کرنا۔

(۲)۔۔۔نیتِ اقتدا کا تحریمہ کے ساتھ ہونا یا تحریمہ پر مقدم ہونا: یعنی نیت کرتے ہی تکبیرِ تحریمہ کہہ لی جائے یا تکبیر تحریمہ سے پہلے نیت کی ہو پھر تکبیر تحریمہ کہی، بشرطیکہ پہلے نیت ہونے کی صورت میں کوئی اجنبی کام نیت و تحریمہ میں جدائی ڈالنے والا نہ ہو یعنی ایسا نہ ہو کہ نیت کر لی پھر کوئی اور کام مثلاً کھانا کھا لیا اور اب دوبارہ نئی نیت نہیں کی بلکہ اسی نیت پر تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کر دی ایسی صورت میں اقتداء درست نہیں ہو گی۔

(۳)۔۔۔امام و مقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا: (یعنی) امام یا مقتدی میں سے کوئی ایک سوار ہو تو دوسرا پیدل نہ ہو۔() ''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، مطلب: الواجب کفایۃ حل یسقط... إلخ، ج ۲، ص ۳۹۵

(۴)۔۔۔دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز، نمازِ مقتدی کو متضمن ہو: یعنی اگر امام نفل پڑھ رہا ہے اور مقتدی بھی نفل تو ایک ہی نماز ہو گی اگر امام نفل پڑھ رہا ہے اور مقتدی

فرض تو اقتداء درست نہیں ہو گی۔ہاں! اگر امام کی نماز مقتدی کی نماز کو اپنے ضمن میں لئے ہوئے ہو تو اقتداء درست ہو گی جیسے امام فرض پڑھ رہا ہو اور مقتدی نفل کی نیت کر لے تو اقتداء درست ہو جائے گی کیونکہ فرض کے اندر نفل موجود ہے۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل الثالث، ج۱، ص۸۶)

(۵)۔۔۔امام کی نماز کا مذہبِ مقتدی پر صحیح ہونا:

(۶)۔۔۔امام و مقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا: یعنی امام کی نماز خود اس کے گمان میں صحیح ہے اور مقتدی کے گمان میں صحیح نہ ہو تو جب بھی اقتداء صحیح نہ ہوئی مثلاً شافعی المذہب امام کے بدن سے خون نکل کر بہہ گیا جس سے حنفیہ کے نزدیک وضو ٹوٹتا ہے اور بغیر وضو کئے امامت کی، حنفی اس کی اقتداء نہیں کر سکتا اگر کرے گا نماز باطل ہو گی اور اگر امام کی نماز خود اس کے طور پر صحیح نہ ہو مگر مقتدی کے طور پر صحیح ہو تو اس کی اقتداء صحیح نہیں ہے جبکہ امام کو اپنی نماز کا فساد معلوم نہ ہو مثلاً شافعی امام نے عورت یا عضوِ تناسل چھونے کے بعد بغیر وضو کئے بھول کر امامت کی حنفی اس کی اقتداء کر سکتا ہے اگرچہ اس کو معلوم ہو کہ اس سے ایسا واقعہ ہوا تھا اور اس نے وضو نہ کیا۔(''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: شروط الإمامۃ الکبریٰ، ج۲، ص۳۳۹) اور اگر شافعی امام عورت کو چھونے کے بعد جان بوجھ کر نماز پڑھائی تو حنفی مقتدی اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا کہ امام کے مذہب پر نماز صحیح نہیں۔

(۷)۔۔۔شرائط کی موجودگی میں عورت کا محاذی (یعنی برابر) نہ ہونا: یعنی عورت کا مرد کے برابر کھڑا ہونا اس وقت مرد کے لئے مانع اقتدا ہے جب کہ کوئی چیز ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو، نہ مرد کے قد برابر بلندی پر عورت کھڑی ہو۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۹)

(۸)۔۔۔مقتدی کا امام سے مقدم (یعنی آگے) نہ ہونا: یعنی اگر امام کے برابر کھڑا ہو تو یہ ضروری ہے کہ مقتدی کا قدم امام سے آگے نہ ہو یعنی اس کے پاؤں کا گٹا (یعنی ایڑی) امام کے گٹے سے آگے نہ ہو، سر کے آگے پیچھے ہونے کا کچھ اعتبار نہیں۔

(۹)۔۔۔امام کے انتقالات کا علم ہونا: یعنی امام اِس وقت رکوع میں ہے یا سجدہ میں اس کا علم ہونا ضروری ہے خواہ یہ علم امام کی آواز سن کر ہو یا مکبر کی آواز سے۔

(۱۰)۔۔۔امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہونا: یعنی امام اگرچہ مسافر ہی کیوں نہ ہو اس کی اقتداء درست ہو جائے گی جبکہ اس امام کا مسافر یا مقیم ہونے کا علم ہو۔

(یہ حقیقۃً صحتِ اقتداء کی شرط نہیں بلکہ حکمِ صحتِ اقتداء کے لئے شرط ہے لہذا بعدِ نماز اگر حال معلوم ہو جائے نماز صحیح ہو گئی۔)

(۱۱)۔۔۔ارکان کی ادا میں شریک ہونا: یعنی جب امام قیام کرے تو مقتدی بھی قیام میں ہو اس کے بعد رکوع سجود وغیرہ میں شامل رہے۔ امام سے پہلے رکوع و سجود وغیرہ ارکان ادا نہ کرے۔

(۱۲)۔۔۔ارکان کی ادا میں مقتدی کا امام کے مثل ہونا یا کم ہونا: یعنی اگر مقتدی رکوع و سجود پر قادر ہے تو امام بھی رکوع و سجود پر قادر ہو، اگر امام رکوع و سجود سے عاجز ہے یعنی کھڑے یا بیٹھے رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرتا ہو تو اس کے پیچھے اس کی نماز نہیں ہو گی جو رکوع و سجود پر قادر ہے، ہاں! اگر مقتدی بھی رکوع و سجود سے عاجز ہے تو ہو جائے گی۔

(''الدر المختار'' و ''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: الواجب کفایۃ...إلخ، ج۲، ص۳۹۱)

(۱۳)۔۔۔یونہی شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا: یعنی نماز کی شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا مثلاً مقتدی کا ستر چھپا ہو اور امام کا ستر کھلا ہو تو ستر چھپانے والے مقتدی کی نماز نہ ہو گی۔(بہار شریعت، ج1، ص562 تا567، ماخوذا)

سوال: اقتدا کی ایک شرط ''مکان کا ایک ہونا ہے'' اس کی کیا وضاحت ہے؟

جواب: بہارِ شریعت ج۱، ص۵۶۳ میں ہے:'' امام و مقتدی کے درمیان اتنا چوڑا راستہ نہ ہو کہ جس میں ایک بیل گاڑی گزر سکے''۔

(''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: الواجب کفایۃ ھل یسقط...إلخ، ج۲، ص۳۹۵)

بیل گاڑی والا حکم میدان کے بارے میں ہے اور رہا مسجد کے بارے میں تو بہارِ شریعت ج۱، ص۵۶۴ میں ہے:'' جو مسجد بہت بڑی نہ ہو، اس میں امام اگرچہ محراب میں ہو، مقتدی منتہائے مسجد (یعنی مسجد کے آخر) میں اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔ اور بڑا مکان میدان کے حکم میں ہے اور اس مکان کو بڑا کہیں گے، جو چالیس ہاتھ ہو۔

(''ردالمحتار''کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: الکافي للحاکم...إلخ، ج۲، ص۴۰۱)

مسجدِ عید گاہ میں کتنا ہی فاصلہ امام و مقتدی میں ہو مانع اقتدا نہیں، اگرچہ بیچ میں دو یا زیادہ صفوں کی گنجائش ہو۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل الرابع، ج۱، ص۸۷)(بہارِ شریعت ج۱، ص۵۶۳۔۵۶۵)

سوال: حنفی مقتدی شافعی کی اقتداء کب کر سکتا ہے؟

جواب: شافعی یا دوسرے مقلد کی اقتدا اس وقت کر سکتے ہیں، جب وہ مسائلِ طہارت و نماز میں ہمارے فرائضِ مذہب کی رعایت کرتا ہو یا معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت کی ہے یعنی اس کی طہارت ایسی نہ ہو کہ حنفیہ کے طور پر غیر طاہر کہا جائے، نہ نماز اس قسم کی ہو کہ ہم اُسے

فاسد کہیں پھر بھی حنفی کو حنفی کی اقتدا افضل ہے اور اگر معلوم نہ ہو کہ ہمارے مذہب کی رعایت کرتا ہے، نہ یہ کہ اس نماز میں رعایت کی ہے تو جائز ہے، مگر مکروہ اور اگر معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت نہیں کی ہے، تو باطل محض ہے۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل الثالث، ج۱، ص۸۴)

سوال: عورت اگر مرد کے محاذی ہو تو مرد کی نماز جاتی رہے گی، اس کے لئے کتنی اور کون کون سی شرطیں ہیں؟

جواب: عورت اگر مرد کے محاذی ہو تو مرد کی نماز جاتی رہے گی۔ اس کے لئے چند شرطیں ہیں:

(۱)۔۔۔ عورت مشتہاۃ ہو یعنی اس قابل ہو کہ اس سے جماع ہو سکے، اگرچہ نابالغہ ہو اور مشتہات میں سن کا اعتبار نہیں نو برس کی ہو یا اس سے کچھ کم کی، جب کہ اُس کا جُثہ (یعنی بدن) اس قابل ہو اور اگر اس قابل نہیں، تو نماز فاسد نہ ہو گی اگرچہ نماز پڑھنا جانتی ہو۔ بڑھیا بھی اس مسئلہ میں مشتہاۃ ہے، وہ عورت اگرچہ اس کی زوجہ ہو یا محارم میں ہو، جب بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔

(۲)۔۔۔ کوئی چیز اُنگلی برابر موٹی اور ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو، نہ دونوں کے درمیان اتنی جگہ خالی ہو کہ ایک مرد کھڑا ہو سکے، نہ عورت اتنی بلندی پر ہو کہ مرد کا کوئی عضو اس کے کسی عضو سے محاذی (یعنی برابر) نہ ہو۔

(۳)۔۔۔ رکوع سجود والی نماز میں یہ محاذات واقع ہو، اگر نماز جنازہ میں محاذات ہوئی تو نماز فاسد نہ ہو گی۔

(۴)۔۔۔ وہ نماز دونوں میں تحریمۃً مشترک ہو یعنی عورت نے اس کی اقتدا کی ہو یا دونوں نے کسی امام کی، اگرچہ شروع سے شرکت نہ ہو تو اگر دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں تو فاسد نہ ہو گی، بلکہ مکروہ ہو گی۔

(۵)۔۔۔ ادا میں مشترک ہو کہ اس میں مرد اس کا امام ہو یا ان دونوں کا کوئی دوسرا امام ہو جس کے پیچھے ادا کر رہے ہیں، حقیقۃً یا حکماً مثلاً دونوں لاحق ہوں کہ بعد فراغ امام اگرچہ امام کے پیچھے نہیں مگر حکماً امام کے پیچھے ہی ہیں اور مسبوق امام کے پیچھے، نہ حقیقۃً ہے نہ حکماً بلکہ وہ منفرد ہے۔

(۶)۔۔۔ دونوں ایک ہی جہت کو متوجہ ہوں اگر جہت بدل جائے، جیسے تاریک شب میں کہ پتہ نہ چلتا ہو ایک طرف امام کا منہ ہے اور دوسری طرف مقتدی کا یا کعبہ معظمہ کے اندر پڑھی اور جہت بدلی ہو تو نماز ہو جائے گی۔

(۷)۔۔۔ عورت عاقلہ ہو، مجنونہ کی محاذات میں نماز فاسد نہ ہو گی۔

(۸)۔۔۔ امام نے اِمامت زناں (یعنی عورتوں کی امامت) کی نیّت کر لی ہو، اگرچہ شروع کرتے وقت عورتیں شریک نہ ہوں اور اگر اِمامت زَناں کی نیت نہ ہو تو عورت ہی کی فاسد ہو گی مرد کی نہیں۔

(۹)۔۔۔ اتنی دیر تک محاذات رہے کہ ایک کامل رکن ادا ہو جائے یعنی بقدر تین تسبیح کے۔

(۱۰)۔۔۔ دونوں نماز پڑھنا جانتے ہوں۔

(۱۱)۔۔۔ مرد عاقِل و بالغ ہو۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۹)

سوال: عورت مرد کے برابر کھڑی ہو تو کتنے مردوں کی نماز ٹوٹے گی؟

جواب: ایک عورت مرد کے برابر کھڑی ہو تو تین مردوں کی نماز جاتی رہے گی، دو دہنے بائیں اور ایک پیچھے والے کی۔ اور دو عورتیں ہوں تو چار مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی، دو دہنے بائیں دو پیچھے اور تین عورتیں ہوں تو دو دہنے بائیں اور پیچھے کی ہر صف سے تین تین شخص کی اور اگر عورتوں کی پوری صف ہو تو پیچھے جتنی صفیں مردوں کی ہیں، ان سب کی نماز نہ ہو گی۔

(''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب فی الکلام علی الصف الأوّل، ج۲، ص۳۸۰)

سوال: مقتدی کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب: مقتدی کی چار قسمیں ہیں: **(۱)**۔۔۔ مدرک۔ **(۲)**۔۔۔ لاحق۔ **(۳)**۔۔۔ مسبوق۔ **(۴)**۔۔۔ لاحق مسبوق۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۳۸۸)

سوال: مدرک کسے کہتے ہیں؟

جواب: مدرک اس نمازی کو کہتے ہیں جس نے اوّل رکعت سے تشہد تک امام کے ساتھ پڑھی، اگرچہ پہلی رکعت میں امام کے ساتھ رکوع ہی میں شریک ہوا ہو۔

(''الدرالمختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب فی احکام المسبوق...إلخ، ج۲، ص۴۱۴)

سوال: لاحق کسے کہتے ہیں؟

جواب: لاحق وہ مقتدی ہے جو امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتدا کی مگر بعدِ اقتدا اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہو گئیں، جیسے نماز میں اسے حَدَث ہو گیا یا مقیم نے مسافر کے پیچھے اقتدا کی۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۳۸۸)

سوال: مسبوق کسے کہتے ہیں؟

جواب: مسبوق وہ مقتدی ہے جو امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔ (بہارِ شریعت ج۱،ص۳۸۸)

سوال: لاحق مسبوق کسے کہتے ہیں؟

جواب: لاحق مسبوق وہ مقتدی ہے جس کی کچھ رکعتیں شروع کی نہ ملیں، پھر شامل ہونے کے بعد لاحق ہو گیا۔ (''الدرالمختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، مطلب فی احکام المسبوق...الخ، ج۲، ص۴۱۴)

سوال: لاحق کس طرح نماز پڑھے گا؟

جواب: لاحق مدرک کے حکم میں ہے کہ جب اپنی فوت شدہ پڑھے گا، تو اس میں نہ قراءت کرے گا، نہ سہو سے سجدۂ سہو کرے گا اور اگر مسافر تھا تو نماز میں نیتِ اقامت سے اس کا فرض متغیر نہ ہو گا کہ دو سے چار ہو جائے اور اپنی فوت شدہ کو پہلے پڑھے گا، یہ نہ ہو گا کہ امام کے ساتھ پڑھے، پھر جب امام فارغ ہو جائے تو اپنی پڑھے، مثلاً اس کو حدث ہوا اور وضو کر کے آیا، تو امام کو قعدۂ اخیرہ میں پایا تو یہ قعدہ میں شریک نہ ہو گا، بلکہ جہاں سے باقی ہے، وہاں سے پڑھنا شروع کرے، اس کے بعد اگر امام کو پالے تو ساتھ ہو جائے اور اگر ایسا نہ کیا بلکہ ساتھ ہو لیا، پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ پڑھی، تو ہو گئی، مگر گنہگار ہوا۔

اسی طرح اگر تیسری رکعت میں سو گیا اور چوتھی میں جاگا، تو اسے حکم ہے کہ پہلے تیسری بلا قراءت پڑھے، پھر اگر امام کو چوتھی میں پائے تو ساتھ ہو لے، ورنہ اُسے بھی بلا قراءت تنہا پڑھے اور ایسا نہ کیا بلکہ چوتھی امام کے ساتھ پڑھ لی، پھر بعد میں تیسری پڑھی، تو ہو گئی اور گنہگار ہوا۔ (''الدرالمختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، مطلب فیما لواتی بالرکوع...الخ، ج۲، ص۴۱۶)

سوال: مسبوق کے احکام کیا ہیں؟

جواب: مسبوق کے احکام ان امور میں لاحق کے خلاف ہیں کہ پہلے امام کے ساتھ ہو لے پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ پڑھے اور اپنی فوت شدہ میں قراءت کرے گا اور اس میں سہو ہو تو سجدۂ سہو کرے گا۔

مسبوق اپنی فوت شدہ کی ادا میں منفرد ہے کہ پہلے ثنا نہ پڑھی تھی، اس وجہ سے کہ امام بلند آواز سے قراءت کر رہا تھا یا امام رکوع میں تھا اور یہ ثنا پڑھتا تو اسے رکوع نہ ملتا، یا امام قعدہ میں تھا، غرض کسی وجہ سے پہلے نہ پڑھی تھی تو اب پڑھے اور قراءت سے پہلے تعوذ پڑھے۔

(''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب فیما لواتی بالرکوع... إلخ، ج۲، ص۴۱۶۔۴۱۷)

سوال: مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعت کیسے ادا کرے گا؟

جواب: مسبوق نے جب امام کے فارغ ہونے کے بعد اپنی شروع کی تو حق قراءت میں یہ رکعت اوّل قرار دی جائے گی اور حق تشہد (یعنی رکعت کی تعداد) میں پہلی نہیں بلکہ دوسری تیسری چوتھی جو شمار میں آئے مثلاً تین یا چار رکعت والی نماز میں ایک اسے ملی تو حق تشہد میں یہ جو اب پڑھتا ہے، دوسری ہے، لہٰذا ایک رکعت فاتحہ و سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرے اور اگر واجب یعنی فاتحہ یا سورت ملانا ترک کیا تو اگر عمداً ہے اعادہ واجب ہے اور سہواً ہو تو سجدۂ سہو، پھر اس کے بعد والی میں بھی فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور اس میں نہ بیٹھے، پھر اس کے بعد والی میں فاتحہ پڑھ کر رکوع کر دے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر ختم کر دے، دو ملی ہیں دو جاتی رہیں تو ان دونوں میں قراءت کرے، ایک میں بھی فرض قراءت ترک کیا، نماز نہ ہوئی۔

(''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۴۱۸)

سوال: مسبوق نے بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: مسبوق نے امام کے ساتھ قصداً سلام پھیرا، یہ خیال کر کے کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہئے، نماز فاسد ہو گئی اور بھول کر سلام پھیرا، تو اگر امام کے ذرا بعد سلام پھیرا تو سجدۂ سہو لازم ہے اور اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا تو نہیں۔

(''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب فیما لو اتی بالرکوع...إلخ، ج۲، ص۴۲۲)

سوال: لاحق مسبوق کا کیا حکم ہے؟

جواب: لاحق مسبوق کا حکم یہ ہے کہ جن رکعتوں میں لاحق ہے ان کو امام کی ترتیب سے پڑھے اور ان میں لاحق کے احکام جاری ہوں گے، ان کے بعد امام کے فارغ ہونے کے بعد جن میں مسبوق ہے، وہ پڑھے اور ان میں مسبوق کے احکام جاری ہوں گے، مثلاً چار رکعت والی نماز کی دوسری رکعت میں ملا پھر دو رکعتوں میں سو تا رہ گیا، تو پہلے یہ رکعتیں جن میں سو تا رہا بغیر قراءت ادا کرے، صرف اتنی دیر خاموش کھڑا رہے جتنی دیر میں سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے پھر امام کے ساتھ جو کچھ مل جائے، اس میں متابعت کرے، پھر وہ فوت شدہ قراءت کے ساتھ پڑھے۔ (''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۴۱۶)

سوال: وہ کون سی چیزیں ہیں کہ امام چھوڑ دے تو مقتدی بھی چھوڑ دے؟

جواب: پانچ چیزیں وہ ہیں کہ امام چھوڑ دے تو مقتدی بھی نہ کرے اور امام کا ساتھ دے:

(۱)۔۔۔ تکبیرات عیدین۔ (۲)۔۔۔ قعدۂ اُولیٰ۔ (۳)۔۔۔ سجدۂ تلاوت۔ (۴)۔۔۔ سجدۂ سہو۔ (۵)۔۔۔ قنوت جب کہ رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو، ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع کرے۔

مگر امام قعدۂ اُولیٰ نہ کیا اور ابھی سیدھا کھڑا نہ ہوا تو مقتدی ابھی اس کے ترک میں امام کی متابعت نہ کرے بلکہ اسے بتائے، تاکہ وہ واپس آئے، اگر واپس آگیا تو ٹھیک اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو اب نہ بتائے کہ نماز جاتی رہے گی، بلکہ خود بھی قعدہ چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل السادس، ج۱، ص۹۰)

سوال: وہ کون سی چیزیں ہیں کہ امام کرے تو مقتدی ساتھ نہ دے؟

جواب: وہ چار چیزیں ہیں کہ امام کرے تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دے:

(۱)۔۔۔ نماز میں کوئی زائد سجدہ کیا۔ (۲)۔۔۔ تکبیراتِ عیدین میں اقوالِ صحابہ پر زیادتی کی۔ (۳)۔۔۔ جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں۔ (۴)۔۔۔ پانچویں رکعت کے لئے بھول کر کھڑا ہو گیا، پھر اس صورت میں اگر قعدۂ اخیرہ کر چکا ہے تو مقتدی اس کا انتظار کرے، اگر پانچویں کے سجدہ سے پہلے لوٹ آیا تو مقتدی بھی اس کا ساتھ دے، اس کے ساتھ سلام پھیرے اور اس کے ساتھ سجدۂ سہو کرے اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا تو مقتدی تنہا سلام پھیر لے۔ اور اگر قعدۂ اخیرہ نہیں کیا تھا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو سب کی نماز فاسد ہو گئی، اگرچہ مقتدی نے تشہد پڑھ کر سلام پھیر لیا ہو۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل السادس، ج۱، ص۹۰)

سوال: وہ کون سی چیزیں ہیں کہ امام نہ کرے تو مقتدی پھر بھی کرے؟

جواب: : وہ نو چیزیں ہیں کہ امام اگر نہ کرے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے، بلکہ بجالائے:

(۱)۔۔۔ تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اُٹھانا۔ (۲)۔۔۔ ثنا پڑھنا، جبکہ امام فاتحہ میں ہو اور آہستہ پڑھتا ہو۔ (۳)۔۔۔ رکوع۔ (۴)۔۔۔ سجود کی تکبیرات و (۵)۔۔۔ تسبیحات۔ (۶)۔۔۔ تسمیع۔ (۷)۔۔۔ تشہد پڑھنا۔ (۸)۔۔۔ سلام پھیرنا۔ (۹)۔۔۔ تکبیرات تشریق۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل السادس، ج۱، ص۹۰)

سوال: اگر مقتدی نے امام سے پہلے سجدہ میں چلا گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: امام سے پہلے سجدہ کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام بھی سجدہ میں پہنچ گیا تو سجدہ ہو گیا، مگر مقتدی کو ایسا کرنا حرام ہے۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل السادس، ج۱، ص۹۰)

کئی لڑکیاں پیدا ہونے کے بعد لوگ کہتے ہیں "اس عورت کو طلاق دے دو"
آخر لڑکیوں کی پیدائش میں
قصور کس کا
مرد کا یا عورت کا
اسلام اور سائنس کی روشنی میں
مکتبۃ دار السنۃ دہلی
کی عنقریب منظر عام پر آنے والی کتابیں
1 شفیق المصباح شرح مراح الارواح
2 شارق الفلاح شرح نور الایضاح
3 صرف کے دلچسپ سوالات
4 سب سے پہلے سب سے افضل
5 نصاب مسائل نماز
6 تدریس کے ۲۶ طریقے
7 آسان فرض علوم
آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:
زمانۂ جاہلیت کی کچھ یادیں
بیٹیوں کے فضائل
دلچسپ سوالات و جوابات
بچے کی پیدائش کا سبب کیا ہے؟
بے اولادی کے روحانی علاج
پانچ رُلا دینے والے واردات
سائنس کیا کہتی ہے؟
علم الجنین کیا ہے؟
بچے کی پیدائش کا مرحلہ
اولاد نرینہ کے روحانی علاج
مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
MRP ₹40
PUBLISHER
MAKTABA DARUS-SUNNAH DELHI
+91-9368287284
مکتبۃ دار السنۃ دہلی

بنا کرنے کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھ سے عرض کی کہ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے محمد! کیا تم اِس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمّتی تم پر ایک سلام بھیجے، میں اُس پر دس سلام بھیجوں؟'' (نسائی ص ۲۲۲ حدیث ۱۲۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: دورانِ نماز کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز میں جس کا وضو جاتا رہے اگرچہ قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد سلام سے پہلے، تو وضو کر کے جہاں سے باقی ہے وہیں سے پڑھ سکتا ہے، اس کو بنا کہتے ہیں، مگر افضل یہ ہے کہ نئے سرے سے پڑھے اسے استیناف کہتے ہیں، اس حکم میں عورت مرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (''البحر الرائق''، کتاب الصلاۃ، باب الحدث فی الصلاۃ، ج ۱، ص ۶۴۲ ۔ ۶۵۳)

سوال: نماز کے جس رکن میں وضو ٹوٹا کیا اس رکن کو پھر سے ادا کرنا ہو گا یا نہیں؟

جواب: جی ہاں! جس رکن میں حَدَث واقع ہو (یعنی وضو ٹوٹا) اُس کا اعادہ (یعنی پھر سے ادا) کرے۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب السادس فی الحدث فی الصلاۃ، ج ۱، ص ۹۳)

سوال: بنا کرنے کے لئے کتنی اور کون کون سی شرطیں ہیں؟

جواب: بنا کے لئے ۱۳ شرطیں ہیں، اگر ان میں سے ایک شرط بھی معدوم ہو (یعنی نہ پائی گئی) بنا جائز نہیں:

(۱)۔۔۔ حدث مُوجبِ وُضو ہو: یعنی وضو توڑنے والی کوئی چیز پائی گئی ہو، نماز میں موجب غسل پایا گیا، مثلاً تفکر وغیرہ سے انزال ہو گیا تو بنا نہیں ہو سکتی، نئے سرے سے پڑھنا ضروری ہے۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب السادس فی الحدث فی الصلاۃ، ج۱، ص ۹۳)

(۲)۔۔۔ اُس کا وجود نا درنہ ہو: اگر وہ حدث نادرالوجود (یعنی کبھی کبھار) ہو، جیسے قہقہہ وبے ہوشی وجنون، تو بنا نہیں کر سکتا۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب السادس فی الحدث فی الصلاۃ، ج۱، ص ۹۳، ۹۴)

(۳)۔۔۔ وہ حدث سماوی ہو یعنی نہ وہ بندہ کے اختیار سے ہو نہ اس کا سبب: اگر وہ حدث سماوی نہ ہو، خواہ اس مُصلّی کی طرف سے ہو کہ قصداً اس نے اپنا وضو توڑ دیا (مثلاً بھر منہ قے کر دی یا نکسیر توڑ دی یا پھڑیا دبادی کہ اس سے مواد بہا یا گھٹنے میں پُھڑیا تھی اور سجدہ میں گھٹنوں پر زور دیا کہ بہہ گئی) خواہ دوسرے کی طرف سے ہو، مثلاً کسی نے اس کے سر پر پتھر مارا کہ خون نکل کر بہہ گیا یا کسی نے اس کی پھڑیا دبادی اور خون بہہ گیا یا چھت سے اس پر کوئی پتھر گرا اور اس کے بدن سے خون بہا، وہ پتھر خود بخود گرا یا کسی کے چلنے سے، تو ان سب صورتوں میں نئے سرے سے پڑھے، بنا نہیں کر سکتا۔ یونہی اگر درخت سے پھل گرا جس سے یہ زخمی ہو گیا اور خون بہا یا پاؤں میں کانٹا چُبھا یا سجدہ میں پیشانی میں چُبھا اور خون بہا یا بھڑنے کاٹا اور خون بہا، تو بنا نہیں ہو سکتی۔ (''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الاستخلاف، ج۲، ص ۴۲۴)

(۴)۔۔۔ وہ حدث اس کے بدن سے ہو: اگر کسی نے اس کے بدن پر نجاست ڈال دی یا کسی طرح اس کا بدن یا کپڑا ایک درہم سے زیادہ نجس ہو گیا، تو اُسے پاک کرنے کے بعد بنا نہیں کر سکتا اور اگر اُسی حدث کے سبب نجس ہوا تو بنا کر سکتا ہے اور اگر خارج وحدث دونوں سے ہے، تو بنا نہیں ہو سکتی۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب السادس فی الحدث فی الصلاۃ، ج۱، ص ۹۵)

(۵)۔۔۔ اس حدث کے ساتھ کوئی رکن ادا نہ کیا ہو: رکوع یا سجدہ میں حدث ہوا اور بہ نیت ادائے رکن سر اُٹھایا یعنی رکوع سے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور سجدہ سے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے اُٹھا، یا وضو کے لئے جانے یا واپسی میں قراءت کی، نماز فاسد ہوگئی بنا نہیں کر سکتا، سُبْحَانَ اللّٰہ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا، تو بنا کرنے میں حرج نہیں۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب السادس فی الحدث فی الصلاۃ، ج۱، ص۹۴)

(۶)۔۔۔ نہ بغیر عذر بقدر ادائے رکن ٹھہرا ہو: حدث ہوا اور بقدر وضو پانی موجود ہے، اسے چھوڑ کر دور جگہ گیا بنا نہیں کر سکتا، یونہی بعد حدث کلام کیا یا کھایا پیا، تو بنا نہیں ہو سکتی۔
(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب السادس فی الحدث فی الصلاۃ، ج۱، ص۹۴)

(۷)۔۔۔ نہ چلتے میں رکن ادا کیا ہو۔

(۸)۔۔۔ کوئی فعل منافی نماز جس کی اسے اجازت نہ تھی، نہ کیا ہو۔

(۹)۔۔۔ کوئی ایسا فعل کیا ہو جس کی اجازت تھی، تو بغیر ضرورت بقدر منافی زائد نہ کیا ہو۔

(۱۰)۔۔۔ اس حدث سماوی کے بعد کوئی حدث سابق ظاہر نہ ہوا ہو۔

(۱۱)۔۔۔ حدث کے بعد صاحبِ ترتیب کو قضا نہ یاد آئی ہو۔

(۱۲)۔۔۔ مقتدی ہو تو امام کے فارغ ہونے سے پہلے، دوسری جگہ ادا نہ کی ہو۔

(۱۳)۔۔۔ امام تھا تو ایسے کو خلیفہ نہ بنایا ہو، جو لائق امامت نہیں۔

(''الدرالمختار''، کتاب الصلاۃ، باب الاستخلاف، ج۲، ص۴۲۲)

نماز وامامت کے کچھ ضروری مسائل کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے اور دس دَرَجات بُلند فرماتا ہے۔

(نَسائی ص ۲۲۲ حدیث ۱۲۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: جو امام داڑھی منڈاتا ہو یا کتروا کر ایک مٹھی سے کم کرواتا ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: داڑھی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت پیاری سنّت ہے۔ داڑھی منڈوانا اور ایک مٹھی سے گھٹانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، صحیح بخاری شریف میں ہے:

"عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْمُشْرِکِینَ أَوْفِرُوا اللِّحَی وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَفِی رِوَایَۃٍ أَنْہِکُوا الشَّوَارِبَ واعفُوا اللِّحَی"۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو (اس طرح کہ) داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کتراؤ اور ایک روایت میں ہے مونچھوں کو خوب کم کرو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔

("صحیح البخاری"، کتاب اللباس، باب تقلیم الأظفار، الحدیث: ۵۸۹۳، ج۴، ص۷۵،)

("صحیح مسلم"، کتاب الطھارۃ، باب خصال الفطرۃ، الحدیث: ۵۴۔(۲۵۹) ص ۱۵۴)

لہذا داڑھی منڈانا یا کتروا کر حدِ شرع یعنی ایک مشت سے کم کرانا ناجائز و حرام ہے چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اشعۃ اللمعات جلد اول، ص ۲۱۲ میں فرماتے ہیں کہ: داڑھی منڈانا حرام ہے اور انگریزوں، ہندوؤں اور قلندریوں کا طریقہ ہے۔ اور داڑھی کو ایک مشت تک چھوڑ دینا واجب ہے اور جن فقہاء نے ایک مشت داڑھی رکھنے کو سنت قرار دیا تو وہ اس وجہ سے نہیں کہ ان کے نزدیک واجب نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ یا تو یہاں سنت سے مراد دین کا چالو راستہ ہے یا اس وجہ سے کہ ایک مشت کا وجوب حدیث شریف سے ثابت ہے جیسا کہ نماز عید کو مسنون فرمایا، حالانکہ نماز عید واجب ہے۔

("اشعۃ اللمعات"، کتاب الطہارۃ، باب السواک، الفصل الأول، ج۱، ص۲۲۸)

اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: داڑھی منڈانا اور کتروا کر حدِ شرع سے کم کرانا دونوں حرام و فسق ہیں اور اس کا فسق بالاعلان ہونا ظاہر کہ ایسوں کے منہ پر جلی (یعنی ظاہر و واضح) قلم سے فاسق لکھا ہوتا ہے اور فاسق معلن کی امامت ممنوع و گناہ ہے۔ (فتاوی رضویہ ج۶، ص۵۰۵)

مزید فرماتے ہیں: "داڑھی ترشوانے والے کو امام بنانا گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب"۔ (فتاوی رضویہ ج۶، ص۶۰۳)

سوال: داڑھی رکھنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: داڑھی کے بہت فائدے ہیں سب سے پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ داڑھی مرد کے چہرے کی زینت ہے اور منہ کا نور جیسے عورت کے لئے سر کے بال یا انسان کے لئے آنکھوں کی پلک اور

بھویں زینت ہیں اسی طرح مرد کے لئے داڑھی۔ اگر عورت اپنے سر کے بال منڈادے تو بری معلوم ہوگی یا کوئی آدمی اپنی بھویں اور پلکیں صاف کرادے وہ بُرا معلوم ہوگا۔ اسی طرح مرد داڑھی منڈانے سے بُرا معلوم ہوتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: داڑھی مرد کو بہت سے گناہوں سے روکتی ہے کیونکہ داڑھی سے مرد پر بزرگی آجاتی ہے اس کو بُرے کام کرتے ہوئے یہ غیرت ہوتی ہے کہ اگر کوئی دیکھ لے گا تو کہے گا کہ ایسی داڑھی اور تیرے ایسے کام۔ داڑھی کی بھی تجھ کو لاج نہ آئی اس خیال سے وہ بہت سی بے حیائی کی باتوں اور کھلم کھلا بُرے کام سے بچ جاتا ہے۔ (اسلامی زندگی، ص ۹۲ ملخصاً)

سوال: چہرے کے کون سے بال داڑھی میں شمار ہوتے ہیں؟

جواب: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: داڑھی تین جگہوں پر:

(۱)۔۔۔ قلموں کے نیچے سے کنپٹیوں، (۲)۔۔۔ جبڑوں، (۳)۔۔۔ ٹھوڑی پر جمتی ہے۔ اور عَرضاً اس کا بالائی حِصّہ کانوں اور گالوں کے بیچ میں ہوتا ہے۔ جس طرح بعض لوگوں کے کانوں پر رونگٹے ہوتے ہیں وہ داڑھی سے خارِج ہیں، یوں ہی گالوں پر جو خفیف بال کسی کے کم کسی کے آنکھوں تک نکلتے ہیں وہ بھی داڑھی میں داخِل نہیں یہ بال قدرتی طور پر مُوئے رِیش (یعنی داڑھی کے بالوں) سے جُدا و مُمتاز ہوتے ہیں اس کا مسلسل راستہ جو قلموں کے نیچے سے ایک مَخروطی شکل پر جانبِ ذقن (یعنی ٹھوڑی کی طرف) جاتا ہے یہ بال اس راہ سے جُدا ہوتے ہیں نہ ان میں مُوئے مَحاسِن (یعنی داڑھی کے بالوں) کے مِثل قوّتِ نامیہ (یعنی بڑھنے کی قوّت) ان کے صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بسا اوقات ان کی پَرورش باعثِ تشویہِ خَلق وتَقْبِیحِ صورت (یعنی مخلوق کی تشویش اور چہرے کی بدصورتی کا سبب) ہوتی ہے جو شرعاً ہرگز

پسندیدہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۵۹۶)

سوال: بچی کو منڈانا کیسا ہے؟ نیز اس کے ارد گرد کے بالوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: بچی اور اس کے اغل بغل کے بال داڑھی میں شامل ہیں ان کا منڈانا داڑھی کا منڈانا ہے۔ امام اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت، علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:

"یہ بال بداہۃ سلسلہ ریش (یعنی داڑھی) میں واقع ہیں کہ اس سے کسی طرح امتیاز نہیں رکھتے تو انہیں داڑھی سے جدا ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں۔ وسط میں جو بال ذرا سے چھوڑے جاتے ہیں جنہیں عربی میں عنفقۃ اور ہندی میں بچی کہتے ہیں۔ داخل ریش (یعنی داڑھی میں داخل) ہیں جیسا کہ امام بدرالدین عینی نے اس کی تصریح فرمائی اور ان سے سیرت شامیہ میں نقل کیا گیا۔ اور بچی کے دونوں طرف کے بال جنہیں عربی میں فنیکین ہندی میں کوٹھے کہتے ہیں کیونکر داڑھی سے خارج ہوسکتے ہیں داڑھی کے باب میں حکم احکم حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم " أَوْفِرُوا اللِّحَى واعفُوا اللِّحَى "ترجمہ: داڑھیاں بڑھاؤ اور زیادہ کرو) ہے تو اس کے کسی جز کا مونڈنا جائز نہیں۔ (صحیح البخاری کتاب اللباس باب اعفاء اللحی قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۸۷۵)

لاجرم (یعنی یقیناً) علماء نے تصریح فرمائی کہ کوٹھوں کا نتف (یعنی اکھیڑنا) بدعت ہے اور کوٹھے بچی کے دونوں جانب کے بال ہیں اور بچی لب کے نیچے کے بال ہیں، ایک شخص نے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی عدالت میں (کسی معاملے میں) گواہی دی اور وہ شخص دونوں کوٹھوں کے بال اکھاڑنے والا تھا آپ نے اس کی گواہی رد کر دی۔ (فتاوی رضویہ ج۲۲، ص۵۹۷)

سوال: اگر سارے داڑھی منڈے جمع ہوں تو کیا ایک کو امام بنا سکتے ہیں؟

جواب: اگر سارے داڑھی منڈے جمع ہوں تو اکیلے اکیلے نماز پڑھیں گے، کہ ایک داڑھی منڈے کو امام بنا کر اس کے پیچھے نماز پڑھی تو مکروہِ تحریمی ہو گی اور اس کو دوہرانا واجب ہے۔ امام اہلِ سنّت ،امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:"جب مبتدع (یعنی بدعتی) یا فاسق معلن کے سوا کوئی امام نہ مل سکے تو منفرداً پڑھیں کہ جماعت واجب ہے اور اس کی تقدیم بکراہتِ تحریم اور واجب و مکروہ تحریم دونوں ایک مرتبہ میں ہیں ،مفاسد کا دُور کرنا مصالح کے حصول سے اہم اور ضروری ہوتا ہے۔ ہاں! اگر جمعہ میں دوسرا امام نہ مل سکے تو جمعہ پڑھیں کہ وُہ فرض ہے اور فرض اہم"۔

(الاشباہ والنظائر الخامسۃ درء المفاسد اولیٰ من جلب المصالح مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ ۱/۱۲۵) (فتاوی رضویہ ج۶،ص ۶۳۳)

فتاوی فیض الرسول میں ہے:"داڑھی منڈانے والے فاسقِ مُعْلِن کے پیچھے داڑھی منڈانے والوں کی نفسِ نماز (یعنی فرض) تو ہو جائے گی مگر پڑھنے والے گنہگار ہوں گے اور نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہو گی، لہٰذا واجب (یعنی جماعت سے نماز پڑھنے) کے لئے مکروہِ تحریمی کا ارتکاب نہ کیا جائے کہ مکروہِ تحریمی سے بچنا واجب پر عمل کرنے سے اہم و افضل ہے"۔

(فتاوی فیض الرسول ج۱،ص۲۵۹)

سوال: کالا خضاب لگانے والے کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: کالا خضاب لگانا حرام ہے اور لگانے والے کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے اور اگر پڑھی ہو تو اس کا لوٹانا واجب ہے۔ حضرت سیّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو کبوتروں کے پوٹوں کی طرح سیاہ خضاب لگائیں گے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکیں گے۔"

(سنن النسائی، کتاب الزینۃ، المنھی عن الخضاب بالسواد، الحدیث:۵۰۸۵، ص ۸۱۲)

امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانے میں ایک شخص نے نکاح کیا وہ سیاہ خضاب لگاتا تھا۔ جب خضاب اُترا تو بڑھاپا ظاہر ہو گیا عورت کے گھر والوں نے معاملہ عدالتِ فاروقی میں پیش کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کا نکاح فسخ کر دیا اور اسے خوب مارا اور فرمایا: ”تو نے ان لوگوں کو جوانی کے ساتھ دھوکا دیا اور بڑھاپے کو چھپایا۔“ منقول ہے کہ سیاہ خضاب سب سے پہلے فرعون ملعون نے لگایا۔

(قوت القلوب، الفصل السادس والثلاثون فی فضائل اھل السنۃ...الخ، ج۲، ص ۲۴۲)

مفتی وقار الدین علیہ رحمۃ اللہ المبین فرماتے ہیں: ”حدیث اور فقہ کی روشنی میں سیاہ خضاب کی ممانعت ثابت ہے، یہی عامۃ المشائخ کا مذہب ہے، اور اسی پر فتوی ہے، فقہائے کرام جب لفظِ مکروہ بلا قید بولتے ہیں تو مکروہِ تحریمی مراد ہوتا ہے اور مکروہِ تحریمی حکم میں حرام کی طرح ہے۔ لہذا کالا خضاب لگانے والا فاسق ہے اور اس کی امامت مکروہِ تحریمی ہے اور اس کے پیچھے جو نماز پڑھی جائے گی اس کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (وقار الفتاوی ج۲، ص ۱۷۴)

سوال: کفِ ثوب یعنی کپڑا فولڈ کر کے نماز پڑھنا اور پڑھانا کیسا ہے؟

جواب: پینٹ یا شلوار وغیرہ فولڈ نہ کریں کہ اس سے نماز مکروہِ تحریمی ہو جاتی ہے۔

(بحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیھا، ۲/ ۴۳)

حدیثِ پاک میں کفِ ثوب سے منع فرمایا گیا ہے چنانچہ صحاح ستّہ میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃٍ وَاَنْ لَا اَکُفَّ شَعَراً وَلَا ثَوْباً“ ترجمہ: مجھے سات اعضا پر سجدہ کا حکم ہے اور اس بات کا کہ میں بال اکٹھے نہ کروں اور نہ کپڑا اٹھاؤں۔

(صحیح مسلم باب اعضاء السجود مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/۱۹۳)(بخاری، کتاب الاذان، باب لایکف شعراً ۱/۲۸۶، حدیث:۸۱۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

در مختار میں ہے: کپڑے کا اٹھانا اگرچہ مٹی کی وجہ سے ہو مکروہ ہے جیسا کہ آستین اور دامن کا چڑھانا۔ (الدر المختار باب مایفسد الصلوٰۃ ومایکرہ فیہا مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۹۱)

ان عبارات سے پتا چلا کہ نماز میں کفِ ثوب (یعنی کپڑا فولڈ کرنا) مکروہِ تحریمی ہے اور ایسی نماز کو ترکِ کفِ ثوب کے ساتھ دوبارہ پڑھنا واجب ہے لہذا کفِ ثوب کے ساتھ نماز پڑھنا یا پڑھانا دونوں ہی مکروہِ تحریمی ہوا۔

کپڑے فولڈ کرنے کو ہی کفِ ثوب بولتے ہیں اور ایسی نماز کپڑے دُرست کر کے دوبارہ پڑھنا ہو گی۔ بعض بڑے بوڑھے نماز کے وقت آواز لگاتے ہیں کہ پاجامہ اڑس لو اور پائنچے گھڑس لو حالانکہ ان بے چاروں کو پتا نہیں ہوتا اور اس طرح وہ گناہ کا اِعلان کرتے ہیں۔ اللہ پاک انہیں توبہ کی توفیق دے۔ اگر کسی کی شلوار لمبی ہے تو کھینچ کر اوپر کر سکتے ہیں، گھر سے اڑسنے کی اِجازت نہیں ہے۔ اگر کھینچنے کے باجود بھی ٹخنوں سے نیچے کپڑا ہے تو اسے نماز میں لٹکنے دیجئے۔ اس کے سبب نماز میں یہ خرابی پیدا ہو گی کہ ایسا کرنا (مکروہِ تنزیہی) ناپسندیدہ ہے لیکن گناہ نہیں ہے۔ اگر نماز میں اوپر یا نیچے سے کپڑا فولڈ کریں گے تو گناہ گار ہوں گے۔ اگر نماز کے علاوہ کسی نے پائنچے فولڈ کر لئے تو اس میں گناہ نہیں ہے۔

سوال: کفِ ثوب یعنی کپڑا فولڈ کرنے کی اور کون کون سی صورتیں ہو سکتی ہیں؟

جواب: کفِ ثوب کی عام پیش آنے والی درج ذیل صورتیں ہیں:

(۱)۔۔۔ آدھی کلائی سے زیادہ آستین چڑھا لینا۔

(۲)۔۔۔ شلوار یا پینٹ کو اوپر (یعنی نیفے) سے فولڈ کرنا۔

(۳)۔۔۔شلوار یا پینٹ کو نیچے سے فولڈ کرنا۔

(۴)۔۔۔تہبند کو پیچھے سے گھرس لینا۔

(۵)۔۔۔دامن کو سمیٹنا وغیرہ۔

یاد رہے کہ شلوار کے نیفے کو باہر سے اندر کی طرف فولڈ کریں یا اندر سے باہر کی طرف فولڈ کریں، اسی طرح شلوار یا پینٹ کے پائنچے کو باہر سے اندر کی طرف فولڈ کریں یا اندر سے باہر کی طرف فولڈ کریں، کفِ ثوب ہی ہے۔

سوال: مرد کا ریشمی کپڑا اور سونے، لوہے، پیتل وغیرہ دھات کی انگوٹھی یا دوسرا زیور پہن کر نماز پڑھنا یا پڑھانا کیسا ہے؟

جواب: مرد کا سونے، لوہے، پیتل وغیرہ دھات کی انگوٹھی یا دوسرا زیور پہن کر نماز پڑھنا یا پڑھانا مکروہِ تحریمی، نماز واجب الاعادہ ہے۔ امام اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت، علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "ریشمی کپڑا پہن کر نماز مرد کے لئے مکروہ تحریمی ہے کہ اسے اتار کر پھر پڑھنا واجب جبکہ اللہ عزوجل نے مرد کو ریشمیں کپڑا گھر میں پہننا حرام کیا تو خود اس کے دربار میں اسے پہن کر حاضر ہونا کس درجہ گستاخی و بے ادبی ہو گا، جو بات گھر بیٹھ کر تنہائی میں کرنا تو قانون سلطانی میں جرم ہو وہ خود بارگاہ سلطانی میں اس کے حضور کھڑے ہو کر کرنا کیسی صریح بیباکی اور بادشاہ کا موجبِ ناراضی ہو گا والعیاذ باللہ تعالی اور پُر ظاہر کہ نماز امام کی یہ کراہت نماز مقتدیان کی طرف بھی سرایت کرے گی تو اُن سب کی نمازیں خراب و ناقص ہونے کا یہی شخص باعث ہوا، بعینہٖ یہی حکم ان سب چیزوں کا ہے جن کا پہننا ناجائز ہے جیسے ریشمی کمربند یا مغرق ٹوپی یا وہ کپڑا جس پر ریشم یا چاندی یا سونے کے کام کا کوئی بیل بُوٹا چار انگل سے

زیادہ عرض کا ہو یا ہاتھ خواہ پاؤں میں تانبے سونے چاندی پیتل لوہے کے چھلّے یا کان میں بالی یا بُندا یا سونے خواہ تانبے پیتل لوہے کی انگوٹھی اگرچہ ایک تار کی ہو یا ساڑھے چار ماشے چاندی یا کئی نگ کی انگوٹھی یا کئی انگوٹھیاں اگرچہ سب مل کر ایک ہی ماشہ کی ہوں کہ یہ سب چیزیں مردوں کو حرام وناجائز ہیں اور اُن سے نماز مکروہ تحریمی اور تانبے پیتل لوہے کے زیور تو عورتوں کو بھی حرام ہیں انہیں پہن کر اُن کی نماز بھی مکروہ تحریمی۔ (فتاوی رضویہ ج۷، ص۳۰۶۔۳۰۷)

سوال: سدل کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: پہننے کے کپڑے کو بے پہنے لٹکانا سدل کہلاتا ہے اور یہ مکروہِ تحریمی ہے اس حالت میں پڑھی جانے والی نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے۔ چنانچہ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہارِ شریعت میں لکھتے ہیں: کپڑا لٹکانا، مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں، یہ سب مکروہِ تحریمی ہے۔ اگر کُرتے وغیرہ کی آستین میں ہاتھ نہ ڈالے، بلکہ پیٹھ کی طرف پھینک دی، جب بھی یہی حکم ہے۔ رومال یا شال یا رضائی یا چادر کے کنارے دونوں مونڈھوں سے لٹکتے ہوں، یہ ممنوع و مکروہِ تحریمی ہے اور ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں اور اگر ایک ہی مونڈھے پر ڈالا اس طرح کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے دوسرا پیٹ پر، جیسے عموماً اس زمانہ میں مونڈھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے، تو یہ بھی مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۶۲۴)

سوال: سردیوں میں چادر یا کسی اور چیز سے منہ چھپا کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: نماز میں ناک، منہ چھپانا مکروہِ تحریمی ہے۔ نیز کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہِ تحریمی ہے، بے ضرورت اس طرح لپٹنا نہ چاہئے اور خطرہ کی جگہ تو

سخت ممنوع ہے۔ حضرت علامہ محمد امین ابن عابدین شامی علیہ رحمۃ اللہ الوالی ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز میں ناک اور منہ کا چھپالینا مجوسیوں سے مشابہت کی وجہ سے مکروہ ہے۔

(درمختار وردالمحتار،کتاب الصلوۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیھا،مطلب:الکلام علی اتخاذ المسبحۃ، ۲/ ۵۱۱)

حضرت علامہ ابن نُجیم مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی بھی شخص اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کی ناک چھپی ہوئی ہو۔ (بحر الرائق،کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ الخ، ۲/ ۲۵)

سوال: نماز میں کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکائے رکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز میں کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکائے رکھنے سے نماز مکروہِ تنزیہی ہوتی ہے اور اگر کپڑا تکبُّر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے رکھا تو نماز مکروہِ تحریمی ہو جائے گی یعنی ایسا کرنا ناجائز ہے لہٰذا اس سے بچنا چاہئے، پاجامہ شلوار کرتا ٹخنوں سے اوپر رکھنا چاہئے کہ یہ سنّت ہے اور سنّت میں عظمت، بَرکت اور نجات ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۳۸۸)

سوال: اگر امام تکبیرِ تحریمہ بلند آواز سے کہنا بھول جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: صدر الشریعہ، مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہارِ شریعت میں لکھتے ہیں: ”امام کو تکبیر تحریمہ اور تکبیراتِ انتقال سب میں جہر مسنون ہے۔“ (بہارِ شریعت ج۱، ص۵۲۱) اور یہی سوال اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ اللہ العزت سے ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”اللہ اکبر پورا بآواز کہنا مسنون ہے، سنّت ترک ہوئی نماز میں کراہتِ تنزیہی آئی مگر نماز ہو گئی“۔ (فتاوی رضویہ ج۳، ص۱۴۷)

سوال: امام کسے بنایا جائے؟

جواب: اس سوال کا جواب دیتے ہوئے میرے آقا، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ المنان فرماتے ہیں: امام اُسے کیا جائے جو سنّی صحیح العقیدہ صحیح الطہارۃ صحیح القرأۃ مسائلِ نماز وطہارت کا عالم غیر فاسق ہو، نہ اُس میں کوئی ایسا جسمانی یا روحانی عیب ہو جس سے لوگوں کو نفرت ہو۔ (فتاوی رضویہ ج۶، ص۶۲۶)

ایک استاد کی مدرس میں نکھار پیدا کرنے والے فارمولوں کا حسین مجموعہ بنام
رفیق التدریس
آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے
63 انوکھی معلومات
63 انوکھی حکمتیں
63 انوکھی پہیلیاں
63 انوکھے چٹکلے
63 انوکھے سوالات
63 انوکھی حکایتیں
مصنف
ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری
مدنی فتحپوری
مکتبہ دارالسنہ دہلی

احکامِ لقمہ کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فَرمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔ (مُعْجَم اَوسَط ج ۵ ص ۲۵۲ حدیث ۲۷۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: نماز میں لقمہ دینے کی تعریف اور اس کے جائز ہونے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اصل میں لقمہ دینا مقتدی کی طرف سے امام کو کچھ سکھانا اور امام کا مقتدی سے سیکھنا ہے۔ اور حالتِ نماز سیکھنے اور سکھانے کا موقع نہیں بلکہ یہ امور (یعنی سیکھنا اور سکھانا) نماز کو فاسد کرنے کے باعث ہیں مگر ضرورت کی جگہ پر یا ان مقامات پر جہاں لقمہ دینے کے بارے میں نص وارد ہے شریعت نے اس کی اجازت دی اور ضرورت و نص میں بیان کردہ جگہ کی حد تک نماز میں لقمہ دینے اور لینے والے پر سے نماز ٹوٹنے کا حکم معاف رکھا۔

لیکن جہاں کہیں بے محل (یعنی جہاں اجازت نہیں تھی وہاں) لقمہ دیا گیا تو نماز ٹوٹنے کا اصل حکم لوٹ آئے گا۔ مثلاً جب امام کو واپس آنے کی اجازت نہ ہو تو ایسے موقع پر لقمہ دینا بے محل ہے اور کسی نے لقمہ دیا تو اس کی نماز گئی۔ یعنی ٹوٹ گئی۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل ص ۲۶)

نوٹ: کہاں غلطی مفسدِ نماز ہے اور کہاں نہیں اس کا معلوم پڑنا اور وہ بھی نماز کی حالت میں ہر ایک کا کام نہیں، لہذا جہاں فسادِ معنی کا شبہ ہو وہاں اپنے طور پر کوئی فیصلہ کرنے کے بجائے جید علما سے رجوع کیا جائے۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل ص ۲۶)

سوال: لقمہ دینے کا شرعی حکم بیان کیجئے۔

جواب: قوانین شریعت کے مطابق نماز میں اپنے امام کو لقمہ دینا بعض صورتوں میں فرض ہے، بعض صورتوں میں واجب اور بعض صورتوں میں جائز ہے۔ یوں ہی بعض صورتوں میں حرام ہے، اور بعض صورتوں میں مکروہ ہے۔

(فتاوی رضویہ شریف ص ۲۸۰۔۲۸۱، ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سوال: لقمہ دینا کب فرض ہوتا ہے؟

جواب: امام جب ایسی غلطی کرے جو مُوجبِ فسادِ نماز ہو (یعنی وہ غلطی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہو) تو اس کا بتانا اور اصلاح کرانا ہر مقتدی پر فرضِ کفایہ ہے ان میں سے جو بتادے گا سب پر سے فرض اتر جائے گا اور کوئی نہ بتائے گا تو جتنے جاننے والے تھے سب مرتکبِ حرام ہوں گے اور سب کی نماز باطل ہو جائے گی، کیونکہ غلطی جب مفسدِ نماز ہو تو اس کی اصلاح کرنے کے بجائے خاموش رہنا نماز کو باطل کر دے گا، اور اللہ تعالی کے اس فرمان "وَلَا تُبْطِلُوْا أَعْمَالَكُمْ" (ترجمہ: اپنے اعمال باطل نہ کرو) کی وجہ سے نماز باطل کر دینا حرام ہے۔

(فتاوی رضویہ شریف ص ۲۸۱ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

نوٹ: ایک کا بتانا سب پر سے فرض اس وقت ساقط کرے گا کہ امام مان لے اور کام چل جائے ورنہ اوروں پر بھی بتانا فرض ہو گا یہاں تک کہ حاجت پوری اور امام کو وثوق (یعنی

اعتماد) حاصل ہو جائے، بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک کے بتائے سے امام کا اپنی غلط یاد پر اعتماد نہیں جاتا اور وہ اس کی تصحیح کو نہیں مانتا اور اس کا محتاج ہوتا ہے کہ متعدد شہادتیں اس کی غلطی پر گزریں تو یہاں فرض ہو گا کہ دوسرا بھی بتائے اور اب بھی امام رجوع نہ کرے تو تیسرا بھی تائید کرے یہاں تک کہ امام صحیح کی طرف واپس آجائے۔ (فتاوٰی رضویہ شریف ص ۲۸۰ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سوال: لقمہ دینا کب واجب ہوتا ہے؟

جواب: اگر غلطی ایسی ہے جس سے واجب ترک ہو کر نماز مکروہِ تحریمی ہو تو اس کا بتانا ہر مقتدی پر واجبِ کفایہ ہو گا اور اگر ایک بتادے گا اور اس کے بتانے سے کارروائی ہو جائے تو سب پر سے واجب اتر جائے گا ورنہ سب گنہگار رہیں گے۔

(فتاوٰی رضویہ شریف ص ۲۸۱ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سوال: لقمہ دینا کب جائز ہوتا ہے؟

جواب: اگر قراءت میں غلطی ایسی ہو کہ جس سے نہ فسادِ نماز ہوتا ہو نہ ترکِ واجب، جب بھی ہر مقتدی کو مطلقاً بتانے کی اجازت ہے۔ (فتاوٰی رضویہ شریف ص ۲۸۱ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

جائز والی صورت میں بھی دو صورتوں میں لقمہ دینا واجب ہو جاتا ہے:

(۱)۔۔۔ یہ خطرہ ہو کہ امام تین مرتبہ "سبحن اللہ" کہنے کی مقدار چپ ہو جائے گا تو لقمہ دینا واجب ہے کہ تین مرتبہ "سبحن اللہ" کہنے کی مقدار سکوت کرنے سے نماز مکروہِ تحریمی ہو جاتی ہے۔

(۲)۔۔۔ امام کی عادت معلوم ہے کہ جب بھولتا ہے تو اس کے منہ سے ''اُوں۔ آں'' جیسے الفاظ نکلنے لگ جاتے ہیں تو اس صورت میں بھی لقمہ دینا واجب ہے کہ اس طرح کے الفاظ نکالنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔(فتاوٰی رضویہ شریف ص۲۸۱ج۷رضافاؤنڈیشن لاہور)

سوال: لقمہ دینا کب مکروہ ہوتا ہے؟

جواب: امام اگر قراءت میں رکے تو فوراًہی لقمہ دینا مکروہ تنزیہی ہے بلکہ تھوڑا توقف چاہئے کہ شاید امام خود نکال لے فتاوٰی شامی میں ہے۔(ردالمحتار ص۳۸۲ج۲مکتبہ امدادیہ) مگر جب کہ اس کی عادت اسے معلوم ہو کہ رُکتا ہے تو بعض ایسے حروف نکلتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو فوراًبتائے۔(بہار شریعت ص۱۵۱حصہ ۳مکتبہ رضویہ محیط برھانی ص۱۵۴ج۱۲ادارۃالقران)

سوال: لقمہ دینا کب حرام ہوتا ہے؟

جواب: بے محل لقمہ دینا حرام ہے اور اس سے لقمہ دینے والے کی نماز ٹوٹ جائے گی اور اگر امام نے اس کا لقمہ لے لیا تو امام کی بھی نماز ٹوٹ جائے گی اور جب امام کی ٹوٹ جائے گی تو سارے مقتدیوں کی ٹوٹ جائے گی۔(فتاوی عالمگیری ص۱۱۰جلد اول قدیمی کتب خانہ کراچی)

سوال: لقمہ دینے اور لینے کے کتنے اور کون کون سے محل ہیں؟

جواب: بنیادی طور پر لقمہ کے دو محل ہیں:

(۱)۔۔۔ جس مقام پر لقمہ دینا اور لینا احادیث سے ثابت ہو وہ لقمہ دینے اور لینے کا محل ہے۔

(۲)۔۔۔ جہاں لقمہ دینے اور لینے کی حاجت ہو، اور حاجت وہاں ہوتی ہے جہاں فسادِ نماز یا ترکِ واجب ہو رہا ہو۔(فتاوٰی رضویہ ج۷، ص۲۵۸)

سوال: کیا مقتدی اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دے سکتا ہے؟

جواب: نہیں! ہر گز نہیں! اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دینا اس کی نماز کو فاسد کر دے گا کہ لقمہ دینا تعلیم و تعلّم ہے (جو نماز میں حاجت کے وقت تو درست ہے) اور یہاں حاجت نہ ہونے کے باعث نماز فاسد کرنے کا باعث ہو گا ایسا ہی بحر میں ہے کہ "اپنے امام کے غیر کو لقمہ دینا" ان سب صورتوں کو شامل ہے جن میں مقتدی، مقتدی کو لقمہ دے، منفرد کو لقمہ دے، یا غیر نمازی کو لقمہ دے یا اس امام کو لقمہ دے جس کی اقتداء میں نہ ہو۔ یعنی ان صورتوں میں بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ردالمحتار ص ۳۸۱ ج ۲ مکتبہ امدادیہ ملتان)

سوال: کیا بچہ بھی لقمہ دے سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! بالغ مقتدیوں کی طرح تمیز دار بچہ بھی لقمہ دے سکتا ہے۔ جبکہ نماز آتی ہو یعنی جو ضروری مسائل سے آگاہ ہو۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل ص ۱۸)

سوال: لقمہ کے الفاظ کہتے وقت کیا نیّت ہونی چاہئے؟

جواب: جو شخص بھی لقمہ دے اس کو چاہئے کہ لقمہ دیتے وقت وہ قراءت کی نیت نہ کرے بلکہ لقمہ دینے کی نیت سے وہ الفاظ کہے، کیونکہ قراءت سے مقتدی کو منع کیا گیا ہے جبکہ لقمہ دینا اسے منع نہیں، لہذا جو منع ہے اس کی نیّت نہ کرے۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل ص ۱۹)

سوال: کتنی بار غلط لقمہ دینے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب: جہاں لقمہ نہیں دینا تھا وہاں ایک ہی دفعہ لقمہ دینے سے نماز ٹوٹ جائے گی، نماز ٹوٹنے کے لئے لقمہ کی تکرار شرط نہیں۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل ص ۲۴)

سوال: اگر غلطی پر امام سوچنے لگ جائے تو لقمہ دینے میں کتنا انتظار کرنا چاہئے؟

جواب: امام غلطی کر کے خود متنبّہ (یعنی باخبر) ہو گیا اور یاد نہیں آتا، یاد کرنے کے لئے رکا، اگر تین بار سبحن اللہ کہنے کی مقدار رکے گا تو نماز مکروہِ تحریمی ہو جائے گی اور سجدۂ سہو واجب ہو گا، تو اس صورت میں جب اسے رکا دیکھیں، مقتدیوں پر بتانا واجب ہو گا کہ خاموشی قدرِ ناجائز تک نہ پہنچے۔ یعنی امام کو تین مرتبہ سبحن اللہ کی مقدار خاموش رہنے کا موقع نہ دیا جائے۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل ص ۱۶)

سوال: کن الفاظ سے لقمہ دینا چاہئے؟

جواب: مختلف حالتوں میں مختلف طرح لقمہ دیا جا سکتا ہے:

(۱)۔۔۔ جب امام قرآن بھولے تو جو بھولا ہے وہ بتائے، بہتر یہ ہے کہ جہاں سے بھولا ہے اس کے پیچھے کی آیت بتائے پھر وہ آیت جو یہ بھولا ہے۔

(۲)۔۔۔ اگر امام سورت میں سے کچھ پڑھتے پڑھتے بھول گیا آگے یاد نہیں آتا تو یہ بھی جائز ہے کہ کسی اور سورت یا آیت کا لقمہ دے دیا جائے۔

(۳)۔۔۔ جب انتقال رکن یعنی ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف آنے میں سہو ہو تو بہتر یہ ہے کہ تسبیح (یعنی سبحن اللہ) کے ذریعے لقمہ دے، تکبیر (یعنی اللہ اکبر) کے ذریعے لقمہ دیا تو یہ بھی جائز ہے۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل ص ۳۰)

سوال: امام کو اس کے مقتدی کے علاوہ کسی نے لقمہ دیا لیکن امام کو خود یاد آ گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دوسرے کے بتاتے وقت امام کو خود یاد آ گیا اس کے بتانے سے نہیں یعنی اگر وہ نہ بتاتا جب بھی اسے یاد آ جاتا اس کے بتانے کو دخل نہیں تو اس کا پڑھنا مفسد نہیں۔

(ردالمحتار ص ۳۸۲ ج ۲ مکتبہ امدادیہ)

سوال: اگر مقتدی کو خود نہیں آتا بلکہ اس نے غیر مقتدی سے سن کر لقمہ دیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مقتدی نے دوسرے سے سُن کر جو نماز میں اس کا شریک نہیں ہے لقمہ دیا اور امام نے لے لیا، تو سب کی نماز گئی اور امام نے نہ لیا تو صرف اس مقتدی کی گئی جس نے لقمہ دیا ہے۔ ("الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ...إلخ، ج۲، ص۴۶۱)

سوال: کیا نفل نماز میں امام کو لقمہ دے سکتے ہے؟

جواب: جی ہاں! امام جب نماز یا قرأت میں غلطی کرے تو اسے بتانا یعنی لقمہ دینا مطلقاً جائز ہے خواہ نماز فرض ہو یا واجب یا تراویح یا نفل۔ (فتاوی رضویہ ج۷، ص۲۸۹)

سوال: کیا لقمہ لینے سے امام پر سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے؟

جواب: لقمہ لینے سے سجدۂ سہو کی کچھ حاجت نہیں، ہاں! اگر بھولا اور تین بار سبحٰن اللہ کہنے کی دیر چپ کھڑا رہا تو سجدۂ سہو لازم ہو جائے گا۔ (فتاوی رضویہ ج۷، ص۲۸۹)

سوال: کسی نے قسم کھائی کہ فلاں سے کلام نہیں کروں گا، پھر اس کے پیچھے نماز پڑھی اور اسے نماز میں لقمہ دیا تو کیا اس کی قسم ٹوٹ جائے گی؟

جواب: قسم نہیں ٹوٹے گی کیونکہ لقمہ دینا (جبکہ اپنی شرائط کے ساتھ ہو) شرعاً کلام نہیں ہے۔ (الجوہرۃ النیرۃ ج۱، ص۱۹۸)

سوال: امام سے غلطی ہوئی تو کیا لقمہ دینے کے بجائے کھنکار کر اسے تنبیہ کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟

جواب: صورت مذکورہ میں نماز میں اصلاً کوئی خلل نہ آیا کھانسنا کھنکارنا جبکہ بعذر یا کسی غرض صحیح کے لئے ہو جیسے گلا صاف کرنا یا امام کو سہو پر متنبہ کرنا تو مذہبِ صحیح میں ہر گز مفسدِ نماز نہیں۔(فتاوی رضویہ ج۶،ص۲۷۴)

سوال: امام نے قراءت میں غلطی کی ،مقتدی نے لقمہ دیا،امام نے نہ لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وہ غلطی جو امام نے کی، مغیر معنی مفسد نماز تھی اور مقتدی نے بتایا اور اس نے نہ لیا اُسی طرح غلط پڑھ کر آگے چل دیا تو امام کی نماز جاتی رہی اور اس کے سبب سے سب مقتدیوں کی بھی گئی اور اگر غلطی مفسدِ نماز نہ تھی تو سب کی نماز ہو گئی اگرچہ امام غلطی پر قائم رہا اور لقمہ نہ لیا اور امام نے صحیح پڑھا مقتدی کو دھوکا ہُوا کہ اس نے غلط بتایا تو اس مقتدی کی نماز ہر طرح جاتی رہی پھر اگر امام نے نہ لیا تو امام اور دیگر مقتدیوں کی نماز صحیح رہی اور اگر لے لیا تو سب کی گئی۔(فتاوی رضویہ ج۶،ص۳۳۰۔۳۳۱)

سوال: بہرے امام کو لقمہ دیا گیا اس نے نہ لیا نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: فتاوی رضویہ شریف میں ہے "اگر (بہرے امام کی) وہ غلطی مفسدِ نماز تھی تو نماز جاتی رہی ورنہ نہیں"۔(فتاوی رضویہ ج۶،ص۶۱۷)

سوال: امام کو بیٹھنا تھا، بھول کر کھڑا ہونے لگا، مقتدی نے اسے کہا "بیٹھ جاؤ" تو مقتدی کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ "بیٹھ جاؤ" کہنا کلام ہے اور کلام ہر صورت میں نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔(فتاوی ہندیہ ج۱،ص۹۸)

سورۂ فاتحہ میں لقمہ کے مسائل کا بیان

سوال: امام کو ظہر و عصر میں سرّی قراءت کرنی تھی بھول کر بلند آواز سے شروع کر دی تو کیا امام کو لقمہ دے سکتے ہیں؟

جواب: اس سوال کے جواب کو سمجھنے کے لئے چار باتیں ذہن نشین کر لیں:

(۱)۔۔۔ ”مَا تَجُوْزُ بِهِ الصَّلٰوۃُ“ (یعنی اتنی مقدار جس سے نماز کا فرض ادا ہو جاتا ہے) سرّی کرنی تھی لیکن بھول کر جہری کر دی، یا جہری کرنی تھی بھول کر سرّی کر دی تو سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ (فتاوی ہندیہ ج۱، ص۱۲۸)

اور ”مَا تَجُوْزُ بِهِ الصَّلٰوۃُ“ کی مقدار مطلقاً ایک آیت کا پڑھنا ہے اور مطلقاً آیت کا مطلب یہ ہے کہ جس میں بڑی یا چھوٹی آیت کا اعتبار نہ ہو نیز چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زائد کلمات ہوں پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۵۱۲)

(۲)۔۔۔ جہری نماز میں سرّی یا سرّی نماز میں جہری قراءت شروع کی تو ایک آیت پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہو گیا، مگر سورۂ فاتحہ نصف سے کم (یعنی تین آیت یا اس سے کم) پڑھی تھی کہ اصلاح کر لی اور شروع سے سورۂ فاتحہ کا اعادہ کر لیا تو وہ سجدۂ سہو جو واجب ہوا تھا وہ ختم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نصف سورۂ فاتحہ یا اس سے کم کی تکرار سجدۂ سہو اور نماز کے اعادہ کو واجب نہیں کرتا۔ (جد الممتار ج۳، ص۲۳۷)

(۳)۔۔۔ اگر سورۂ فاتحہ نصف سے زیادہ پڑھ چکا ہے تو سجدۂ سہو واجب ہو گیا، اور اب سورۂ فاتحہ کا اعادہ بھی نہیں کر سکتا کیونکہ نصف سورۂ فاتحہ کا تکرار خود ترکِ واجب ہے۔

(بہارِ شریعت ج۱، ص۷۱۱) (فتاوی امجدیہ ج۱، ص۲۸۲)

(۴)۔۔۔ جس مقام پر ترکِ واجب ہو گیا ہو اور لقمہ دینے میں سجدۂ سہو ختم ہو سکے تو وہاں لقمہ دینا درست ہوتا ہے کہ وہ لقمہ کا محل ہے۔ (فتاوی رضویہ ج۷، ص۲۶۴)

ان چار باتوں کی روشنی میں سوال کا جواب واضح ہو گیا کہ امام کو ظہر و عصر کی نماز میں سرّی (یعنی آہستہ) قراءت کرنی واجب ہے مگر بھول کر جہری (یعنی بلند آواز سے) قراءت شروع کر دی تو **"جب تک نصف سورۂ فاتحہ نہ پڑھا ہو، امام کو لقمہ دے سکتے ہیں کہ اگرچہ امام پر سجدۂ سہو واجب ہو چکا ہے مگر نصف سورۂ فاتحہ سے پہلے دوبارہ آہستہ شروع سے پڑھنے سے اس سجدۂ سہو کا ازالہ ممکن ہے لہذا یہ لقمہ کا محل ہے۔ ہاں! اگر نصف تک سورۂ فاتحہ جہر سے پڑھ چکا ہے تو اب امام کو لقمہ نہیں دے سکتے کہ سجدۂ سہو کا ازالہ ممکن نہیں، لہذا اگر اس صورت میں جو بھی مقتدی لقمہ دے گا تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی اور اگر اس کے لقمے کو امام لے گا تو امام کی بھی نماز ٹوٹ جائے گی اور جب امام کی ٹوٹ گئی تو سارے مقتدیوں کی بھی ٹوٹ جائے گی۔"**

سوال: امام نے فجر، مغرب، عشاء یا جمعہ کی نماز میں قراءت شروع کرنے میں دیر کر دی جس سے مقتدیوں نے اندازہ لگایا کہ شاید امام نے بھول کر سرّی قراءت شروع کر دی ہے، تو کیا اس صورت میں امام کو لقمہ دے سکتے ہیں؟

جواب: اس صورت میں مقتدیوں کے لئے لقمہ دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ امام نے ثناء، تعوذ و تسمیہ کو اتنی ترتیل سے پڑھا کہ ابھی تک سورۂ فاتحہ شروع ہی نہ کی ہو جس کی وجہ سے ابھی تک لقمہ کا محل ہی نہ ہوا ہو۔ اور اگر مقتدیوں کا اندازہ صحیح ہوا تو ہو سکتا ہے کہ امام نے نصف سورۂ فاتحہ یا اس سے زیادہ پڑھ چکا ہو، جس کی وجہ سے اب لقمہ کا محل نہ رہا کیونکہ جو سجدۂ سہو واجب ہونا تھا وہ واجب ہو گیا اب سجدۂ سہو کا ختم ہونا ممکن نہیں۔ ہاں! اگر امام قعدۂ

اخیرہ میں ایک طرف سلام کے بعد اگر سجدۂ سہو چھوڑ کر دوسری طرف سلام پھیرنے لگے تو سجدۂ سہو کرنے کے لئے امام کو لقمہ دے سکتے ہیں کیونکہ اگر امام نے سجدۂ سہو نہ کیا تو نماز واجب الاعادہ ہو جائے گی۔

ہاں! اگر مقتدی اتنا قریب ہے کہ اس نے سن لیا کہ امام نے سورۂ فاتحہ آہستہ شروع کر دی ہے، تو نصف سورۂ فاتحہ تک پہنچنے سے پہلے پہلے لقمہ دے سکتا ہے، کہ یہ لقمہ کا محل ہے کیونکہ سورۂ فاتحہ کے اعادہ سے سجدۂ سہو ختم ہو سکتا ہے۔

لیکن اس صورت میں یہ خیال رہے کہ محض شبہہ کی بنیاد پر لقمہ دینا جائز نہیں ہے، مقتدی لقمہ اسی وقت دے سکتا ہے جب اس کو یقین کے ساتھ معلوم ہو گیا کہ امام نے سورۂ فاتحہ آہستہ شروع کر دی ہے اور ابھی نصف تک نہیں پہنچا ہے۔ اور یقین ہونے کی صورت یہ ہے کہ

(۱)۔۔۔ مقتدی قریب تھا کہ اسے امام کے پڑھنے کی آواز آرہی تھی۔

(۲)۔۔۔ یا ایک آدھ کلمہ امام سے بلند آواز کے ساتھ نکل گیا جس کو مقتدیوں نے سن لیا۔

پس اگر ان دونوں صورتوں میں سے کوئی نہیں ہے اور مقتدی نے بس یہ خیال کر کے کہ "اتنی دیر ثناء پڑھنے میں نہیں لگتی" لقمہ دے دیا تو اس کا اس طرح لقمہ دینا جائز نہیں کیونکہ لقمہ دینا حقیقت میں کلام ہے اور نماز میں کلام مفسدِ نماز ہے، ہاں! ضرورت کی بنا پر لقمہ لینا اور دینا جائز کیا گیا ہے۔ (فتاوی رضویہ ج۷، ص۲۸۷)(فتاوی رضویہ ج۸، ص۲۱۲)

سوال: امام صاحب نے بھول کر مغرب کی تیسری یا عشاء کی تیسری یا چوتھی میں جہری قراءت شروع کر دی تو کیا لقمہ دے سکتے ہیں؟

جواب: یہاں لقمہ دینے کے حوالے سے وہی حکم ہے جو ظہر و عصر کی پہلی یا دوسری رکعت میں جہری قراءت کرنے کا ہے یعنی مغرب کی تیسری اور عشاء کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سرّی قراءت کرنا واجب ہے۔ اور بھول کر بلند آواز کے ساتھ ایک آیت کی مقدار پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ ہاں! اگر امام ابھی نصف سے کم پڑھا ہے تو لقمہ دے سکتے ہیں کیونکہ اگر امام نے سورۂ فاتحہ کا اعادہ کر لے گا تو جو سجدۂ سہو واجب ہوا تھا وہ ختم ہو جائے گا۔ اور اگر امام نصف یا نصف سے زیادہ پڑھ چکا ہے تو لقمہ نہیں دے سکتے کیونکہ جو سجدۂ سہو واجب ہونا تھا وہ ہو گیا، اب اس کا ارتفاع (یعنی ازالہ) آخر نماز تک نہیں ہو سکتا۔

(بہارِ شریعت ج۱، ص۵۴۴)(فتاوی رضویہ ج۷، ص۲۶۴)

علم صرف کی بہترین کتاب جس میں صرف کے قاعدوں کی علتیں بیان کی گئی ہیں
صرف کے
دلچسپ سوالات
آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے
☆...وزن کے لئے "ف ع ل" کو کیوں خاص کیا گیا؟
☆...فعل ماضی مبنی علیہ حالت اس کے آخر میں حرکت ہے؟
☆...فعل مضارع بنانے کے لئے حروف اتین کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟
☆...ثلاثی مجرد کے اسم فاعل میں الف کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟
☆...صیغوں کی تقلیل کرنے کے آسان ۶ اقاعدے
☆...ان چیزوں کا بیان جن سے فعل لازم آتا ہے
☆...فعل ماضی کے ۱۴ صیغے ہی کیوں آتے ہیں؟
☆...فعل مضارع معرب کیوں ہوتا ہے؟
☆...فعل امر کو فعل مضارع سے ہی کیوں بناتے ہیں؟
☆...اسم مفعول بنانے میں میم کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟
☆...نون تثنیہ اور نون جمع میں فرق
☆...ان چیزوں کا بیان جن سے فعل لازم آتا ہے
مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
ناشر مکتبہ دار السنہ دہلی

قراءت میں لقمہ کے مسائل کا بیان

سوال: امام بقدرِ واجب قراءت کر چکا ہو اور بھول جائے تو کیا مقتدی اس کو لقمہ دے سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! لقمہ دے سکتا ہے، فتاوی رضویہ میں ہے: ”امام جہاں غلطی کرے مقتدی کو جائز ہے کہ اُسے لقمہ دے اگرچہ ہزار آیتیں پڑھ چکا ہو، یہی صحیح ہے“۔

(فتاوی رضویہ ج۶، ص۳۷۱)

سوال: امام قراءت میں بھولا تو مقتدی کتنی دیر بعد لقمہ دے؟

جواب: فوراً ہی لقمہ دینا مکروہِ تنزیہی ہے جیسا کہ **”احکامِ لقمہ کے بیان“** میں گزرا، پس تھوڑا توقف چاہئے کہ شاید امام خود نکال لے، مگر جب کہ اس کی عادت اسے معلوم ہو کہ رُکتا ہے، تو بعض ایسے حروف نکلتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو فوراً بتائے۔

("الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ... إلخ، ج۲، ص۴۶۱)

سوال: امام قراءت میں بھولا تو اسے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: امام کو مکروہ ہے کہ مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور کرے، بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف منتقل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے، بشرطیکہ اس کا وصل مفسدِ نماز نہ ہو اور اگر بقدر حاجت پڑھ چکا ہے تو رکوع کر دے، مجبور کرنے کے یہ معنی ہیں کہ بار بار پڑھے یا ساکت (یعنی خاموش) کھڑا رہے۔ مگر وہ غلطی اگر ایسی ہے، جس میں فسادِ معنی تھا تو اصلاحِ نماز کے لئے اس کا اعادہ لازم تھا اور یاد نہیں آتا تو مقتدی کو آپ ہی مجبور کرے گا اور وہ بھی نہ بتا سکے، تو نماز گئی۔ ("الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ... إلخ، ج۲، ص۴۶۱)

سوال: ایک آیت کو چھوڑ کر کسی دوسری آیت کو شروع کرنا کب مفسدِ نماز ہے اور کب نہیں؟

جواب: ایک آیت کو چھوڑ کر دوسری آیت شروع کر دی تو اس کی تین صورتیں ہیں:

(۱)۔۔۔ پہلی آیت پر وقف کیا پھر دوسری آیت کو پڑھا تو اس صورت میں نماز ہو جائے گی چاہے ملا کر پڑھنے سے معنی فاسد ہوں یا نہ ہوں۔

(۲)۔۔۔ اور اگر وصل کیا (یعنی ملا کر پڑھا) اور معنی فاسد نہ ہوئے تو نماز ہو جائے گی۔

(۳)۔۔۔ اور اگر وصل کیا (یعنی ملا کر پڑھا) اور معنی فاسد ہو گئے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت کے جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۵۵۶ پر ہے: ایک آیت کو دوسری کی جگہ پڑھا، اگر پورا وقف کر چکا ہے تو نماز فاسد نہ ہوئی جیسے وَالْعَصْرِ ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ (پ۳۰، العصر: ۱۔۲) پر وقف کر کے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿۲۲﴾ (پ۳۰، المطففین: ۲۲) پڑھا، یا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پر وقف کیا، پھر پڑھا اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ ﴿۶﴾ (پ۳۰، البینۃ: ۶) نماز ہو گئی اور اگر وقف نہ کیا تو معنی متغیر ہونے کی صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی، جیسے یہی مثال ورنہ نہیں جیسے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ (پ۱۶، الکھف: ۱۰۷) کی جگہ فَلَهُمْ جَزَآؤُنِ الْحُسْنٰى پڑھا، نماز ہو گئی۔ ("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۰)

سوال: بقدرِ حاجت پڑھنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: بقدرِ حاجت پڑھنے سے مراد قراءت کی وہ کم سے کم مقدار ہے جو واجب ہے یعنی سورۂ فاتحہ کے بعد تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت یا ایک چھوٹی سورت پڑھنا۔

(بہارِ شریعت ج۱،ص۵۱۷)

سوال: امام نے صحیح قراءت کی مقتدی کو شبہہ ہوا کہ امام نے غلط پڑھا اور مقتدی نے لقمہ دے دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: امام نے صحیح پڑھا مقتدی کو شبہہ ہُوا کہ اس نے غلط پڑھا اور اس شبہہ کی بنیاد پر مقتدی نے لقمہ دیا تو مقتدی کی نماز ہر طرح جاتی رہی پھر اگر امام نے نہ لیا تو امام اور دیگر مقتدیوں کی نماز صحیح رہی اور اگر امام نے اس کا غلط لقمہ لے لیا تو سب کی گئی۔ (فتاوی رضویہ ج۶،ص۳۳۱)

یہ مسئلہ تراویح کے علاوہ دیگر نمازوں کا ہے، تراویح میں اگر اس طرح ہوا تو مقتدی کی نماز فاسد نہیں ہوگی، یہ مسئلہ ان شاء اللہ **"تراویح میں لقمہ کے مسائل کے بیان"** میں آئے گا۔

سوال: امام نے نماز میں خلافِ ترتیب قرآن پڑھا تو کیا حکم ہے؟ اور کیا اس صورت میں لقمہ دیا جاسکتا ہے؟

جواب: امام نے سورتیں بے ترتیبی سے سہواً پڑھیں مثلاً پہلی رکعت میں سورۂ فلق اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص تو کچھ حرج نہیں، اور اگر قصداً پڑھیں تو گنہگار ہوا، مگر نماز میں کچھ خلل واقع نہیں ہوگا نماز ہو جائے گی اور سجدۂ سہو بھی لازم نہیں ہوگا کیونکہ ترتیب سے قرآن پڑھنا قراءت کا واجب ہے نہ کہ نماز کا واجب، اور سجدۂ سہو نماز کے واجب کے ترک سے لازم ہوتا ہے۔ (فتاوی رضویہ ج۶،ص۲۳۹) پس ایسی صورت میں لقمہ دینا مفسدِ نماز ہے کہ بے محل ہے کیونکہ امام کو اوپر والی سورت شروع کرنے کے بعد اسی کو پورا کرنے کا حکم ہے، اسے چھوڑ کر

بعد والی سورت کو پڑھنے کی اجازت نہیں ہے لہذا القمہ دینے سے مقتدی کی نماز ٹوٹ جائے گی اور اگر امام لقمہ لے گا تو اس کی بھی ٹوٹ جائے گی اور جب امام کی ٹوٹ گئی تو سارے مقتدیوں کی ٹوٹ جائے گی۔ (فتاوی فقیہ ملت ج۱، ص۱۶۵)

مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ
شارق الفلاح
شارِق الفلاح
شرح نور الایضاح
سوالاً جواباً عبارت کی شرح
مصنف
شیخ ابوالاخلاص حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی الحنفی
(سال وفات ۱۰۶۹ھ)
شارح
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطائی مدنی فتحپوری
جیلانی بکڈپو

رکوع میں لقمہ کے مسائل کا بیان

سوال: امام فرضوں کی پہلی یا دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملائے بغیر رکوع میں چلا گیا تو کیا مقتدی لقمہ دے سکتا ہے؟

جواب: اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے تین باتیں ذہن نشین کر لیجئے:

(۱)۔۔۔ فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیات کے برابر ہو یا ایک چھوٹی سورت ملانا واجب ہے۔

(بہارِ شریعت ج۱، ص۵۱۷)

(۲)۔۔۔ کوئی شخص سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھے بغیر بھول کر رکوع میں چلا جائے، اور پھر رکوع میں یاد آئے تو حکم ہے کہ واپس آئے اور مقدارِ واجب پڑھ کر پھر دوبارہ رکوع کرے کہ پہلا رکوع لوٹنے سے باطل ہو جائے گا، اور آخر میں سجدۂ سہو کر لے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر اسے رکوع میں یاد نہ آیا بلکہ سجدے میں یاد آیا تو آخر میں سجدۂ سہو کر لے نماز ہو جائے گی۔ (فتاوٰی رضویہ ج۸، ص۱۹۶)

(۳)۔۔۔ سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھے بغیر بھول کر رکوع میں چلا جائے، اور پھر رکوع میں یاد آنے پر جو لوٹنا ہے وہ فرض سے واجب کی طرف نہیں بلکہ فرض سے فرض کی طرف ہے کیونکہ قراءت کا وہ حصہ اگرچہ واجب ہے مگر قراءت "مِنْ حَیْثُ الْقِرَاءَۃ" فرض ہے اور وہ قراءت کی طرف لوٹ رہا ہے۔ (ردالمحتار ج۲، ص۶۵۶)

ان امور کو ذہن نشین کرنے کے بعد مسئلہ بالکل واضح ہو گیا کہ جب امام مقدارِ واجب کو چھوڑ کر رکوع میں چلا گیا تو سجدۂ سہو واجب ہو گیا، اب اگر امام کو لقمہ نہ بھی دیا جائے تو سجدۂ

سہو کے علاوہ کچھ نہیں ہو گا، لہذا اس صورت میں مقتدی کو لقمہ دینے کی اجازت نہیں کہ جو سجدۂ سہو واجب ہونا تھا وہ تو ہو گیا اب اس کے بتانے سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی، اگر لقمہ دے گا تو اس کی اور اگر امام لقمہ لے کر پلٹا تو امام کی اور اس کے ساتھ سارے مقتدیوں کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ ہاں! اگر امام کو خود یاد آیا اور وہ پلٹا تو اس کا یہ پلٹنا صحیح ہے لیکن سجدۂ سہو تب بھی واجب ہوا۔

قعدۂ اولی میں لقمہ کے مسائل کا بیان

سوال: چار رکعت والی نماز میں امام دوسری کا سجدہ کر کے قعدۂ اولی کئے بغیر تیسری کے لئے کھڑا ہونے لگا تو کیا لقمہ دے سکتے ہیں؟

جواب: اگر امام ابھی پورا سیدھا کھڑا نہ ہونے پایا تھا کہ مقتدی نے لقمہ دیا اور وہ بیٹھ گیا تو سب کی نماز ہوگئی کہ یہ لقمہ کا محل ہے اور سجدہ سہو کی بھی حاجت نہیں۔ یہاں پر لقمہ دینا اس لئے جائز ہے کہ اگر لقمہ نہ دیا گیا تو امام پر سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا۔(فتاوی رضویہ ج۸،ص۲۱۴)

سوال: چار رکعت والی نماز میں امام دوسری کا سجدہ کر کے قعدۂ اولی کئے بغیر تیسری کے لئے کھڑا ہو جائے تو کیا لقمہ دے سکتے ہیں؟

جواب: اگر امام پورا کھڑا ہو گیا تھا اس کے بعد مقتدی نے بتایا تو مقتدی کی نماز اسی وقت جاتی رہی اور جب اس کے کہنے سے امام لوٹا تو اس کی بھی گئی اور سب کی گئی۔(فتاوی رضویہ ج۸،ص۲۱۴)

اور اگر مقتدی نے اس وقت بتایا تھا کہ امام ابھی پورا سیدھا نہ کھڑا ہوا تھا کہ اتنے میں پورا سیدھا کھڑا ہو گیا اس کے بعد لوٹا تو مذہب اصح میں نماز ہو تو سب کی گئی مگر مخالفِ حکم کے سبب مکروہ ہوئی کہ سیدھا کھڑا ہونے کے بعد قعدۂ اولٰی کے لئے لوٹنا جائز نہیں، نماز کا اعادہ کریں خصوصاً ایک مذہب قوی پر نماز ہوئی ہی نہیں، تو اعادہ فرض ہے۔(فتاوی رضویہ ج۸،ص۲۱۴)

سوال: چار رکعت والی نماز میں امام قعدۂ اولی میں بیٹھا اور کافی دیر لگا دی تو کیا ایسی حالت میں مقتدی لقمہ دے سکتا ہے؟

جواب: اس صورت میں مقتدی کو لقمہ دینا جائز نہیں ہے اگر لقمہ دے گا تو دینے والے کی نماز ٹوٹ جائے گی اور امام لے گا تو امام کی اور سب مقتدیوں کی نماز ٹوٹ جائے گی۔

ہاں! اگر امام سلام پھیرنے لگے تو اب لقمہ دے سکتا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”جب امام کو قعدۂ اولیٰ میں دیر ہوئی اور مقتدی نے اس گمان سے لقمہ دیا کہ امام نے شاید قعدۂ اخیرہ سمجھا ہے تو یہ دو حال سے خالی نہیں:

(۱)۔۔۔یا تو واقعی میں مقتدی کا گمان غلط ہو گا یعنی امام قعدۂ اولیٰ ہی سمجھا ہے اور دیر اس وجہ سے ہوئی کہ اس نے اس بار التحیات زیادہ ترتیل سے ادا کی، جب تو ظاہر ہے مقتدی کا بتانا نہ صرف بے ضرورت بلکہ محض غلط واقع ہوا تو یقیناً مفسدِ نماز ہوا۔

(۲)۔۔۔دوسرا یہ کہ مقتدی کا گمان واقعی درست تھا یعنی امام نے قعدۂ اولیٰ کو قعدۂ اخیرہ سمجھا تھا تب بھی مقتدی کا بتانا محض لغو و بے حاجت ہے اور اصلاحِ نماز سے اس کا کوئی تعلق نہیں کہ جب امام اتنی تاخیر کر چکا جس سے مقتدی اس کے سہو پر مطلع ہوا تو یقیناً یہ تاخیر بقدر کثیر ہوئی اور جو کچھ ہونا تھا یعنی واجب کا ترک ہونا اور سجدۂ سہو کا لازم ہونا وہ ہو چکا، اب اس کے بتانے سے اس کا ازالہ نہیں ہو سکتا اور اس سے زیادہ کسی دوسرے خلل کا اندیشہ بھی نہیں جس سے بچنے کو یہ فعل (یعنی لقمہ دینا) کیا جائے لہٰذا اس صورت میں بھی فسادِ نماز ہے“۔

(فتاویٰ رضویہ ج۷، ص۲۶۴)

ہاں! اگر مقتدی اتنا قریب ہے کہ امام کی آواز اس نے سنی کہ التحیات کے بعد اس نے درود شریف شروع کیا تو جب تک امام ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی“ سے آگے نہیں بڑھا ہے یہ امام کو لقمہ دے اور اگر ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا“ یا ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ“ کہہ لیا ہے تو اب بتانا جائز نہیں بلکہ انتظار کرے، اگر امام کو خود یاد آئے اور کھڑا ہو جائے فبہا (یعنی ٹھیک) اور اگر

سلام پھیرنے لگے تو اس وقت بتائے، اس سے پہلے بتائے گا تو بتانے والے کی نماز جاتی رہے گی اور اس کے بتانے سے امام لے گا تو اس کی اور سب کی جائے گی۔ (فتاوی رضویہ ج۸، ص۲۱۲)

سوال: چار رکعت والی نماز میں امام نے غلطی سے دو رکعت میں سلام پھیرنے لگے تو کیا لقمہ دے سکتے ہیں؟

جواب: چار رکعت والی نماز میں امام نے غلطی سے دو رکعت پر سلام پھیرنے لگے تو مقتدیوں کو لقمہ دینا چاہئے اور جب مقتدی نے لقمہ دے دیا تو امام کو تیسری اور چوتھی رکعت پوری کر لینا چاہئے اور آخر میں سجدۂ سہو کر لے نماز ہو جائے گی۔ (وقار الفتاوی ج۲، ص۲۳۳)

سوال: اگر امام نے بھول کر پہلی یا تیسری رکعت کے بعد بیٹھ گیا تو کب تک لقمہ دے سکتے ہیں؟

جواب: اگر امام نے بھول کر پہلی یا تیسری رکعت کے بعد بیٹھ گیا اور ابھی امام کو بیٹھے تین بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار وقفہ نہیں گزرا تو لقمہ دے سکتے ہیں کیونکہ اس مقدار سے کم میں سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا، لہذا یہ لقمہ کا محل ہے۔ اور اگر امام تین بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار بیٹھ چکا ہے تو اب اس پر سجدۂ سہو واجب ہو گیا اب مقتدی لقمہ نہیں دے سکتا کیونکہ اب سلام تک سجدۂ سہو سے زیادہ کچھ نہیں ہو گا، ہاں! اگر امام قعدۂ اخیرہ میں سجدۂ سہو ادا کئے بغیر سلام پھیرنے لگے تو اب لقمہ دے سکتا ہے کہ امام نماز کو فاسد کر سکتا ہے۔ (حبیب الفتاوی ص۴۲۷)

قعدۂ اخیرہ میں لقمہ کے مسائل کا بیان

سوال: امام قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھ کر بھولے سے پانچویں رکعت کے لئے سیدھا کھڑا ہو گیا تو کیا اسے لقمہ دے سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! اگر امام قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھ کر بھولے سے پانچویں رکعت کے لئے سیدھا کھڑا ہو گیا تو لقمہ دے سکتے ہیں۔ مراقی الفلاح میں ہے: امام قعدۂ اخیرہ کے بعد کھڑا ہو گیا تو مقتدی نہ کھڑے ہوں بلکہ امام کا انتظار کریں اور لقمہ دیتے رہیں یہاں تک کہ امام واپس آجائے، اور اگر امام واپس نہیں آیا یہاں تک کہ پانچویں رکعت کو سجدہ سے مقید کر دیا تو مقتدی اکیلے سلام پھیر دیں نماز ہو جائے گی۔ اور امام ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیرے اور یہ دو رکعتیں سنتِ ظہر یا عشا کے قائم مقام نہ ہوں گی۔

(مراقی الفلاح ص ۳۱۰) (''الدر المختار'' و ''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ج ۲، ص ۶۶۷، ۶۶۹)

سوال: امام قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھے بغیر بھولے سے پانچویں رکعت کے لئے سیدھا کھڑا ہو گیا تو کیا اسے لقمہ دے سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! اس صورت میں لقمہ دے سکتے ہیں کہ جب امام قعدۂ اخیرہ بھول کر کھڑا ہو گیا تو مقتدی انتظار کرے گا اور امام کو لقمہ دیتا رہے گا اور امام جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیرے نماز ہو گئی۔ اور اگر امام نے لقمہ نہ لیا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو سجدہ سے سر اٹھاتے ہی وہ فرض نفل ہو گیا لہٰذا اگر چاہے تو علاوہ مغرب کے اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملالے کہ شفع پورا ہو جائے اور طاق رکعت نہ رہے اگرچہ وہ نماز فجر یا عصر ہو مغرب میں اور نہ ملائے کہ چار پوری ہو گئیں۔ (''الدر المختار'' و ''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ج ۲، ص ۶۶۴) اور فرض پھر سے ادا کرے۔

تراویح میں لقمہ کے مسائل کا بیان

سوال: اگر رمضان میں سماعت کرنے والا حافظ کسی عذر کی وجہ سے نمازِ تراویح نہ پڑھ سکتا ہو تو کیا وہ امام کے پاس بیٹھ کر لقمہ دے سکتا ہے؟

جواب: اس طرح کرنا ہر گز جائز نہیں ہے، اس حافظ کا لقمہ لینے سے امام کی نماز ٹوٹ جائے گی اور امام کی ٹوٹنے کی وجہ سے سب مقتدیوں کی بھی ٹوٹ جائے گی۔(فتاوی رضویہ ج۸،ص۲۱۷) کہ یہ غیر مقتدی کا لقمہ لینا ہے اور اپنے مقتدی کے علاوہ کا لقمہ لینا مفسدِ نماز ہے۔

سوال: سامع کا قرآنِ مجید سے دیکھ کر لقمہ دینا کیسا ہے؟

جواب: نماز کے اندر دیکھ کر قرآنِ مجید پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، لہذا دیکھ کر لقمہ دینے سے سامع کی نماز ٹوٹ گئی اور اگر امام نے اس کا لقمہ لیا تو امام کی اور سب مقتدیوں کی بھی ٹوٹ جائے گی۔(فتاوی ہندیہ ج۱،ص۱۰۱)

سوال: کیا سامع کے علاوہ دوسرا مقتدی بھی لقمہ دے سکتا ہے؟

جواب: جسے سامع مقرر کیا گیا اس کے علاوہ دوسرا مقتدی بھی لقمہ دے سکتا ہے جیسا کہ امام اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوٰی رضویہ شریف میں ارشاد فرماتے ہیں "قوم کا کسی کو سامع مقرر کر دینے کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ اس کے غیر کو بتانے کی اجازت نہیں اور اگر کوئی اپنے جاہلانہ خیالات سے یہ قصد کرے بھی تو اس کی ممانعت سے وہ حق جو شریعت نے عام مقتدیوں کو دیا کیونکر سلب (یعنی ختم) ہو سکتا ہے"۔

(فتاوی رضویہ شریف ص۲۸۴ ج۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سوال: امام تراویح میں اٹکے اور آگے نہ پڑھ پائے یا ایسا ہوا کہ روانی میں پڑھتے ہوئے کوئی آیت یا آیت کا حصہ چھوڑ کر بغیر رکے یا اٹکے آگے نکل جائے تو کیا لقمہ دے سکتے ہیں؟

جواب: امام تراویح میں اٹکے اور آگے نہ پڑھ پائے یا ایسا ہوا کہ روانی میں پڑھتے ہوئے کوئی آیت یا آیت کا حصہ چھوڑ کر بغیر رکے یا اٹکے آگے نکل جائے اور ناجائز مقدار تک خاموش رہنا بھی نہ پایا جائے، نہ ہی معنی فاسد ہوتے ہوں تب بھی مقتدی کو بتانا چاہئے کیونکہ امام کے نہ ٹھہرنے یا فساد معنی نہ ہونے کے سبب اگرچہ نماز پر اثر نہیں پڑے گا لیکن چونکہ تراویح میں پورے قران عظیم کا ختم کرنا مقصود ہوتا ہے اور کچھ حصہ رہ جانے سے یہ مقصود پورا نہیں ہو گا۔ چنانچہ امامِ اہل سنت رضی اللہ عنہ فتاوی رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: ”تراویح میں ختمِ قرآن عظیم ہو تو مقتدی کو بتانا چاہئے جبکہ امام سے نہ نکلے یا وہ آگے رواں ہو جائے اگرچہ اس غلطی سے نماز میں کچھ خرابی نہ ہو کہ مقصود ختمِ کتابِ عزیز ہے اور وہ کسی غلطی کے ساتھ پورا نہ ہو گا۔ (فتاوی رضویہ شریف ص ۲۸۲ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سوال: تراویح میں اگر امام نے کسی جگہ کوئی آیت چھوڑا لیکن مقتدیوں نے لقمہ نہ دیا تو اب کیا کریں؟

جواب: تراویح میں اگر امام نے کسی جگہ کوئی آیت چھوڑا لیکن مقتدیوں نے نہ بتایا اور چھوڑنا بھی ایسا تھا کہ اس سے نماز میں کوئی فساد یا کراہت نہ آئی تب بھی مقتدی کو چاہئے کہ بعدِ سلام امام کو اطلاع دے، امام تراویح کی دوسری رکعت میں اتنے الفاظِ کریمہ کا صحیح طور پر اعادہ کرلے مگر اولی یہی تھا کہ اسی وقت بتایا جائے۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ شریف ص ۲۸۲ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سوال: تراویح میں امام کو پریشان کرنے کے لئے لقمہ دینا کیسا ہے؟

جواب: دیکھا گیا ہے کہ ایک تراویح پڑھانے والے کے پیچھے کئی کئی حافظ کھڑے لقمے دے رہے ہوتے ہیں انہیں اپنی نیت کے بارے میں محتاط رہنا چاہئے، اگر ان کی نیت حافظ صاحب کو پریشان کرنے کی ہوئی تو ایسا کرنا حرام ہو گا، امامِ اہلِ سنّت، مجددِ دین وملت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوٰی رضویہ شریف میں فرماتے ہیں "قاری (یعنی پڑھنے والے) کو پریشان کرنے کی نیت حرام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''لوگوں کو خوشخبریاں سناؤ نفرت نہ دلاؤ، آسانی پیدا کرو تنگی نہ کرو''۔ اور بے شک آج بہت سے حفاظ کا یہ شیوہ ہے، یہ بتانا نہیں بلکہ حقیقۃً یہود کے اس فعل میں داخل ہے (جس کا ذکر قران پاک میں ہوا ، فرمایا گیا) لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ الْغَوْا فِيْهِ۔ (پارہ ۲۴ سورۃ حم السجدۃ آیت ۲۶) **ترجمۂ کنزالایمان:** (کافر کہتے ہیں) یہ قرآن نہ سنو اور اس میں بے ہودہ غل (یعنی شور) کرو۔

(فتاوٰی رضویہ شریف ص ۲۸۷ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اگر کسی کی نیت امام کو پریشان کرنے کی تو نہ ہو مگر اپنا حفظ جتلانا مقصود ہو تو یہ بھی حرام ہے۔ جیسا کہ امامِ اہلِ سنّت مجددِ دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوٰی رضویہ شریف میں ارشاد فرماتے ہیں۔ "اپنا حفظ جتانے کے لئے ذرا ذرا شبہ پر روکنا ریا ہے اور ریا حرام ہے خصوصاً نماز میں۔ (فتاوٰی رضویہ شریف ص ۲۸۷ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سوال: تراویح میں مقتدی نے سہواً غلط لقمہ دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: تراویح میں سہواً غلط بتانا مفسد نماز نہیں تیسیراً یہی حکم ہے۔

(فتاوٰی رضویہ شریف ص ۲۸۴ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سوال: رمضان کے وتر میں امام دعائے قنوت پڑھے بغیر رکوع میں چلا گیا تو کیا لقمہ دے سکتے ہیں؟

جواب: جو شخص دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں چلا جائے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ دعائے قنوت پڑھنے کے لئے رکوع سے پلٹے بلکہ حکم ہے کہ وہ نماز پوری کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے پھر اگر خود ہی یاد آجائے اور رکوع سے پلٹ کر دعائے قنوت پڑھے تو اصح یہ ہے کہ گناہ گار ہوا مگر نماز فاسد نہ ہوئی۔ جیسا کہ امامِ اہلِ سنّت، مجددِ دین وملت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اسی قسم کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "(رکوع میں) تسبیح پڑھ چکا ہو یا ابھی کچھ نہ پڑھنے پایا ہو اُسے قنوت پڑھنے کے لئے رکوع چھوڑنے کی اجازت نہیں اگر قنوت کے لئے قیام کی طرف عود کیا گناہ کیا پھر قنوت پڑھے یا نہ پڑھے اُس پر سجدۂ سہو ہے" (جبکہ بھول کر واپس آیا ہو)۔ (فتاوٰی رضویہ ص ۲۱۲ ج ۸ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

چنانچہ صورت مذکورہ میں مقتدی نے نماز کی اصلاح کی خاطر جو لقمہ دیا وہ درست نہ تھا کہ اس کا لقمہ دینا اس جگہ اصلاحِ نماز نہیں کہ خود امام کو رکوع سے دعائے قنوت پڑھنے کی طرف لوٹنا منع ہے لہذا اس نے بے محل لقمہ دیا جس کی بنا پر اس کی نماز فاسد ہوگئی پھر امام اس کے بتانے سے پلٹا تو امام کی بھی فاسد ہوگئی کہ اس نے اس کا لقمہ لیا جو نماز سے باہر تھا اور اس کے سبب کسی کی بھی نماز نہیں ہوئی۔ یہی حکم فتاوٰی فیض الرسول میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

(فتاوٰی فیض الرسول ص ۳۸۶ جلد اول شبیر برادرز لاہور)

سوال: زید تراویح پڑھا رہا تھا کہ دو رکعت پر تشہد میں بیٹھا، پچھلی صفوں میں سے نمازیوں نے لقمہ دیا ان کے گمان میں ایک رکعت ہوئی تھی امام نے ان کا لقمہ نہیں لیا بلکہ تشہد پڑھ کر سلام پھیر القمہ دینے والوں کی نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: صورت مذکورہ میں جو لقمہ دیا گیا وہ بے محل دیا گیا اور بے حاجت لقمہ دینے کا حکم یہ ہے کہ ایسا لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جاتی ہے لہذا جنہوں نے لقمہ دیا ان کی نماز فاسد ہو گئی۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل ص ۳۵)

سوال: زید نے عید کی امامت کے لئے تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھے اور ثنا پڑھنے کے بعد قراءت سے پہلے تکبیر کہنے کے بجائے قراءت شروع کر دی یہاں تک کہ سورۃ الفاتحہ ختم ہو گئی اور دوسری سورت کی پہلی ہی آیت شروع کی تھی کہ زید کو لقمہ دیا گیا اور زید نے لقمہ لے کر تینوں تکبیریں کہیں اور الحمد سے پھر سے قراءت شروع کر کے نماز ختم کی، نماز کے بعد کچھ لوگوں نے کہا کہ نماز نہیں ہوئی مگر زید نے کہا کہ نماز ہو گئی کس کا موقف درست ہے؟

جواب: لقمہ دینے اور لینے والے بلکہ ساری جماعت ہی کی نماز نہ ہوئی کہ قوانین شریعت کی رو سے حکم یہ ہے کہ اگر پہلی رکعت میں امام تکبیراتِ زوائد بھول جائے تو سورۂ فاتحہ ختم ہونے تک یاد آجائے تو اسی وقت تکبیراتِ زوائد کہہ لے اور سورۂ فاتحہ کا اعادہ کرے لیکن اگر سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد کوئی سورت شروع کر دے تو درمیان میں تکبیر نہ کہے بلکہ قراءت مکمل کرنے کے بعد کہے۔ (ردالمحتار ص ۵۵ ج ۳ مکتبہ امدادیہ)

جب امام تکبیراتِ عید بھول جائے یہاں تک کہ وہ قرأت شروع کر دے تو وہ قرأت کے بعد تکبیر کہے گا یا رکوع میں کہے گا جب تک کہ سر نہ اٹھالے اسی طرح تاتارخانیہ میں ہے۔

(فتاوٰی عالمگیری ۷۶ ج اول قدیمی کتب خانہ)

لہذا امام پر لازم تھا کہ جب وہ سورت شروع کر چکا تو مقتدی کا لقمہ نہ لیتا اور قرأت مکمل کرنے کے بعد تکبیراتِ زوائد کہتا۔ مگر اس نے لقمہ لیا تو حکم شرع کے خلاف بے جا لقمہ لیا اور بے جا لقمہ دینے اور لینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے پس صورتِ مذکورہ میں نماز فاسد ہو گئی۔ صورت مذکورہ میں فساد نماز ہی کا حکم فتاوٰی فیض رسول میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

(فتاوٰی فیض رسول ص ۸۶ ۴ ج ۳ شبیر برادر لاہور)

احکامِ مسجد کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔

(اَلْقُرْبَۃُ اِلٰی ربِّ العلمین، لابن بشکوال ص ۹۰ حدیث ۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

سوال: مسجد کا دروازہ بند کرنا کیسا ہے؟

جواب: مسجد کا دروازہ بند کرنا مکروہ ہے، البتہ اگر اسبابِ مسجد جاتے رہنے (یعنی چوری ہونے) کا خوف ہو، تو علاوہ اوقاتِ نماز بند کرنے کی اجازت ہے۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ... إلخ، فصل کرہ غلق باب المسجد، ج۱، ص۱۰۹)

سوال: مسجد میں نجاست لے کر جانا کیسا ہے؟

جواب: مسجد میں نجاست لے کر جانا، اگرچہ اس سے مسجد آلودہ نہ ہو، یا جس کے بدن پر نجاست لگی ہو، اس کو مسجد میں جانا منع ہے۔

(''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیھا، مطلب فی إحکام المسجد، ج۲، ص۵۱۷)

سوال: نا سمجھ بچے اور پاگل کو مسجد میں لے جانا کیسا ہے؟

جواب: بچے اور پاگل کو جن سے نجاست کا گمان ہو مسجد میں لے جانا حرام ہے ورنہ مکروہ، جو لوگ جوتیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں، ان کو اس کا خیال کرنا چاہئے کہ اگر نجاست لگی ہو تو صاف کر لیں اور جوتا پہنے مسجد میں چلے جانا، سوءِ ادب (یعنی بے ادبی) ہے۔

(''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیھا، ج۲، ص۵۱۸)

سوال: وضو کے بعد منہ اور ہاتھ سے پانی پونچھ کر مسجد میں ٹپکانا کیسا ہے؟

جواب: آج کل اکثر دیکھا جاتا ہے کہ وضو کے بعد منہ اور ہاتھ سے پانی پونچھ کر مسجد میں ٹپکاتے اور جھاڑتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۶۴۷)

سوال: مسجد میں سوال کرنے کا کیا حکم ہے؟ نیز مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنا کیسا ہے؟

جواب: مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور اس سائل کو دینا بھی منع ہے۔ مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے۔ حدیث میں ہے، "جب دیکھو کہ گمی ہوئی چیز مسجد میں تلاش کرتا ہے، تو کہو، خدا اس کو تیرے پاس واپس نہ کرے کہ مسجدیں اس لئے نہیں بنیں۔"
(''صحیح مسلم''، کتاب المساجد...إلخ، باب النھی عن نشد الضالۃ فی المسجد...إلخ، الحدیث: ۱۲۶۰، ص۷۶۵)

سوال: مسجد میں کھانا، پینا اور سونا کیسا ہے؟

جواب: مسجد میں کھانا، پینا، سونا، معتکف اور پردیسی کے سوا کسی کو جائز نہیں، لہٰذا جب کھانے پینے وغیرہ کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائے کچھ ذکر و نماز کے بعد اب کھا پی سکتا ہے۔ (''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیھا، ج۲، ص۵۲۵) (''صغیری''، فصل فی إحکام المسجد، ص۳۰۲)

سوال: مسجد میں کب جانے کی ممانعت ہے؟

جواب: مسجد میں کچا لہسن، پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں، جب تک بو باقی ہو کہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: "جو اس بدبودار درخت سے کھائے، وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کہ ملائکہ کو اس چیز سے ایذا ہوتی ہے، جس سے آدمی کو ہوتی ہے۔" (صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب نہی من اکل ثوما...إلخ، الحدیث: ۵۶۴، ص۲۸۲) یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بدبُو ہو۔ جیسے گندنا، (یعنی ایک قسم کی مشہور ترکاری جو

لہسن سے مشابہ ہوتی ہے) مولی، کچا گوشت، مٹی کا تیل، وہ دیا سلائی جس کے رگڑنے میں بُو اُڑتی ہے، ریاح خارج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو گندہ دہنی کا عارضہ ہو یا کوئی بدبُودار زخم ہو یا کوئی دوا بدبُودار لگائی ہو، تو جب تک بُو منقطع (یعنی ختم) نہ ہو اس کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے، یونہی قصاب اور مچھلی بیچنے والے (یعنی جبکہ ان دونوں کے بدن یا کپڑے میں بو ہو، قصاب سے مراد قوم قصاب نہیں بلکہ وہ جو گوشت بیچتا ہو، چاہے وہ کسی قوم کا ہو) اور کوڑھی اور سفید داغ والے اور اس شخص کو جو لوگوں کو زبان سے ایذا دیتا ہو، مسجد سے روکا جائے گا۔

(''الدر المختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ...إلخ، ومطلب فی الغرس فی المسجد، ج۲، ص۵۲۵)

سوال: سب مسجدوں میں افضل مسجد کون سی ہے؟

جواب: سب مسجدوں میں سے افضل مسجدِ حرام شریف ہے، پھر مسجد نبوی، پھر مسجد قُدس، پھر مسجد قُبا، پھر اور جامع مسجدیں، پھر مسجد محلّہ، پھر مسجد شارع (یعنی راستوں کی مسجد)۔

(''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیھا، مطلب فی إفضل المسجد، ج۲، ص۵۲۱)

سوال: مسجدِ محلہ میں نماز پڑھے یا جامع مسجد میں؟

جواب: مسجد محلہ میں نماز پڑھنا، اگرچہ جماعت قلیل ہو مسجد جامع سے افضل ہے، اگرچہ وہاں بڑی جماعت ہو، بلکہ اگر مسجد محلہ میں جماعت نہ ہوئی ہو تو تنہا جائے اور اذان و اقامت کہے، نماز پڑھے، وہ مسجد جامع کی جماعت سے افضل ہے۔ (''صغیری''، فصل فی إحکام المسجد، ص۳۰۲)

سوال: مسجد میں دنیوی جائز گفتگو کرنا کیسا ہے؟

جواب: مباح باتیں بھی مسجد میں کرنے کی اجازت نہیں، نہ آواز بلند کرنا جائز۔ افسوس کہ اس زمانے میں مسجدوں کو لوگوں نے چوپال بنا رکھا ہے، یہاں تک کہ بعضوں کو مسجدوں میں گالیاں بکتے دیکھا جاتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیھا، ج۲، ص۵۲۶) (''صغیری''، فصل فی اِحکام المسجد، ص۳۰۲)

سوال: اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی اجازت نہیں۔ حدیث میں فرمایا: کہ "اذان کے بعد مسجد سے نہیں نکلتا، مگر منافق۔" لیکن وہ شخص کہ کسی کام کے لئے گیا اور واپسی کا ارادہ رکھتا ہے یعنی قبل قیام جماعت۔ یونہی جو شخص دوسری مسجد کی جماعت کا منتظم ہو تو اسے چلا جانا چاہئے۔ (''مراسیل ابی داود'' مع ''سنن ابی داود''، باب ماجاء فی الاذان، ص۶) (''غنیۃ المتملی''، اِحکام المسجد، ص۶۱۳)

اگر اس وقت کی نماز پڑھ چکا ہے، تو اذان کے بعد مسجد سے جا سکتا ہے، مگر ظہر و عشا میں اقامت ہو گئی تو نہ جائے، نفل کی نیت سے شریک ہو جانے کا حکم ہے۔ اور باقی تین نمازوں میں اگر تکبیر ہوئی اور یہ تنہا پڑھ چکا ہے، تو باہر نکل جانا واجب ہے۔

("غنية المتملي"، أحكام المسجد، ص۶۱۴، وغيرہا)

سوال: کیا مسجد کا پانی گھروں یا دوسری کسی جگہ استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: مسجد کے سقائے یا حوض جو اہلِ جماعتِ مسجد کی طہارت کو بھرے جاتے ہیں اگر مالِ وقف سے بھرے گئے ہوں تو مطلقاً جب تک ابتدا سے واقف کی اجازت ثابت نہ ہو اور نہ کسی نے اپنی ملک سے بھروائے ہوں تو بے اس کی اجازتِ قدیم خواہ جدید کے گھروں میں ان کا پانی اگرچہ طہارت ہی کے لئے ہو لے جانا روا نہیں، طہارت ہو جائے گی مگر گناہ ہو گا۔ (خصوصاً) جاڑوں (یعنی سردیوں) میں کہ سقائے گرم کئے جاتے ہیں بعض لوگ گھروں میں پانی لے جاتے ہیں اس میں بہت احتیاط چاہئے کہ غالباً بے صورتِ جواز واقع ہوتا ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد2، کتاب الطہارۃ، ص490) لہذا جب یقینی طور پر معلوم ہو کہ اس پانی کو ذاتی استعمال کر سکتے ہیں تو ہی استعمال کیجیے۔

سوال: مسجد کے کچھ آداب بیان کریں۔

جواب: اعلیٰ حضرت ،امامِ اہلسنت ،مجدّدِ دین وملت، الشاہ ،امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے ملفوظات شریفہ سے بعض آدابِ مسجد پیش خدمت ہیں:

❁ مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے دھمک پیدا ہو منع ہے۔

❁ وضو کرنے کے بعد اعضائے وضو سے ایک بھی پانی کی چھینٹ فرشِ مسجد پر نہ گرے۔

❁ مسجد کے ایک درجے سے دوسرے درجے کے داخلے کے وقت (مثلاً صحن میں داخل ہوں تب بھی اور صحن سے اندرونی حصّے میں جائیں جب بھی) سیدھا قدم بڑھایا جائے حتیٰ کہ اگر صف بچھی ہو اس پر بھی سیدھا قدم رکھیں اور جب وہاں سے ہٹیں تب بھی سیدھا قدم فرش مسجد پر رکھیں (یعنی آتے جاتے ہر بچھی ہوئی صف پر پہلے سیدھا قدم رکھیں) یا خطیب جب منبر پر جانے کا ارادہ کرے، پہلے سیدھا قدم رکھے اور جب اترے تو (بھی) سیدھا قدم اتارے۔

❁ مسجد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کریں آہستہ آواز نکلے، اسی طرح کھانسی۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔ اسی طرح ڈکار کو ضبط کرنا چاہئے اور نہ ہو تو حتی الامکان آواز دبائی جائے اگرچہ غیر مسجد میں ہو، خصوصاً مجلس میں یا کسی معظم (یعنی بزرگ) کے سامنے بے تہذیبی ہے۔ حدیث میں ہے، "ایک شخص نے دربارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ڈکار لی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہم سے اپنی ڈکار دور رکھ کہ دنیا میں جو زیادہ مدت تک پیٹ بھرتے تھے وہ قیامت کے دن زیادہ مدت تک بھوکے رہیں گے۔" (شرح السنۃ، ج7ص294، حدیث:2944)

جماہی میں آواز کہیں بھی نہیں نکالنی چاہئے۔ اگرچہ مسجد سے باہر تنہا ہو کیونکہ یہ شیطان کا قہقہہ ہے۔ جماہی جب آئے حتیٰ الامکان منہ بند رکھیں منہ کھولنے سے شیطان منہ میں تھوک دیتا ہے۔ اگر یوں نہ رکے تو اوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دبالیں اور اس طرح بھی نہ رکے تو حتی الامکان منہ کم کھولیں اور الٹا ہاتھ الٹی طرف سے منہ پر رکھ لیں۔ چونکہ جماہی شیطان کی طرف سے ہے اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں لہذا جماہی آئے تو یہ تصور کریں کہ "انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جماہی نہیں آتی۔" ان شاءاللہ عزوجل فوراً رک جائے گی۔

تمسخر (یعنی مسخرہ پن) ویسے ہی ممنوع ہے مسجد میں سخت ناجائز۔

مسجد میں ہنسنا منع ہے کہ قبر میں تاریکی (یعنی اندھیرا) لاتا ہے۔ موقع کے لحاظ سے تبسم میں حرج نہیں۔

مسجد کے فرش پر کوئی چیز پھینکی نہ جائے بلکہ آہستہ سے رکھ دی جائے۔ موسمِ گرما میں لوگ پنکھا جھلتے جھلتے پھینک دیتے ہیں یا لکڑی، چھتری وغیرہ رکھتے وقت دور سے چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ اس کی ممانعت ہے۔ غرض مسجد کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (مسجد میں ٹوپی، چادر وغیرہ بھی نہ پھینکیں، اسی طرح چادر یا رومال سے فرش اس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو)۔

مسجد میں حدث (یعنی ریح خارج کرنا) منع ہے ضرورت ہو تو (جو اعتکاف میں نہیں وہ) باہر چلے جائیں۔ لہذا معتکف کو چاہئے کہ ایام اعتکاف میں تھوڑا کھائے، پیٹ ہلکا رکھے کہ قضائے حاجت کے وقت کے سوا کسی وقت اِخراجِ ریح کی حاجت نہ ہو۔ کہ معتکف اس کے لئے

باہر نہ جاسکے گا۔(البتہ احاطۂ مسجد میں موجود بیت الخلاء میں ریح خارج کرنے کے لئے جا سکتا ہے)۔

❁ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے۔ مسجد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ یہ خلاف آدابِ دربار ہے۔ حضرت سیدنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی مسجد میں تنہا بیٹھے تھے، پاؤں پھیلا لیا، گوشۂ مسجد سے ہاتف نے آواز دی، "ابراہیم! بادشاہوں کے حضور میں یوں ہی بیٹھتے ہیں؟" معاً (یعنی فوراً) پاؤں سمیٹے اور ایسے سمیٹے کہ وقت انتقال ہی پھیلے۔ چھوٹے بچوں کو بھی پیار کرتے، اٹھاتے اور لٹاتے وقت احتیاط کریں کہ ان کے پاؤں قبلہ کی طرف نہ ہوں اور پیشاب (یعنی پوٹی کرواتے) وقت بھی ضروری ہے کہ ان کا رخ قبلہ کی طرف نہ ہو۔

❁ استعمالی جوتا مسجد میں پہن کر جانا گستاخی و بے ادبی ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ دوم، ص323)

سوال: مسجِد کے صَندو قچے کا جَمع شُدہ چندہ نیز جُمُعہ یا بڑی راتوں کو مسجِد کے لئے جو چندہ ملتا ہے وہ کس طرح استِعمال کیا جائے؟

جواب: مسجِد کے نام پر ملا ہوا چندہ وہاں کے عُرف (یعنی رَواج) کے مطابِق استِعمال کرنا ہو گا مَثَلاً امام، مُؤَذِّن اور خادِم کی تنخواہیں، مسجِد کی بجلی کا بِل، عمارتِ مسجِد یا اُس کی اَشیا کی حسبِ ضَرورت مَرَمَّت، ضَرورتِ مسجِد کی چیزیں مَثَلاً لوٹے، جھاڑو، پائیدان، بتّی، پنکھے، چَٹائی وغیرہ۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں "وقف کرنے والے نے زمین و دکانیں جس غَرَض کے لئے مسجِد پر وَقف کی ہوں ان میں صَرف کیا جائے گا اور اس کے سوا دوسری غَرَض میں اُس کا صَرف کرنا حرام حرام سخت

حرام اگرچہ وُہ دینی مدرسہ کو بنانا ہو۔ (دُرِّمُختار ج 6 ص 664) حتّٰی کہ اگر اس نے صِرف تعمیرِ مسجِد کے لئے (رقم) وَقف کی تو مَرمّتِ شِکَست و ریخت (یعنی ٹوٹ پھوٹ کی مرمّت) کے سوا مسجِد کے لوٹے چٹائی میں بھی صَرف نہیں کر سکتے (اور) اِفطاری وغیرہ (تو) دَرکنار، اور نہ اسے تنخواہِ مُدَرِّسین وغیرہ میں صَرف کر سکتے ہیں کہ یہ اَشیاء مَصارفِ مسجِد (یعنی مسجِد کے اَخراجات) سے نہیں۔

ہاں! اگر وقف کرنے والے نے ان چیزوں کی بھی صَراحَۃً (یعنی واضح لفظوں میں) اجازت شرائطِ وقف میں رکھی یا مَصارِفِ خیر کی تعمیم (تَع۔مِیم) کر دی (یعنی ہر قسم کا اچھا کام کر سکتے ہیں یہ کہہ دیا) یا یوں کہا کہ دیگر مَصارفِ خیر حسبِ صَوابدیدِ مُتَوَلّی (یعنی مُتَوَلّی کو دیگر بھلائی کے مصارف میں خرچ کرنے کے کُلّی اختیارات دیئے) تو ان میں بھی مُطلقاً یا حسبِ صَوابدیدِ مُتَوَلّی (یعنی مُتَوَلّی کی صوابدید کے مطابِق) صَرف ہو سکے گا۔ غَرَض ہر طرح اس کے شرائط کا اِتباع کیا جائے گا اور اگر شرائط معلوم نہیں تو اس کے مُتَوَلّیوں کا قدیم (یعنی شروع ہی) سے جو عملدر آمد رہا اس پر نظر ہو گی، اگر ہمیشہ سے اِفطاری و شیرینی و روشنیٔ ختم (شریف) کُل یا بعض میں صَرف ہوتا رہا (تو) اس میں اب بھی ہو گا ورنہ اَصلاً نہیں اور اِحداثِ مدرَسہ (یعنی نیا مدرَسہ بنانا) بالکل ناجائز۔ (فتاوٰی رضویہ ج 16 ص 486، 485) (چندے کے بارے میں سوال وجواب ص ۲۶۔۲۹)

سوال: قدیم سے ہونے کے کیا معنٰی ہیں؟

جواب: قدیم سے ہونے کے یہ معنٰی ہیں کہ اس کا حُدُوث (یعنی وُجُود میں آنا) (معلوم نہ ہو اور اگر معلوم ہے کہ یہ بِلا شَرط بعد کو حادِث ہوا (یعنی پہلے نہ تھا بعد میں جاری ہوا) تو قدیم نہیں اگرچہ 100، برس سے ہو۔ (فتاوٰی رضویہ ج 16 ص 486، 485) (چندے کے بارے میں سوال وجواب ص ۲۶۔۲۹)

سُوال: مسجِد کے نام پر کیا ہوا چندہ گیارہویں شریف کی نیاز کے کھانے پر صَرف کرسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر کسی مسجد کا قدیم سے عُرف چلتا آرہا ہے تو گیارہویں شریف اُس مسجد کے چندے سے کرسکتے ہیں ورنہ نہیں کرسکتے۔ چندے کا اُصول یہ ہے کہ جس مَدّ (یعنی عُنوان) میں وُصول کیا اُس کے علاوہ کسی اور مَدّ میں استِعمال کرنا گناہ ہے۔ (چندے کے بارے میں سوال وجواب ص۲۰) اور قدیم سے ہونے کے وہی معنی ہیں جو اوپر بیان ہوا۔

سُوال: مسجِد کے چندے کی رقم سے مسجِد پر جشنِ ولادت کے دِنوں میں چَراغاں کرنا کیسا؟

جواب: اگر چندہ دینے والوں کی صَراحتہً یا دَلالۃً اجازت ہو تو کرسکتے ہیں ورنہ نہیں۔ صَراحتہً سے مُراد یہ ہے کہ مسجِد کے لئے چندہ لیتے وقت کہہ دیا کہ ہم آپ کے چندے سے جشنِ ولادت اور گیارھویں شریف، شبِ براءَت وغیرہ بڑی راتوں کے مواقع پر نیز رَمَضانُ المبارَک میں مسجِد میں روشنی بھی کریں گے اور اُس نے اجازت دے دی۔ دَلالۃً یہ ہے کہ چندہ دینے والے کو معلوم ہے کہ اِس مسجِد پر جشنِ ولادت اور دیگر بڑی راتوں کے مواقع پر اور رَمَضانُ المبارَک میں چَراغاں ہوتا ہے اور اُس میں مسجِد ہی کا چندہ استِعمال کیا جاتا ہے۔ مگر عافیّت اِسی میں ہے کہ چَراغاں وغیرہ کے لئے الگ سے چندہ کیا جائے، جتنا چندہ ہوجائے اُسی سے چَراغاں کرلیا جائے اور چَراغاں میں جو کچھ بجلی خرچ ہوئی اُس کے پیسے بھی اُسی سے ادا کئے جائیں۔ (چندے کے بارے میں سوال وجواب ص۲۰)

سُوال: اگر چندے کے صندوقچے سے نکلی ہوئی رقم کا غَلَط اِستِعمال ہو گیا مَثَلاً مُتَوَلّیانِ مسجِد نے اتِّفاقِ رائے سے کسی غریب مُقتدی کو اُس میں سے کچھ رقم اُدھار دے دی اور وہ اب ادا نہیں کرتا۔ اِس کا حل کیا ہے؟

جواب: اَوَّل تو یہی گناہ کا کام تھا کہ مسجِد کا چندہ کسی مقتدی کو اُدھار دے دیا اِس لئے کہ جو چندہ مسجِد کے لئے کیا جاتا ہے اُس میں مقتدیوں کو اُدھار دینے کا عُرف (یعنی رَواج) نہیں۔ توبہ کرنی ہو گی اور وہ رقم ڈوب جانے کی صورت میں جس جس نے قرض دینے کے حق میں فیصلہ کیا اُن کو رقم اپنے پلّے سے ادا کرنی ہو گی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: مُتَوَلّی کو روا (یعنی جائز) نہیں کہ مالِ وقف کسی کو قرض دے یا بطورِ قرض اپنے تَصَرُّف میں لائے۔ (فتاوٰی رضویہ ج16 ص574)

سُوال: چندہ غیر مصرف میں خرچ کر دیا اب اس کا تاوان (یعنی ضَمان) ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: ایسے معاملے میں تاوان (یعنی ضَمان) ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس نے چندہ دیا اُسے اِطّلاع کرے کہ میں نے آپ کے بتائے ہوئے مَصرَف (یعنی آپ نے جہاں جہاں خرچ کرنے کا کہا تھا یا جن کاموں میں خرچ کیا جانا چاہئے تھا اس) کے علاوہ میں خرچ کر دیا ہے، اگر چندہ دینے والا اسے دُرُست قرار دے دے (یعنی مَثَلاً کہہ دے کوئی حرج نہیں) تو یہ بَرِیُّ الذِّمّہ ہو جائے گا اور اگر وہ اسے دُرُست نہ قرار دے تو جس کے چندے کی جتنی رقم غَلَط اِستِعمال کر دی اُتنی ہی رقم پلّے سے چندہ دینے والے کو ادا، اور وہ فوت ہو چکا ہو تو اُس کے وارِثوں کو دے، اگر بالِغ وارِث کسی اور نیک کام میں صَرف کرنے کی اجازت دے دیں تو جو جو اِجازت

دے گا اُسی کے حصّے میں سے صَرف کیا جا سکتا ہے اور اگر ان میں نابالغ یا پاگل بھی ہیں تو ان کا حصّہ ہر صورت میں ادا کرنا واجِب ہے، کیونکہ وہ اجازت دینے کے شرعاً اہل نہیں۔ اگر چندہ دینے والے کا کوئی وارِث نہ ہو یا کسی طرح چندہ دینے والے کا پتا نہ لگے تو اب چندہ جس مَدّ میں (یعنی جس کام کے لئے) لیا تھا اُسی طرح کے کام میں تاوان والی رقم خرچ کر دے، اگر یہ بھی نہ بن پڑے تو اس کا حکم لُقطے کے مال (یعنی گری پڑی ملنے والی چیز) کی طرح ہے یعنی مساکین میں خیرات کر دے یا کسی بھی مَصْرَفِ خیر مَثَلاً مسجد و مدرَسہ وغیرہ میں بھی صَرف کر سکتا ہے۔

(فتاوٰی رضویہ جلد 23 ص 563) (چندے کے بارے میں سوال وجواب ص ۲۶۔۲۹)

سُوال: جو مالِ وقف کا غَلَط اِستِعمال کرے اُس کے لئے کوئی وعید بھی ہے؟

جواب: جو مالِ وقف کا غَلَط اِستِعمال کرے اُس کے لئے وعید بھی ہے چنانچہ اس ضمن میں دو احادیثِ مبارَکہ مُلاحَظہ فرمائیے:

(1)۔۔۔ راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ العباد، رسولِ کریم وصلی اللہ علیہ و الہ و سلم کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے: "کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے مال میں ناحق تصرُّف کرتے ہیں، قِیامت کے دن ان کے لئے جہنم ہے۔" (صحیح البخاری ج 2 ص 348 حدیث 3118)

(2)۔۔۔ حُضُور سیّدِ عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلِہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: کتنے ہی لوگ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول کے مال میں سے جس چیز کو ان کا دل چاہتا ہے اپنے تصرُّف میں لے آتے ہیں قیامت کے دن ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔

(سُنَنُ الترمذی ج 4 ص 165۔166 حدیث 2381)

سوال: کفار سے چندہ مانگنا کیسا ہے؟

جواب: ممنوع ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: کسی دینی کام کے لئے کُفّار سے چندہ لینا اول تو خود ہی ممنوع اور سخت معیوب ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے۔ (سُنَنُ اَبی دَاود، ج3 ص100 حدیث 2732، فتاوٰی رضویہ ج14 ص566)

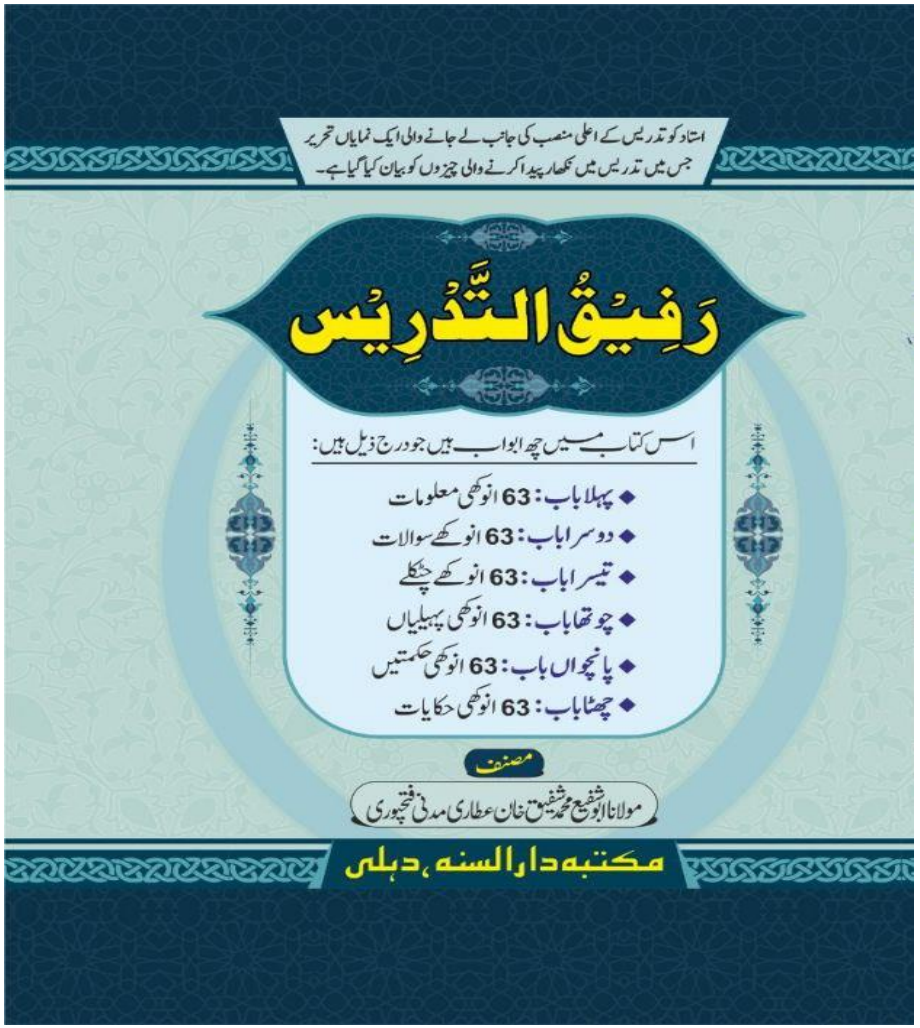
استاد کو تدریس کے اعلیٰ منصب کی جانب لے جانے والی ایک نمایاں تحریر
جس میں تدریس میں نکھار پیدا کرنے والی چیزوں کو بیان کیا گیا ہے۔
رَفِیقُ التَّدْرِیس
اس کتاب میں چھ ابواب ہیں جو درج ذیل ہیں:
◆ پہلا باب: 63 انوکھی معلومات
◆ دوسرا باب: 63 انوکھے سوالات
◆ تیسرا باب: 63 انوکھے چٹکلے
◆ چوتھا باب: 63 انوکھی پہیلیاں
◆ پانچواں باب: 63 انوکھی حکمتیں
◆ چھٹا باب: 63 انوکھی حکایات
مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
مکتبہ دار السنہ، دہلی

نمازِ وتر کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار بار دُرُودِ پاک پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔

(اَلتَّرغِیب فی فضائل الاعمال لابن شاہین ص ۱۴۴ حدیث ۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: نمازِ وتر کا کیا حکم ہے؟

جواب: وتر واجب ہے اگر سہواً یا قصداً نہ پڑھا تو قضا واجب ہے اور صاحبِ ترتیب کے لئے اگر یہ یاد ہے کہ نماز وتر نہیں پڑھی ہے اور وقت میں گنجائش بھی ہے تو فجر کی نماز فاسد ہے، خواہ شروع کرنے سے پہلے یاد ہو یا درمیان نماز میں یاد آجائے۔

(''الدر المختار'' معہ ''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ج ۲، ص ۵۲۹۔ ۵۳۲، وغیرہ)

سوال: نمازِ وتر پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: نماز وتر تین رکعت ہے اور اس میں قعدۂ اُولٰی واجب ہے اور قعدۂ اُولٰی میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے، نہ درود پڑھے نہ سلام پھیرے جیسے مغرب میں کرتے ہیں اُسی طرح کرے اور اگر قعدۂ اُولٰی بھول کر کھڑا ہو گیا تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدۂ سہو کرے۔ (''الدر المختار'' و ''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ، ص ۶۶۲) وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قراءت فرض ہے اور ہر ایک میں بعد فاتحہ سورت ملانا واجب ہے۔ تیسری رکعت میں قراءت سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر اللہ اکبر کہے جیسے تکبیر تحریمہ میں کرتے ہیں پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے، دعائے قنوت کا پڑھنا واجب ہے اور اس میں کسی خاص دعا کا

پڑھنا ضروری نہیں، بہتر وہ دعائیں ہیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور ان کے علاوہ کوئی اور دعا پڑھے جب بھی حرج نہیں، سب میں زیادہ مشہور دُعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُؤْمِنُ بِكَ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ كُلَّهٗ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ ۔ اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

دعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا بہتر ہے۔(غنیۃ المتملی، ص۴۱۷) دعائے قنوت پڑھنے کے بعد رکوع کرے اور پھر بقیہ نماز دیگر نمازوں کی طرح مکمل کرے۔

سوال: کیا وتر کی نماز بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: وتر کی نماز بیٹھ کر یا سواری پر بغیر عذر نہیں ہو سکتی۔

(''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ج۲، ص۵۳۲)

سوال: دعائے قنوت بلند آواز سے پڑھی جائے یا آہستہ پڑھی جائے؟

جواب: دعائے قنوت آہستہ پڑھے امام ہو یا منفرد یا مقتدی، ادا ہو یا قضا، رمضان میں ہو یا اور دنوں میں۔ (''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب فی منکر الوتر...إلخ، ج۲، ص۵۳۶)

سوال: جس کو دعائے قنوت یاد نہ ہو وہ کیا پڑھے؟

جواب: جس کو دعائے قنوت یاد نہ ہو وہ یہ پڑھے: **(۱)**۔۔۔" رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ "**(۲)**۔۔۔یا تین بار یہ پڑھے:" اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ"**(۳)**۔۔۔یا تین بار یہ پڑھے:"یَارَبِّ"

("الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ج۱، ص۱۱۱) (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص۳۸۵) (ردالمحتار، ۲/۵۳۵)

سوال: اگر دعائے قنوت بھول کر رکوع میں چلا جائے تو کیا کرے؟

جواب: اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو نہ قیام کی طرف لوٹے نہ رکوع میں پڑھے بلکہ آخر میں سجدۂ سہو کرے، نماز ہو جائے گی۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ج۱، ص۱۱۱)

سوال: اگر یاد آتے ہی رکوع سے قیام کی طرف لوٹ آیا اور قنوت پڑھا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یاد آتے ہی رکوع سے قیام کی طرف لوٹ آیا اور قنوت پڑھا تو اب حکم ہے کہ دوبارہ رکوع کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر دوبارہ رکوع نہ کیا، تو بھی نماز فاسد نہ ہو گی، مگر گنہگار ہو گا۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ج۱، ص۱۱۱)

سوال: اور اگر صرف الحمد شریف پڑھ کر رکوع میں چلا گیا اور اب یاد آیا کہ دعائے قنوت تو پڑھا نہیں تو کیا کرے؟

جواب: اور اگر صرف الحمد شریف پڑھ کر رکوع میں چلا گیا تھا تو لوٹے اور سورت و قنوت پڑھے پھر رکوع کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ یوہیں اگر الحمد بھول گیا اور سورت پڑھ لی تھی تو لوٹے اور فاتحہ و سورت و قنوت پڑھ کر پھر رکوع کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ج۱، ص۱۱۱)

سوال: مقتدی دعائے قنوت سے فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی کیا کرے؟

جواب: اگر مقتدی قنوت سے فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی بھی امام کا ساتھ دے اور اگر امام نے بے قنوت پڑھے رکوع کر دیا اور مقتدی نے ابھی کچھ نہ پڑھا، تو مقتدی کو اگر رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو جب تو رکوع کر دے، ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع میں جائے اور اُس خاص دعا کی حاجت نہیں جو دعائے قنوت کے نام سے مشہور ہے، بلکہ مطلقاً کوئی دُعا جسے قنوت کہہ سکیں پڑھ لے۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ج۱، ص۱۱۱)

سوال: بھول کر پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی تو کیا تیسری رکعت میں پڑھنا ہو گا؟

جواب: جی ہاں! بھول کر پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی تو تیسری رکعت میں پھر پڑھے، یہی راجح ہے۔

(''غنیۃ المتملی''، صلاۃ الوتر، ص۴۲۲. و''البحر الرائق''، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ج۲، ص۷۳)

سوال: مسبوق اگر امام کے ساتھ تیسری رکعت کے رکوع میں ملا ہے تو دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: مسبوق اگر امام کے ساتھ تیسری رکعت کے رکوع میں ملا ہے تو بعد کو جو رکعتیں پڑھے گا اس میں قنوت نہ پڑھے کیونکہ تیسری رکعت اسے مل گئی ہے۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن في صلاۃ الوتر، ج۱، ص۱۱۱)

سوال: وتر کی نماز میں کون سی سورتیں پڑھی جائیں؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ پہلی میں ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى'' یا ''اِنَّا اَنْزَلْنَا'' دوسری میں ''قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ'' تیسری میں ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' پڑھے۔ اور کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھ لے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۶۵۴)

نمازِ جمعہ کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ (یعنی جمعرات کے غروبِ آفتاب سے لے کر جمعہ کا سورج ڈوبنے تک) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کر لیا کرو، جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع و گواہ بنوں گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۱۱۱ حدیث ۳۰۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: نمازِ جمعہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: جمعہ فرضِ عین ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مُؤکّد ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ (''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ج ۳، ص ۵)

سوال: جمعہ قائم کرنے کی کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟

جواب: جمعہ قائم کرنے کے لئے چھ شرطیں ہیں کہ ان میں سے ایک شرط بھی مفقود ہو (یعنی نہ پائی جائے) تو جمعہ ہو گا ہی نہیں۔

(۱)۔۔۔ مصر (یعنی شہر) یا فنائے مصر ہو۔ (۲)۔۔۔ سلطانِ اسلام یا اس کا نائب جسے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا ہو۔ (۳)۔۔۔ وقتِ ظہر ہو۔ (۴)۔۔۔ خطبہ۔ (۵)۔۔۔ جماعت یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد ہوں۔ (۶)۔۔۔ اِذنِ عام ہو۔ (بہارِ شریعت ج ۱، ص ۷۶۲)

سوال: مصر اور فنائے مصر کسے کہتے ہیں؟

جواب: مصر وہ جگہ ہے جس میں متعدد کُوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ (یعنی ضلع کا حصہ) ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو کہ اپنے دبدبہ

کے سبب مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے یعنی انصاف پر قدرت کافی ہے، اگرچہ ناانصافی کرتا اور بدلہ نہ لیتا ہو۔

اور مصر کے آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں کے لئے ہو اسے "فنائے مصر" کہتے ہیں۔ جیسے قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، فوج کے رہنے کی جگہ، کچہریاں، اسٹیشن کہ یہ چیزیں شہر سے باہر ہوں تو فنائے مصر میں ان کا شمار ہے اور وہاں جمعہ جائز۔ لہٰذا جمعہ شہر، قصبہ اور ان کی فنا میں پڑھا جائے، اور گاؤں میں جائز نہیں۔ (''غنیۃ المستملی''، فصل فی صلاۃ الجمعۃ، ص ۵۴۹۔۵۵۱)

سوال: کیا شہر میں متعدد جگہ جمعہ ہو سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! شہر میں متعدد جگہ جمعہ ہو سکتا ہے، خواہ وہ شہر چھوٹا ہو یا بڑا اور جمعہ دو مسجدوں میں ہو یا زیادہ۔ مگر بلا ضرورت بہت سی جگہ جمعہ قائم نہ کیا جائے کہ جمعہ شعائرِ اسلام سے ہے اور بہت سی مسجدوں میں ہونے سے وہ شوکتِ اسلامی باقی نہیں رہتی جو اجتماع میں ہوتی ہے، نیز دفع حرج کے لئے تعدد جائز رکھا گیا ہے۔

(''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ج ۳، ص ۱۸، و''الفتاوی الرضویۃ''، ج ۸، ص ۳۱۲)

سوال: جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں جمعہ کون قائم کرے گا؟

جواب: جمعہ قائم کرنا بادشاہِ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے اور جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں جو سب سے بڑا فقیہ سُنی صحیح العقیدہ ہو، احکام شرعیہ جاری کرنے میں سُلطانِ اسلام کے قائم مقام ہے، لہٰذا وہی جمعہ قائم کرے بغیر اس کی اجازت کے نہیں ہو سکتا اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں، عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطور خود کسی کو امام نہیں بنا سکتے نہ یہ ہو سکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کر لیں ایسا جمعہ کہیں سے ثابت نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱، ص ۷۶۴)

سوال: جمعہ کی شرائط میں "وقتِ ظہر" سے کیا مراد ہے؟ نیز خطبۂ جمعہ کی کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں

جواب: یعنی وقت ظہر میں جمعہ کی نماز پوری ہو جائے، تو اگر نماز کے درمیان میں اگرچہ تشہد مکمل پڑھ لینے کے بعد عصر کا وقت آ گیا، جمعہ باطل ہو گیا ظہر کی قضا پڑھیں۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعۃ، ج۱، ص۱۴۶)

خطبۂ جمعہ میں چار شرطیں ہیں: **(۱)**۔۔۔خطبہ وقتِ ظہر میں ہو۔ **(۲)**۔۔۔خطبہ نماز سے پہلے ہو۔ **(۳)**۔۔۔خطبہ ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لئے شرط ہے یعنی کم سے کم خطیب کے علاوہ تین مرد۔ **(۴)**۔۔۔خطبہ اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سُن سکیں۔

(بہارِ شریعت ج۱، ص۷۶۶)

سوال: خطبہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: خطبہ ذکرِ الٰہی کا نام ہے اگرچہ صرف ایک بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یا سُبْحٰنَ اللہ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہا اسی قدر سے فرض ادا ہو گیا مگر اتنے ہی پر اکتفا کرنا مکروہ ہے۔

("الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ج۳، ص۲۲)

سوال: کیا خطبہ عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں بھی دیا جا سکتا ہے؟

جواب: غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان میں خطبہ خلط کرنا (یعنی ملا کر پڑھنا) خلاف سنتِ متوارثہ ہے (یعنی زمانۂ رسالت سے اب تک چلی آنے والی سنت کے خلاف کرنا ہے)۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۷۶۹)

سوال: جمعہ کی ایک شرط "اذنِ عام" ہونا بھی ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: اِذنِ عام یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو، اگر جامع مسجد میں جب لوگ جمع ہو گئے دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھانہ ہوا۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۷۷۰)

سوال: فی زمانہ دیہات میں جمعہ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق جمعہ صرف وہیں جائز ہے جہاں مذکورہ چھ شرائط پائی جائیں، لیکن امامِ ابو یوسف رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق ان آبادی میں بھی جمعہ جائز ہیں "جہاں اتنے مسلمان مرد عاقل و بالغ جن پر جمعہ فرض ہو سکے آباد ہوں کہ اگر وہ وہاں کی سب سے بڑی مسجد میں جمع ہوں تو سما نہ سکیں" تو وہاں جمعہ قائم کرنا جائز ہے کہ ایسی جگہ شہر سمجھی جائے گی۔

اگرچہ امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ کا یہ قول اصل مذہب (یعنی امامِ اعظم) کے خلاف ہے مگر فی زمانہ تعامل اور دفعِ حرج کی بنا پر علمائے کرام کی اکثریت اس قول پر عمل کرنے میں حرج نہیں جانتی، لہذا اس تعریف پر پورے اترنے والے قصبات میں قائم ہونے والی نمازِ جمعہ و عیدین درست ہیں۔

ہاں! جو آبادیاں اس تعریف پر بھی پوری نہیں اترتی ہوں وہاں جمعہ و عیدین جائز نہیں۔ اور اگر گاؤں کے لوگ جہالت کی وجہ سے جمعہ ادا کرتے ہوں تو انہیں نہ روکا جائے کہ عوام جس طرح بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نام لیں غنیمت ہے، بلکہ نرمی سے صحیح مسئلہ سمجھایا جائے کہ ظہر کے فرض آپ کے ذمہ ہے اس کے تارک نہ بنیں بلکہ اپنی

آبادی میں باجماعت ظہر ادا کیجئے نہ کہ جمعہ، بہرِ صورت اس کا لحاظ رکھا جائے کہ کسی قسم کا فتنہ نہ ہو۔

سوال: ادائیگیٔ جمعہ فرض ہونے کی کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟

جواب: جمعہ کی ادائیگی فرض ہونے کی 11 شرائط ہیں:

(۱)۔۔۔شَہر میں مقیم ہونا لہٰذا مسافر پر جمعہ فرض نہیں ۔ (۲)۔۔۔صِحّت یعنی تندرست ہونا لہٰذا مریض پر جُمُعہ فرض نہیں مریض سے مراد وہ ہے جو مسجدِ جُمُعہ تک نہ جاسکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھّا ہو گا۔ شیخِ فانی مریض کے حکم میں ہے۔ (۳)۔۔۔آزاد ہونا ، لہٰذا غلام پر جُمُعہ فرض نہیں اور اُس کا آقا مَنع کر سکتا ہے۔ (۴)۔۔۔مرد ہونا لہٰذا عورت پر جمعہ فرض نہیں۔ (۵)۔۔۔بالغ ہونا لہٰذا نابالغ پر جمعہ فرض نہیں۔ (۶)۔۔۔عاقِل ہونا لہٰذا پاگل پر جمعہ فرض نہیں۔ (۷)۔۔۔انکھیارا ہونا(اندھا نہ ہو)۔(۸)۔۔۔چلنے پر قادِر ہونا۔ (۹)۔۔۔قَید میں نہ ہونا لہٰذا قیدی پر جمعہ فرض نہیں۔ (۱۰)۔۔۔بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا۔(۱۱)۔۔۔بارش یا آندھی یا اَولے یا سردی کا نہ ہونا یعنی اِس قَدَر کہ ان سے نقصان کا خوفِ صحیح ہو۔(بہارِ شریعت ج۱ص ۷۷۲، ۷۷۰)

سوال: اگر نابینا کو مسجد تک لے جانے والا موجود ہو تو کیا اس پر جمعہ واجب ہو گا؟

جواب: یک چشم (یعنی جس کی ایک آنکھ صحیح اور ایک خراب ہو) اور جس کی نگاہ کمزور ہو اس پر جمعہ فرض ہے۔ یوہیں جو اندھا مسجد میں اذان کے وقت باوضو ہو اس پر جمعہ فرض ہے اور وہ نابینا جو خود مسجد جمعہ تک بلا تکلّف نہ جاسکتا ہو اگرچہ مسجد تک کوئی لے جانے والا ہو، اُجرتِ مثل پر لے جائے یا بلا اُجرت اس پر جمعہ فرض نہیں۔ہاں! بعض نابینا بلا تکلّف بغیر کسی کی

مدد کے بازاروں، راستوں میں چلتے پھرتے ہیں اور جس مسجد میں چاہیں بلا پُوچھے جاسکتے ہیں ان پر جمعہ فرض ہے۔(بہارِ شریعت ج۱ص۷۷۲،۷۷۱)

سوال: جس پر کسی عذر کی وجہ سے جمعہ فرض نہیں یا جمعہ کی جماعت نہ ملی ہو تو وہ کون سی نماز پڑھیں گے؟

جواب: جس پر کسی عذر کی وجہ سے جمعہ فرض نہیں یا جمعہ کی جماعت نہ ملی ہو، وہ ظہر کی نماز پڑھیں گے۔ مریض یا مسافر یا قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض نہیں ان لوگوں کو بھی جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے، خواہ جمعہ ہونے سے پہلے جماعت کریں یا بعد میں۔ یوہیں جنہیں جمعہ نہ ملا وہ بھی بغیر اذان و اقامت ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں، جماعت ان کے لئے بھی ممنوع ہے۔(بہارِ شریعت ج۱ص۷۷۴،۷۷۳)

سوال: جس پر جمعہ فرض نہیں کیا وہ جمعہ کی امامت کر سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! جمعہ کی امامت ہر وہ مرد کر سکتا ہے جو اور نمازوں میں امام ہو سکتا ہو اگرچہ اس پر جمعہ فرض نہ ہو جیسے مریض، مسافر اور غلام۔ (''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ج۳، ص۳۳)

سوال: خطبہ کے وقت کون کون سی چیزیں حرام ہیں؟

جواب: جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا، سلام و جوابِ سلام وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ امر بالمعروف (یعنی نیکی کی دعوت دینا)، ہاں! خطیب امر بالمعروف کر سکتا ہے، جب خطبہ پڑھے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے، جو لوگ امام سے دور ہوں کہ خطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی انہیں بھی چپ رہنا واجب ہے،

اگر کسی کو بری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں زبان سے ناجائز ہے۔ (''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ج۳، ص۳۹)

سوال: جمعہ کے لئے سعی کب واجب ہوتی ہے؟

جواب: پہلی اذان کے ہوتے ہی سعی واجب ہے اور خرید و فروخت وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی کے منافی ہوں چھوڑ دینا واجب، یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور مسجد میں خرید و فروخت تو سخت گناہ ہے اور کھانا کھا رہا تھا کہ اذان جمعہ کی آواز آئی اگر یہ اندیشہ ہو کہ کھائے گا تو جمعہ فوت ہو جائے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے، جمعہ کے لئے اطمینان و وقار کے ساتھ جائے۔ (''الدرالمختار''، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ج۳، ص۴۲)

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر في صلاۃ الجمعۃ، ج۱، ص۱۴۹)

خطبۂ جُمُعَہ
جمعہ کا پہلا خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ جَمِیْعًا۔ وَاَقَامَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِلْمُذْنِبِیْنَ الْمُتَلَوِّثِیْنَ الْخَطَّآئِیْنَ الْھَالِکِیْنَ شَفِیْعًا ۔ فَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ وَبَارَکَ عَلَیْہِ ۔ وَعَلٰی کُلِّ مَنْ ھُوَ مَحْبُوْبٌ وَّمَرْضِیٌّ لَّدَیْہِ صَلٰوۃً تَبْقٰی وَتَدُوْمُ بِدَوَامِ الْمَلِکِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ۔ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔ اَمَّا بَعْدُ! فَیَآ اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ ۔ رَحِمَنَا وَرَحِمَکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اُوْصِیْکُمْ وَنَفْسِیْ بِتَقْوَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فِی السِّرِ وَالْاِعْلَانِ۔ فَاِنَّ التَّقْوٰی سَنَامُ ذُرَی الْاِیْمَانِ ۔ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ عِنْدَ کُلِّ شَجَرٍوَّحَجَرٍ۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۔ وَاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔ وَاقْتَفُوْٓا اٰثَارَ سُنَنِ سَیِّدِ

الْمُرْسَلِيْنَ۔ صَلَوَاتُ اللهِ تَعَالٰى وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ۔ فَاِنَّ السُّنَنَ هِيَ الْاَنْوَارُ وَزَيِّنُوْا قُلُوْبَكُمْ بِحُبِّ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَ التَّسْلِيْمِ فَاِنَّ الْحُبَّ هُوَ الْاِيْمَانُ كُلُّهٗ ۔ اَلَا لَآ اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ۔ اَلَا لَآ اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ ۔ اَلَا لَآ اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ۔ رَزَقَنَا اللهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ حُبَّ حَبِيْبِهٖ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ۔عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ اَكْرَمُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ ۔ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى ۔ وَاسْتَعْمَلَنَا وَاِيَّاكُمْ بِسُنَّتِهٖ۔وَحَيَّانَا وَاِيَّاكُمْ عَلٰى مَحَبَّتِهٖ۔ وَتَوَفَّانَا وَاِيَّاكُمْ عَلٰى مِلَّتِهٖ۔ وَحَشَرَنَا وَاِيَّاكُمْ فِيْ زُمْرَتِهٖ ۔ وَسَقَانَا وَاِيَّاكُمْ مِنْ شَرْبَتِهٖ۔ شَرَابًا هَنِيْئًا مَّرِيْئًا سَآئِغًا لَّانَظْمَأُ بَعْدَهٗ اَبَدًا۔ وَاَدْخَلَنَا وَاِيَّاكُمْ فِيْ جَنَّتِهٖ۔بِمَنِّهٖ وَرَحْمَتِهٖ وَكَرَمِهٖ وَرَأْفَتِهٖ ۔ اِنَّهٗ هُوَ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ ۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ اَلْبِرُّ لَايَبْلٰى وَالذَّنْبُ لَايُنْسٰى وَالدَّيَّانُ لَايَمُوْتُ۔ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ ۔ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴿۷﴾ بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۔ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۔ اِنَّهٗ تَعَالٰى مَلِكٌ كَرِيْمٌ۔ جَوَادٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔ اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا۔ وَاَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَآئِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔

جمعہ کا دوسرا خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا لَاسِيَّمَا عَلٰى اَوَّلِهِمْ بِالتَّصْدِيْقِ وَاَفْضَلِهِمْ بِالتَّحْقِيْقِ اَلْمَوْلَى الْاِمَامِ الصِّدِّيْقِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

وَاِمَامِ الْمُشَاهِدِيْنَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَعَلٰی اَعْدَلِ الْاَصْحَابِ مُزَيِّنِ الْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ اَلْمُوَافِقِ رَأْيُهٗ لِلْوَحْیِ وَالْكِتَابِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَغَيْظِ الْمُنَافِقِيْنَ اِمَامِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِیْ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَ عَلٰی جَامِعِ الْقُرْاٰنِ كَامِلِ الْحَيَآءِ وَالْاِيْمَانِ مُجَهِّزِ جَيْشِ الْعُسْرَةِ فِیْ رِضَی الرَّحْمٰنِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَصَدِّقِيْنَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَبِیْ عَمْرٍو عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَعَلٰی اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ اِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ حَلَّالِ الْمُشْكِلَاتِ وَالنَّوَآئِبِ دَفَّاعِ الْمُعْضَلَاتِ وَالْمَصَآئِبِ اَخِ الرَّسُوْلِ وَزَوْجِ الْبَتُوْلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِمَامِ الْوَاصِلِيْنَ اِلٰی رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْمِ وَعَلَی ابْنَيْهِ الْكَرِيْمَيْنِ السَّعِيْدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ اَلْقَمَرَيْنِ الْمُنِيْرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ اَلزَّاهِرَيْنِ الْبَاهِرَيْنِ الطَّيِّبَيْنِ الطَّاهِرَيْنِ سَيِّدَيْنَا اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَعَلٰی اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَاءِ اَلْبَتُوْلِ الزَّهْرَآءِ فِلْذَةِ كَبِدِ خَيْرِ الْاَنْبِيَآءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَسَلَامُهٗ عَلٰی اَبِيْهَا الْكَرِيْمِ وَعَلَيْهَا وَعَلٰی بَعْلِهَا وَابْنَيْهَا وَعَلٰی عَمَّيْهِ الشَّرِيْفَيْنِ الْمُطَهَّرَيْنِ مِنَ الْاَدْنَاسِ سَيِّدَيْنَا اَبِیْ عُمَارَةَ حَمْزَةَ وَاَبِی الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَعَلٰی سَآئِرِ فِرَقِ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ يَا اَهْلَ التَّقْوٰی وَاَهْلَ الْمَغْفِرَةِ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ رَبَّنَا يَا مَوْلٰنَا وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ رَبَّنَا يَا مَوْلٰنَا وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَيَنْهٰی عَنِ

الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔ وَلَذِكْرُ اللهِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَجَلُّ وَاَعَزُّ وَاَعْظَمُ وَ اَكْبَر

نمازِ عیدین کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق ومحبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (مُعجم کبیر ج۱۸ص۳۶۲حدیث۹۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: عیدین کی نماز کا کیا حکم ہے؟ اور یہ کس کس پر پڑھنا واجب ہے؟

جواب: **عیدَین** یعنی عید الفطر اور بقر عید کی نَماز واجِب ہے مگر سب پر نہیں صِرف ان پر جن پر **جمعہ** واجِب ہے۔ (''الجوہرۃ النیرۃ''، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ص۱۱۹)

سوال: اِن دونوں نمازوں کا وقت کب سے کب تک ہوتا ہے؟

جواب: **ان** دونوں نمازوں کا وَقت سورج کے بقدر ایک نیزہ بلند ہونے (یعنی طلوعِ آفتاب کے 20 مِنَٹ کے بعد) سے ضحوۂ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک ہے مگر **عید الفطر** میں دیر کرنا اور **عید اضحی** میں جلد پڑھ لینا مستحب ہے۔ (نماز کے احکام ص۴۴۱)

سوال: کیا عیدین کی نماز کے لئے بھی کچھ شرائط ہیں؟ نیز اس میں خطبہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: **عیدَین** کی ادا کی وُہی شرطیں ہیں جو جمعہ کی ہیں، صِرف اتنا فرق ہے کہ **(۱)**۔۔۔جمعہ کا خُطبہ شرط ہے اور **عیدَین** میں سُنَّت۔ **(۲)**۔۔۔جمعہ کا خطبہ نَماز سے پہلے ہے اور **عیدَین** کا نَماز کے بعد۔ **(۳)**۔۔۔جمعہ میں اذان واقامت ہے جبکہ عیدین میں نہیں۔

(نماز کے احکام ص ۴۴۱)

سوال: نمازِ عید پڑھنے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: **پہلے** اِس طرح نیّت کیجئے: **"میں نیّت کرتا ہوں دو رَکعَت نَماز عید الفطر یا عید الاضحی کی، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ پاک کے، پیچھے اِس امام کے** "پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اللہُ اَکْبَر کہہ کر حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ثَنَاء پڑھئے ۔ پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اللہُ اَکْبَر کہتے ہوئے لٹکا دیجئے ۔ پھر ہاتھ کانوں تک اٹھایئے اور اللہُ اَکْبَر کہہ کر لٹکا دیجئے ۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور اللہُ اَکْبَر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھئے اس کے بعد دوسری اور تیسری تکبیر میں لٹکایئے اور چوتھی میں ہاتھ باندھ لیجئے۔ اس کو یوں یاد رکھئے کہ **جہاں قِیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھنے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں۔** پھر امام **تعوّذ** اور **تسمیہ** آہِستہ پڑھ کر **الحمد شریف** اور سورت جہر (یعنی بُلند آواز) کے ساتھ پڑھے، پھر رُکوع کرے۔ دوسری رَکعَت میں پہلے **الحمد شریف** اور سُورت جہر کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار کان تک ہاتھ اٹھا کر اللہُ اَکْبَر کہئے اور ہاتھ نہ باندھئے اور چوتھی بار بِغیر ہاتھ اُٹھائے اللہُ اَکْبَر کہتے ہوئے رُکوع میں جایئے اور قاعِدے کے مطابِق نَماز مکمّل کر لیجئے۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین بار "سُبْحٰنَ اللہ" کہنے کی مِقدار چُپ کھڑا رَہنا ہے۔ (نماز کے احکام ص ۴۴۰)

سوال: اگر کسی کو عید کی نماز ادھوری ملی تو وہ کس طرح پڑھے؟

جواب: **پہلی** رَکعَت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد مقتدی شامِل ہوا تو اُسی وَقت (تکبیرِ تَحریمہ کے علاوہ مزید) تین تکبیریں کہہ لے اگرچِہ امام نے قراءت شروع کر دی ہو اور

تین ہی کہے اگرچہ امام نے تین سے زِیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہہ لے اور اگر امام کو رُکوع میں پایا اور غالِب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رُکوع میں پالے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رُکوع میں جائے ورنہ اللہُ اَکْبَر کہہ کر رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رُکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اُٹھالیا تو باقی ساقِط ہو گئیں (یعنی بَقِیَّہ تکبیریں اب نہ کہے) اور اگر امام کے رُکوع سے اُٹھنے کے بعد شامِل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) جب اپنی (بَقِیَّہ) پڑھے اُس وَقت کہے۔ اور رُکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اُس میں ہاتھ نہ اُٹھائے اور اگر دوسری رَکعَت میں شامِل ہوا تو پہلی رَکعَت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اُس وَقت کہے۔ دوسری رَکعَت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے فَبِھا (یعنی تو بہتر)۔ ورنہ اس میں بھی وُہی تفصیل ہے جو پہلی رَکعَت کے بارے میں مذکور ہوئی۔ (نماز کے احکام ص ۴۴۳)

سوال: اگر کسی کو عید کی نماز نہ ملی تو کیا کرے؟

جواب: امام نے نَماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامِل ہی نہ ہوا تھا یا شامِل تو ہوا مگر اُس کی نَماز فاسد ہو گئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ (بِغیر جماعت کے) نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں! بہتر یہ ہے کہ یہ شَخص چار رَکعَت چاشت کی نَماز پڑھے۔ (نماز کے احکام ص ۴۴۳)

سوال: عید کے دن کے مستحبات کیا ہیں؟

جواب: عید کے دن یہ امور مستحب ہیں:

(۱)۔۔۔ حجامت بنوانا۔ (۲)۔۔۔ ناخن ترشوانا۔ (۳)۔۔۔ غسل کرنا۔ (۴)۔۔۔ مسواک کرنا۔ (۵)۔۔۔ اچھے کپڑے پہننا، نیا ہو تو نیا ورنہ دُھلا ہوا۔ (۶)۔۔۔ انگوٹھی پہننا۔ (۷)۔۔۔ خوشبو لگانا۔ (۸)۔۔۔ صبح کی نماز مسجدِ محلّہ میں پڑھنا۔ (۹)۔۔۔ عید گاہ جلد چلا جانا۔ (۱۰)۔۔۔ نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا۔ (۱۱)۔۔۔ عید گاہ کو پیدل جانا۔ (۱۲)۔۔۔ دوسرے راستہ سے واپس آنا۔ (۱۳)۔۔۔ نماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا۔ تین، پانچ، سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں، کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے، نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا تو گنہگار نہ ہوا مگر عشا تک نہ کھایا تو عتاب (یعنی سرزنش) کیا جائے گا۔ (۱۴)۔۔۔ خوشی ظاہر کرنا۔ (۱۵)۔۔۔ کثرت سے صدقہ دینا۔ (۱۶)۔۔۔ عید گاہ کو اطمینان و وقار اور نیچی نگاہ کئے جانا۔ (۱۷)۔۔۔ آپس میں مبارک باد دینا مستحب ہے اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر نہ کہے۔ (''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج۳، ص۵۶) (بہارِ شریعت ج۱، ص۷۷۹۔۷۸۱)

سوال: عید الفطر اور عید الاضحی میں کیا فرق ہے؟

جواب: عید الاضحی تمام احکام میں عید الفطر کی طرح ہے صرف بعض باتوں میں فرق ہے، اس میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ قربانی نہ کرے اور کھالیا تو کراہت نہیں اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا جائے اور عید الاضحی کی نماز عذر کی وجہ سے بارہویں تک بلا کراہت مؤخر کر سکتے ہیں، بارہویں کے بعد پھر نہیں ہو سکتی اور بلا عذر دسویں کے بعد مکروہ ہے۔ (''الفتاوی الهندية''، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ج۱، ص۱۵۲)

سوال: تکبیرِ تشریق کیا ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعتِ مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار افضل، اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں، وہ یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً واجب ہے یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اس نماز پر بنا نہ کر سکے، اگر مسجد سے باہر ہو گیا یا قصداً وضو توڑ دیا یا کلام کیا اگرچہ سہواً تو تکبیر ساقط ہو گئی اور بلا قصد وضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے۔ (''تنویر الأبصار''، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج۳، ص۷۱، ۷۴)

(''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، مطلب: المختار إن الذبح إسماعیل، ج۳، ص۷۳)

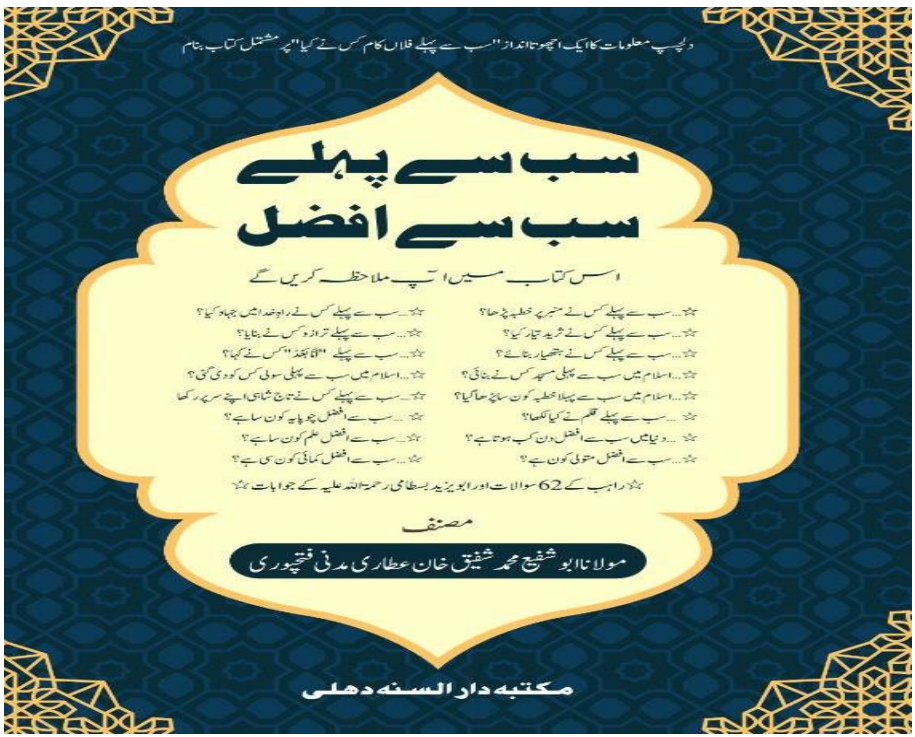
دلچسپ معلومات کا ایک اچھوتا انداز "سب سے پہلے فلاں کام کس نے کیا" پر مشتمل کتاب بنام
سب سے پہلے
سب سے افضل
اس کتاب میں آپ ملاحظہ کریں گے
☆...سب سے پہلے کس نے منبر پر خطبہ پڑھا؟
☆...سب سے پہلے کس نے ثرید تیار کیا؟
☆...سب سے پہلے کس نے ہتھیار بنائے؟
☆...اسلام میں سب سے پہلی مسجد کس نے بنائی؟
☆...اسلام میں سب سے پہلا خطبہ کون سا پڑھا گیا؟
☆...سب سے پہلے قلم نے کیا لکھا؟
☆...دنیا میں سب سے افضل دن کب ہوتا ہے؟
☆...سب سے افضل متولی کون ہے؟
☆...سب سے پہلے کس نے راہ خدا میں جہاد کیا؟
☆...سب سے پہلے ترازو کس نے بنایا؟
☆...سب سے پہلے "اقرأ بسم" کس نے کہا؟
☆...اسلام میں سب سے پہلی سولی کس کو دی گئی؟
☆...سب سے پہلے کس نے تاج شاہی اپنے سر پر رکھا
☆...سب سے افضل چوپایہ کون سا ہے؟
☆...سب سے افضل علم کون سا ہے؟
☆...سب سے افضل کمائی کون سی ہے؟
☆راہب کے 62 سوالات اور ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے جوابات☆
مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
مکتبہ دار السنہ دھلی

سنن ونوافل کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (مُعجم کبیر ج۳ ص۸۲ حدیث ۲۷۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: نفل کا لغوی اور اصطلاحی معنی کیا ہے؟

جواب: نفل کا لغوی معنی زیادتی کے ہیں اور شریعت کی اصطلاح میں نفل اس عبادت کو کہتے ہیں جو فرض وواجب نہ ہو، اور کرنے سے ثواب اور نہ کرنے سے گناہ نہ ہو۔

سوال: کتبِ فقہ میں نفل وسنّت کو اکٹھا کیوں ذکر کیا جاتا ہے؟

جواب: نفل عام ہے کہ سنت پر بھی اس کا اطلاق آیا ہے (یعنی بولا جاتا ہے) اور اس کے غیر کو بھی نفل کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام باب النوافل میں سنن کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ نفل ان کو بھی شامل ہے۔ لہٰذا نفل کے جتنے احکام بیان ہوں گے وہ سنتوں کو بھی شامل ہوں گے، البتہ اگر سنتوں کے لئے کوئی خاص بات ہو گی تو اس مطلق حکم سے اس کو الگ کیا جائے گا، جہاں استثناء نہ ہو، اسی مطلق حکم نفل میں شامل سمجھیں گے۔ پس ہر سنّت نماز نفل ہے مگر ہر نفل نماز سنّت نہیں ہے۔

سوال: سنّت نماز کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں اور ان کا حکم کیا ہے؟

جواب: سنّت نماز کی دو قسمیں ہیں کہ:

(۱)۔۔۔ بعض سنتیں مؤکدہ ہیں کہ شریعت میں اس پر تاکید آئی ہے۔ بلاعذر ایک بار بھی ترک کرے تو مستحق ملامت ہے اور ترک کی عادت کرے تو فاسق، مردود الشہادۃ (یعنی اس کی گواہی قابل قبول نہیں) اور مستحق نار ہے۔ اور بعض ائمہ نے فرمایا: کہ "وہ گمراہ ٹھہرایا جائے گا اور گنہگار ہے، اگرچہ اس کا گناہ واجب کے ترک سے کم ہے۔" تلویح میں ہے، کہ اس کا ترک قریب بحرام ہے۔ اس کا تارک اس بات کا مستحق ہے کہ معاذ اللہ! شفاعت سے محروم ہو جائے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو میری سنت کو ترک کرے گا، اسے میری شفاعت نہ ملے گی۔" سنت مؤکدہ کو سنن الہدی بھی کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۶۶۲)

(۲)۔۔۔ دوسری قسم غیر مؤکدہ ہے جس کو سنن الزوائد بھی کہتے ہیں۔ اس پر شریعت میں تاکید نہیں آئی، کبھی اس کو مستحب اور مندوب بھی کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۶۶۲)

سوال: سنّتِ مؤکدہ کون کون سی نمازیں ہیں؟

جواب: سنت مؤکدہ یہ ہیں۔ **(۱)۔۔۔** دو رکعت نمازِ فجر سے پہلے۔ **(۲)۔۔۔** چار ظہر کے پہلے۔ **(۳)۔۔۔** دو ظہر کے بعد۔ **(۴)۔۔۔** دو مغرب کے بعد۔ **(۵)۔۔۔** دو عشا کے بعد۔ **(۶)۔۔۔** چار جمعہ سے پہلے۔ **(۷)۔۔۔** چار جمعہ کے بعد یعنی جمعہ کے دن جمعہ پڑھنے والے پر سولہ رکعتیں سنتِ مؤکدہ ہیں اور علاوہ جمعہ کے باقی دنوں میں ہر روز بارہ رکعتیں سنتِ مؤکدہ ہیں۔ ("الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ج۲، ص۵۴۵.) جو سنتیں چار رکعتی ہیں مثلاً جمعہ و ظہر کی تو چاروں ایک سلام سے پڑھی جائیں گی۔ ("الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ج۲، ص۵۴۵،)

سوال: سب سنّتِ مؤکدہ میں قوّت کے اعتبار سے کیا ترتیب ہے؟

جواب: سب سنتوں میں قوی تر سنتِ فجر ہے، یہاں تک کہ بعض اس کو واجب کہتے ہیں اور اس کی مشروعیت کا اگر کوئی انکار کرے تو اگر شبہہ یا براہ جہل ہو تو خوف کُفر ہے اور اگر دانستہ (یعنی جان بوجھ کر) بلا شبہہ ہو تو اس کی تکفیر کی جائے گی ولہٰذا یہ سنتیں بلا عذر نہ بیٹھ کر ہو سکتی ہیں نہ سواری پر، نہ چلتی گاڑی پر، اس کا حکم ان باتوں میں بالکل مثلِ وتر ہے۔ اس کے بعد پھر مغرب کی سنتیں پھر ظہر کے بعد کی پھر عشا کے بعد کی پھر ظہر سے پہلے کی سنتیں، اور اصح یہ ہے کہ سنتِ فجر کے بعد ظہر کی پہلی سنتوں کا مرتبہ ہے کہ حدیث میں خاص ان کے بارے میں فرمایا: کہ "جو انہیں ترک کرے گا، اُسے میری شفاعت نہ پہنچے گی۔"

("ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب في السنن والنوافل، ج۲، ص۵۴۸۔۵۵۰.)

سوال: مستحب (یعنی سنّتِ غیر موکدہ) نمازیں کون کون سی ہیں؟

جواب: مستحب (یعنی سنّتِ غیر موکدہ) نمازیں درج ذیل ہیں:

(۱)۔۔۔چار رکعت عشا سے پہلے۔ **(۲)**۔۔۔چار رکعت عصر کے پہلے۔ **(۳)**۔۔۔عشا کے بعد چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا مستحب ہے اور یہ بھی اختیار ہے کہ عشا کے بعد دو ہی پڑھے مستحب ادا ہو جائے گا۔ یوہیں ظہر کے بعد چار رکعت پڑھنا مستحب ہے کہ حدیث میں فرمایا: "جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پر محافظت کی، اللہ تعالیٰ اُس پر آگ حرام فرما دے گا۔" ("جامع الترمذي"، أبواب الصلاۃ، الحدیث:۴۲۷، ج۱، ص۴۳۵.) **(۴)**۔۔۔مغرب کے بعد چھ رکعتیں مستحب ہیں، ان کو صلاۃ الاوّابین کہتے ہیں، خواہ ایک سلام سے سب پڑھے یا دو سے یا تین سے اور تین سلام سے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔

("الدر المختار" و"ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب في السنن والنوافل، ج۲، ص۵۴۷.)

سوال: چار رکعت والی سنّتِ موکدہ اور نفل نماز ادا کرنے میں کیا فرق ہے؟

جواب: جو سنتِ مؤکدہ چار رکعتی ہے اس کے قعدۂ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھے اگر بھول کر درود شریف پڑھ لیا تو سجدۂ سہو کرے اور ان سنتوں میں جب تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوا تو **سُبْحٰنَكَ** اور **اَعُوْذُ** بھی نہ پڑھے اور ان کے علاوہ اور چار رکعت والے نوافل کے قعدۂ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھے اور تیسری رکعت میں **سُبْحٰنَكَ** اور **اَعُوْذُ** بھی پڑھے، بشرطیکہ دو رکعت کے بعد قعدہ کیا ہو ورنہ پہلا **سُبْحٰنَكَ** اور **اَعُوْذُ** کافی ہے، منت کی نماز کے بھی قعدۂ اولیٰ میں درود پڑھے اور تیسری میں ثناو تعوذ۔

("الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ج۲، ص۵۵۲)

سوال: اگر کوئی شخص دو رکعت سے زیادہ نفل نماز پڑھے اور درمیانی قعدہ میں نہ بیٹھے تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی شخص نے دو رکعت سے زیادہ مثلاً چار رکعت نفل پڑھی اور درمیانی قعدہ میں نہیں بیٹھا بلکہ چار رکعت کے آخر میں قعدہ کیا تو سجدۂ سہو کے ساتھ اس کی نماز عند الشیخین استحساناً جائز ہے اگرچہ قیاس کا تقاضہ یہ ہے کہ اس کی نماز فاسد ہو جائے کیونکہ نفل نماز کی ہر دو رکعت علیحدہ نماز ہے لہذا اس کا ہر قعدہ فرض ہوا اور وہ یہاں پر ترک ہو گیا پس جب پہلی دو فاسد ہو گئی تو دوسری دو کا شروع ہونا بھی درست نہ ہوا اس لئے پوری نماز فاسد ہو گی اور یہی قول امام زفر و محمد کا ہے اور قیاس کا جواب یہ ہے کہ جب پہلا قعدہ چھوڑ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوا تو اس نے کل نماز کو نماز واحد بنالیا اور یہ فرض کے مشابہ ہو گئی اور قعدۂ اولی فرض سے واجب ہو گیا لہذا واجب کے ترک کی وجہ سے قعدۂ اخیرہ میں سجدۂ سہو کر کے سلام پھیرے نماز ہو گئی۔ جیسے کہ بہارِ شریعت میں ہے۔

چار رکعت نفل پڑھے اور قعدۂ اولیٰ فوت ہو گیا بلکہ قصداً بھی ترک کر دیا تو نماز باطل نہ ہوئی اور بھول کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو عود نہ کرے اور سجدۂ سہو کر لے نماز کامل ادا ہو گی، اگر تین رکعتیں پڑھیں اور دوسری پر نہ بیٹھا تو نماز فاسد ہو گی اور اگر دو رکعت کی نیت باندھی تھی اور بغیر قعدہ کئے تیسری کے لئے کھڑا ہو گیا تو عود کرے ورنہ فاسد ہو جائے گی۔ ("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع في النوافل، ج۱، ص۱۱۳.) (بہارِ شریعت ج۱، ص۶۶۷)

سوال: اکٹھے کتنی رکعات نوافل بلا کراہت پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: دن کے نفل میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعت سے زیادہ اور رات میں آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے اور امام اعظم کے نزدیک افضل یہ ہے کہ دن ہو یا رات ہو چار چار رکعت پر سلام پھیرے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۶۶۷)

("الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ج۲، ص۵۵۰.)

سوال: رات کے نوافل افضل ہیں یا دن کے؟

جواب: رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں کہ صحیح مسلم شریف میں مرفوعاً ہے فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔

("صحیح مسلم"، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، الحدیث:۱۱۶۳، ص۵۹۱.)

اور طبرانی نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رات میں کچھ نماز ضروری ہے اگرچہ اتنی ہی دیر جتنی دیر میں بکری دُوہ لیتے ہیں اور عشا کے فرض کے بعد جو نماز پڑھی وہ صلاۃ اللیل ہے۔

("المعجم الکبیر"، باب الألف، الحدیث:۷۸۷، ج۱، ص۲۷۱.)

سوال: طولِ قیام افضل ہے یا کثرتِ رکعات؟

جواب: نماز میں قیام طویل ہونا کثرتِ رکعات سے افضل ہے یعنی جب کہ کسی وقت معین تک نماز پڑھنا چاہے مثلاً دو رکعت میں چار رکعت کے برابر وقت صرف کر دینا چار رکعت پڑھنے سے افضل ہے۔ ("الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب: قولھم کل شفع من النفل الصلاۃ لیس مطردا، ج۲، ص۵۵۴.) کیونکہ حضرتِ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھا گیا کہ "کون سی نَماز سب سے افضل ہے؟" ارشاد فرمایا، "طویل قیام والی نَماز۔" (صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین، قصرھا، باب افضل الصلوۃ طول القنوت، رقم ۷۵۶، ص۳۸۰) اور اس لئے بھی کہ طویل قیام سے قراءت زیادہ ہوتی ہے جبکہ کثرتِ سجود سے تسبیحات زیادہ ہوتی ہیں اور قراءت تسبیحات سے افضل ہے۔

سوال: کیا نفل نماز بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟ اگر ہاں! تو کس طرح؟

جواب: کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں۔ ("تنویر الأبصار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ج۲، ص۵۸۴) مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حدیث میں فرمایا: "بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف ہے۔"

(۔" صحیح مسلم"، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب جواز النافلۃ قائما و قاعدا... إلخ، الحدیث: ۷۳۵، ص۳۷۰.)

اور عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو ثواب میں کمی نہ ہو گی۔ یہ جو آج کل عام رواج پڑ گیا ہے کہ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں، ایسا ہے تو ان کا خیال غلط ہے۔ وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور اس میں اُس حدیث سے دلیل لانا کہ حضور اقدس صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے وتر کے بعد بیٹھ کر نفل پڑھے۔ صحیح نہیں کہ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مخصوصات میں سے ہے۔

("صحیح مسلم"، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرہا، باب صلاۃ اللیل... إلخ، الحدیث:۱۲۶۔(۷۳۸)، ص۳۷۲)

(بہار شریعت ج۱، ص۶۷۰)

نفل بیٹھ کر پڑھے تو اس طرح بیٹھے جیسے تشہد میں بیٹھا کرتے ہیں مگر قراءت کی حالت میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھے رہے جیسے قیام میں باندھتے ہیں۔ (بہار شریعت ج۱، ص۶۷۱)

سوال: اگر کسی نے نفل کھڑے ہو کر شروع کی تو کیا درمیان میں بیٹھ کر مکمل کر سکتا ہے؟

جواب: اگر کسی نے نفل نماز کھڑے ہو کر شروع کی تھی پھر بیٹھ گیا یا بیٹھ کر شروع کی تھی پھر کھڑا ہو گیا تو اصح قول کے مطابق دونوں صورتیں جائز ہیں، خواہ ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھی ایک بیٹھ کر یا ایک ہی رکعت کے ایک حصہ کو کھڑے ہو کر پڑھا اور کچھ حصہ بیٹھ کر۔

("الدر المختار" و"رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مبحث المسائل الستۃ عشریۃ، ج۲، ص۵۸۴)

سوال: کیا نفل نماز سواری پر پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: بیرون شہر (یعنی شہر کے باہر) سواری پر بھی نفل پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں استقبالِ قبلہ شرط نہیں بلکہ سواری جس رُخ کو جا رہی ہو ادھر ہی منہ ہو اور اگر اُدھر منہ نہ ہو تو نماز جائز نہیں اور شروع کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف منہ ہونا شرط نہیں بلکہ سواری جدھر جا رہی ہے اُس طرف ہو اور رکوع و سجود اشارہ سے کرے اور سجدہ کا اشارہ بہ نسبت رکوع کے پست ہو (یعنی زیادہ جھک کر ہو)۔

("الدر المختار" و"رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب في الصلاۃ علی الدابۃ، ج۲، ص۵۸۸)

سواری پر نفل پڑھنے میں اگر ہانکنے کی ضرورت ہو اور عملِ قلیل سے ہانکا مثلاً ایک پاؤں سے ایڑ لگائی یا ہاتھ میں چابک ہے اُس سے ڈرایا تو حرج نہیں اور بلا ضرورت جائز نہیں۔

("ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب في الصلاۃ علی الدابۃ، ج۲، ص۵۸۹.)

سوال: کیا نفل پڑھنے والا کسی چیز پر ٹیک لگا سکتا ہے؟

جواب: کھڑے ہو کر نفل پڑھتا تھا اور تھک گیا تو عصا یا دیوار پر ٹیک لگا کر پڑھنے میں حرج نہیں۔ اور بغیر تھکے بھی اگر ایسا کرے تو کراہت تنزیہی ہے کہ ادب کے خلاف ہے مگر نماز ہو جائے گی۔ ("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع في النوافل، ج۱، ص۱۱۴)

سوال: نفل نماز کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب: نفل نمازیں تو بہت ہیں، اوقاتِ ممنوعہ کے سوا آدمی جتنے چاہے پڑھے مگر ان میں سے بعض رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم و ائمۂ دین رحمھم اللہ المبین سے مروی ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱)۔۔۔ تحیۃ الوضو: وضو کے بعد اعضا خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ (''تنویر الأبصار'' و''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ج۲، ص۵۶۳)

(۲)۔۔۔ تحیۃ مسجد: جو شخص مسجد میں آئے اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لینا سنت ہے اور بغیر پڑھے بیٹھ گیا تو ساقط نہ ہوئی اب پڑھے۔

(''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ج۲، ص۵۵۷)

(۳)۔۔۔ نمازِ اشراق: جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکرِ خدا کرتا رہا، یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر دو رکعتیں پڑھیں "تو اُسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔"

(''جامع الترمذی''، إبواب السفر، باب ماذکر مما یستحب من الجلوس في المسجد... إلخ، الحدیث ۵۸۶، ج۲، ص۱۰۰)

(۴)۔۔۔ نمازِ چاشت: کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں، اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال یعنی نصف النہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، ج۱، ص۱۱۲)

(۵)۔۔۔ نمازِ اوابین: مغرب کے فرض و سنّت کے بعد چھ رکعتیں پڑھنا، خواہ ایک سلام سے سب پڑھے یا دو سے یا تین سے اور تین سلام سے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔ (''الدر المختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب فی السنن والنوافل، ج۲، ص۵۴۷)

(۶)۔۔۔ نمازِ تہجد: عشا کے بعد رات میں سو کر اُٹھیں اور نوافل پڑھیں، کم سے کم تہجد کی دو رکعتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں۔

(''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاۃ اللیل، ج۲، ص۵۶۶)

(۷)۔۔۔ صلوۃ اللیل: رات میں عشا کی نماز کے بعد جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلاۃ اللیل کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۶۷۷)

(۸)۔۔۔ نمازِ سفر: سفر میں جاتے وقت دو رکعتیں اپنے گھر پر پڑھ کر جائے۔

(''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب فی رکعتی السفر، ج۲، ص۵۶۵)

(۹)۔۔۔ نمازِ واپسیِ سفر: سفر سے واپس ہو کر دو رکعتیں مسجد میں ادا کرے۔

("ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب في ركعتي السفر، ج۲، ص۵۶۵)

(۱۰)۔۔۔ نمازِ استخارہ: استخارہ کرنے کے لئے جو نماز پڑھی جائے اسے نمازِ استخارہ کہتے ہیں۔

(۱۱)۔۔۔ نمازِ حاجت: جو کسی حاجت کے لئے نماز پڑھی جائے اسے نمازِ حاجت کہتے ہیں۔

(۱۲)۔۔۔صلوۃ الاسرار: یہ بھی قضائے حاجت (یعنی حاجت پوری ہونے) کے لئے پڑھی جاتی ہے جو کہ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم سے مروی ہے۔

(۱۳)۔۔۔صلوۃ التسبیح: یہ ایک مخصوص قسم کی نماز ہے جس میں بے انتہا ثواب ہے، یہ چار رکعت ہے جس میں ۳۰۰، بار " سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَر" تسبیح پڑھی جاتی ہے۔

(۱۴)۔۔۔نمازِ توبہ: گناہوں کی معافی کے لئے جو نماز پڑھی جائے اسے نمازِ توبہ کہتے ہیں۔

(۱۵)۔۔۔صلوۃ الرغائب: رجب کی پہلی شبِ جمعہ، شعبان کی پندرہویں شب اور شبِ قدر میں جو نوافل جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں انہیں صلوۃ الرغائب کہتے ہیں۔

(بہارِ شریعت ج۱،ص۶۸۷)

قضا نمازوں کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بے شک تمہارے نام مَع شناخت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، لہٰذا مجھ پر اَحسن (یعنی بہترین الفاظ میں) دُرودِ پاک پڑھو۔

(مُصَنَّفْ عَبدالرَّزّاق ج ۲ ص ۱۴۰ حدیث ۳۱۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: ادا، قضا اور اعادہ کی کیا تعریف ہے؟

جواب: جس چیز کا بندوں کو حکم ہے اسے وقت میں بجالانے کو **ادا** کہتے ہیں۔ وقت کے ختم ہونے کے بعد عمل میں لانا **قضا** ہے۔ اور اگر اس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اس خرابی کو دور کرنے کے لئے وہ عمل دوبارہ بجالانا **اعادہ** کہلاتا ہے۔ (نماز کے احکام ص ۳۳۰)

سوال: کیا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بھی نمازیں موٴخر ہوئی ہیں؟

جواب: جی ہاں! غزوۂ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چار نمازیں مشرکین کی وجہ سے جاتی رہیں یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ چلا گیا، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا: انہوں نے اذان و اقامت کہی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر اقامت کہی تو عصر کی پڑھی، پھر اقامت کہی تو مغرب کی پڑھی، پھر اقامت کہی تو عشا کی پڑھی۔ (''السنن الکبری'' للبیہقی، کتاب الصلاۃ، باب الأذان والإقامۃ للفائتۃ، الحدیث: ۱۸۹۲، ج ۱ ص ۵۹۲)

سوال: بلا عذرِ شرعی نماز قضا کر دینا کیسا ہے؟

جواب: بلا عذرِ شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے، اُس پر فرض ہے کہ اُس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے۔ (''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ج۲، ص۶۲۶)

سوال: نماز قضا کرنے کے کیا اعذار ہیں؟

جواب: نماز قضا کرنے کے اعذار درج ذیل ہیں:

(۱)۔۔۔دشمن کا خوف ہونا: نماز قضا کر دینے کے لئے عذر ہے، مثلاً مسافر کو چور اور ڈاکوؤں کا صحیح اندیشہ ہے تو اس کی وجہ سے وقتی نماز قضا کر سکتا ہے بشرطیکہ کسی طرح نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو۔ (''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ج۲، ص۶۲۷)

(۲)۔۔۔جنائی (یعنی دائی، بچہ جنانے والی) نماز پڑھے گی تو بچہ کے مر جانے کا اندیشہ ہے نماز قضا کرنے کے لئے یہ عذر ہے۔ (''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ج۲، ص۶۲۷)

سوال: وقت کے اندر تکبیرِ تحریمہ کہہ کر نماز شروع کی مگر درمیانِ نماز وقت ختم ہو گیا تو کیا یہ نماز ادا ہوئی؟

جواب: وقت کے اندر اگر تکبیرِ تحریمہ کہہ کر نماز شروع کر دیا تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے اگرچہ دورانِ نماز وقت ختم ہو جائے۔ مگر نماز فجر و جمعہ و عیدین کہ ان میں سلام سے پہلے بھی اگر وقت نکل گیا نماز جاتی رہی، کیونکہ وقت کے اندر ان کا سلام پھر جانا ضروری ہے۔ (''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ج۲، ص۶۲۸)

سوال: سو گیا یا بھول گیا اور نماز کا وقت نکل گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: سوتے میں یا بھولے سے نماز قضا ہو گئی تو اس کی قضا پڑھنی فرض ہے، البتہ قضا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اُسی وقت پڑھ لے

تاخیر مکروہ ہے، کہ حدیث میں ارشاد فرمایا: "جو نماز سے بھول جائے یا سو جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے کہ وہی اس کا وقت ہے۔" مگر دخولِ وقت کے بعد سو گیا پھر وقت نکل گیا تو یقیناً گنہگار ہوا جب کہ جاگنے پر صحیح اعتماد یا جگانے والا موجود نہ ہو بلکہ فجر میں دخول وقت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی جب کہ اکثر حصہ رات کا جاگنے میں گزرا اور گمان ہے کہ اب سو گیا تو وقت میں آنکھ نہ کھلے گی۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ج۱، ص۱۲۱)

جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا ضرورت شرعیہ اُسے رات میں دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔ (''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، مطلب فی طلوع الشمس من مغربھا، ج۲، ص۳۳)

سوال: قضا نماز کس وقت پڑھنا چاہئے؟

جواب: قضا کے لئے کوئی وقت معین نہیں عمر میں جب پڑھے گا بریٔ الذّمہ ہو جائے گا مگر طلوع و غروب اور زوال کے وقت نہ پڑھے کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الأول فی المواقیت ومایتصل بھا، الفصل الثالث، ج۱، ص۵۲)

سوال: جنون (یعنی پاگل ہونے) کی حالت میں جو نماز قضا ہوئیں کیا ان کی قضا کرنی ہو گی؟

جواب: مجنون کی حالتِ جنون میں جو نمازیں فوت ہوئیں اچھے ہونے کے بعد ان کی قضا واجب نہیں جبکہ جنون نماز کے چھ وقت کامل تک برابر رہا ہو۔ یہی حکم بیہوشی کا بھی ہے،

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ج۱، ص۱۲۱)

سوال: نشے کی حالت میں اگر چھ یا اس سے زیادہ نمازیں قضا ہو گئیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: شراب یا دیگر نشیلی چیز پی اگرچہ دوا کی غرض سے اور عقل جاتی رہی تو قضا واجب ہے اگرچہ بے عقلی کتنے ہی زیادہ زمانہ تک ہو۔ یوہیں اگر دوسرے نے مجبور کر کے شراب پلادی جب بھی قضا مطلقاً واجب ہے۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع عشر فی صلاۃ المریض، ج۱، ص۱۳۷)

سوال: سوتے رہنے سے جو نماز قضا ہوئیں کیا ان کی قضا کرنی ہوگی؟

جواب: سوتا رہا جس کی وجہ سے نماز جاتی رہی تو قضا فرض ہے اگرچہ نیند پورے چھ یا زیادہ وقت کو گھیر لے۔ کیونکہ نیند کا حکم جنون و بیہوشی سے مختلف ہے کہ اتنی لمبی نیند شاذ و نادر ہے۔ (''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج۲، ص۶۹۲)

سوال: کیا حالتِ ارتداد کی نمازوں کی قضا ہے؟

جواب: جو شخص معاذ اللہ مُرتَد ہو گیا پھر اسلام لایا تو زمانۂ ارتداد کی نمازوں کی قضا نہیں اور مرتد ہونے سے پہلے زمانۂ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہی تھیں ان کی قضا واجب ہے۔
(''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، مطلب فی بطلان بالختمات والتھالیل، ج۲، ص۶۴۷)

سوال: سفر کی قضا نمازیں اگر گھر میں پڑھ رہا ہے تو کیسے پڑھے گا؟

جواب: جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی، مثلاً سفر میں نماز قضا ہوئی تو چار رکعت والی دو ہی پڑھی جائے گی اگرچہ اقامت کی حالت میں پڑھے اور حالت اقامت میں فوت ہوئی تو چار رکعت والی کی قضا چار رکعت ہے اگرچہ سفر میں پڑھے۔
(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ج۱، ص۱۲۱)

سوال: کیا قضا نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض و وتر میں ترتیب ضروری ہے کہ پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشا پھر وتر پڑھے، خواہ یہ سب قضا ہوں یا بعض ادا اور بعض قضا،

مثلاً ظہر کی قضا ہو گئی تو فرض ہے کہ اسے پڑھ کر عصر پڑھے یا وتر قضا ہو گئی تو اُسے پڑھ کر فجر پڑھے اگر یاد ہوتے ہوئے عصر یا فجر کی پڑھ لی تو نہ ہو گی۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ج۱، ص۱۲۱)

سوال: ترتیب کب ساقط ہو جاتی ہے؟

جواب: تین صورتوں میں ترتیب ساقط ہو جاتی ہے:

(۱)۔۔۔وقت میں تنگی: اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں کہ وقتی اور قضائیں سب پڑھ لے تو وقتی اور قضا نمازوں میں جس کی گنجائش ہو پڑھے باقی میں ترتیب ساقط ہے، مثلاً نماز عشاو وتر قضا ہو گئے اور فجر کے وقت میں پانچ رکعت کی گنجائش ہے تو وتر و فجر پڑھے اور چھ رکعت کی وسعت ہے تو عشاو فجر پڑھے۔ (''شرح الوقایۃ''، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ج۱، ص۲۱۷)

(۲)۔۔۔بھول جانا: قضا نماز یاد نہ رہی اور وقتیہ پڑھ لی پڑھنے کے بعد یاد آئی تو وقتیہ ہو گئی اور پڑھنے میں یاد آئی تو گئی۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ج۱، ص۱۲۲)

(۳)۔۔۔چھ یا اس سے زیادہ نمازوں کا قضا ہو جانا: چھ نمازیں جس کی قضا ہو گئیں کہ چھٹی کا وقت ختم ہو گیا اس پر ترتیب فرض نہیں، اب اگرچہ باوجود وقت کی گنجائش اور یاد کے وقتی پڑھے گا ہو جائے گی خواہ وہ سب ایک ساتھ قضا ہوئیں مثلاً ایک دم سے چھ وقتوں کی نہ پڑھیں یا متفرق طور پر قضا ہوئیں مثلاً چھ دن فجر کی نماز نہ پڑھی اور باقی نمازیں پڑھتا رہا مگر ان کے پڑھتے وقت وہ قضائیں بھولا ہوا تھا۔

(''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، مطلب فی تعریف الاِعادۃ، ج۲، ص۶۳)

سوال: ترتیب کب لوٹتی ہے؟

جواب: جب چھ نمازیں قضا ہونے کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی تو ان میں سے اگر بعض پڑھ لی کہ چھ سے کم رہ گئیں تو وہ ترتیب عود نہ کرے گی یعنی ان میں سے اگر دو باقی ہوں تو باوجود یاد کے وقتی نماز ہو جائے گی البتہ اگر سب قضائیں پڑھ لیں تو اب پھر صاحب ترتیب ہو گیا کہ اب اگر کوئی نماز قضا ہو گی تو بشرائط سابق اسے پڑھ کر وقتی پڑھے ورنہ نہ ہو گی۔ (''الدر المختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، مطلب فی تعریف الاِعادۃ، ج۲، ص۶۴۰)

سوال: کیا نوافل و سنن کی جگہ قضا نمازیں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضا نمازیں پڑھے کہ بریٔ الذمہ ہو جائے البتہ تراویح اور روزانہ کی بارہ رکعتیں سنتِ مؤکدہ کی نہ چھوڑے۔ (''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، مطلب فی بطلان الوصیۃ بالختمات والتھالیل، ج۲، ص۶۴۶)

سوال: جس کے ذمہ بہت زیادہ قضا نمازیں ہوں تو کیا وہ تاخیر سے پڑھ سکتا ہے؟

جواب: جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اگرچہ ان کا پڑھنا جلد سے جلد واجب ہے مگر بال بچوں کی خورد و نوش (یعنی کھانے پینے) اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے تو کاروبار بھی کرے اور جو وقت فرصت کا ملے اس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔ (''الدرالمختار''، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ج۲، ص۶۴۶)

سوال: جس کے ذمہ بہت زیادہ قضا نمازیں ہوں تو کیا اس کے لئے کچھ رعایت بھی ہے؟

جواب: جی ہاں! جس پر بکثرت قضا نمازیں ہیں وہ آسانی کے لئے اگر یُوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ ہر رُکوع اور ہر سَجدے میں تین تین بار **سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم۔ سُبْحٰنَ رَبِّیَ**

اَلْاَعْلٰی کی جگہ صرف ایک ایک بار کہے۔ مگر یہ ہمیشہ اور ہر طرح کی نَماز میں یاد رکھنا چاہئے کہ جب رُکوع میں پورا پہنچ جائے اُس وقت سُبْحٰن کا ''سین'' شُروع کرے اور جب عظیم کا '' میم ''ختم کر چکے اُس وقت رُکوع سے سر اٹھائے۔ اِسی طرح سَجدے میں بھی کرے۔ **ایک** تَخفیف (یعنی کمی) تو یہ ہوئی اور **دوسری** یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رَکْعَت میں سورۂ فاتحہ کی جگہ فقط ''سُبْحٰن اللہ'' تین بار کہہ کر رُکوع کر لے۔ مگر وِتر کی تینوں رَکْعَتوں میں سورۂ فاتحہ اور سُورت دونوں ضَرور پڑھی جائیں۔ **تیسری** تَخفیف (یعنی کمی) یہ کہ قعدۂ اَخیرہ میں تشہد یعنی التحیات کے بعد دونوں دُرُودوں اور دعا کی جگہ صِرْف **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ** کہہ کر سلام پھیر دے۔ **چوتھی** تَخفیف (یعنی کمی) یہ کہ وِتْر کی تیسری رَکْعت میں دعائے قُنُوت کی جگہ اللہ اکبر کہہ کر فقط ایک بار یا تین بار **رَبِّ اغْفِرْلِی** کہے۔ (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۸ ص۱۵۷) یاد رکھئے! تَخفیف (یعنی کمی) کے اس طریقے کی عادت ہر گز نہ بنائیے، معمول کی نمازیں سنّت کے مطابِق ہی پڑھئے اور ان میں فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ سُنَن اور مستحبات وآداب کی بھی رِعایت کیجئے۔

سوال: جس کے ذمہ بہت زیادہ قضا نمازیں ہوں تو کیا یاد رکھنے کے لئے کوئی آسان طریقہ ہے؟

جواب: جی ہاں! ہر روز ایک دن کی قضا نماز پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ ظہر میں دو نفل کی جگہ فجر کی قضا، عصر کی چار رکعت سنّتِ غیر موکدہ کی جگہ عصر کی قضا، مغرب کے دو نفل کی جگہ ظہر کی قضا، عشا کے چار سنت غیر موکدہ کی جگہ عشا کی قضا، وتر سے پہلے دو نفل کی جگہ مغرب کی قضا، اور وتر کے بعد دو نفل کی جگہ وتر کی قضا پڑھ لے۔ یا یوں بھی کر سکتے ہیں کہ پہلے ساری فجر کی قضا پڑھ لیں پھر ساری ظہر، عصر، مغرب، عشا اور پھر ساری وتر کی قضا۔

مریض کی نماز کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بے شک جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھے بِشارت دی: جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر رَحمت بھیجتا ہے اور جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر سلام پڑھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سلامتی بھیجتا ہے۔ (مُسندِ امام احمد بن حنبل ج۱ص۴۰۷حدیث۱۶۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: کیا مرض کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جو شخص بوجہ بیماری کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں کہ کھڑے ہو کر پڑھنے سے تکلیف ہو گی یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہو گا یا چکّر آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے قطرہ آئے گا یا بہت شدید درد ناقابلِ برداشت پیدا ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھے۔ (''تنویر الأبصار'' و''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج۲، ص۶۸۱)

سوال: کس طرح بیٹھ کر نماز پڑھے؟

جواب: بیٹھ کر پڑھنے میں کسی خاص طور پر بیٹھنا ضروری نہیں بلکہ مریض پر جس طرح آسانی ہو اس طرح بیٹھے۔ ہاں! دو زانو بیٹھنا آسان ہو تو دو زانو بہتر ہے ورنہ جو آسان ہو اختیار کرے۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع عشر فی صلاۃ المریض، ج۱، ص۱۳۶)

سوال: کھڑے ہونے پر تو قادر ہے مگر رکوع و سجود نہیں کر سکتا تو کیا کرے؟

جواب: کھڑا ہو سکتا ہے مگر رکوع و سجود نہیں کر سکتا یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا مثلاً حلق وغیرہ میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے بہے گا تو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے بلکہ یہی بہتر ہے۔ اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست ہونا ضروری ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ سر کو بالکل زمین سے قریب کر دے سجدہ کے لئے تکیہ وغیرہ کوئی چیز پیشانی کے قریب اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہِ تحریمی ہے، خواہ خود اسی نے وہ چیز اٹھائی ہو یا دوسرے نے۔

(''الدر المختار'' و ''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج۲، ص ۶۸۴۔۶۸۵)

سوال: مریض اگر بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکے تو کیسے پڑھے؟

جواب: اگر اپنے آپ بیٹھ بھی نہیں سکتا مگر لڑکا یا غلام یا خادم یا کوئی اجنبی شخص جو وہاں ہے کہ بٹھا دے گا تو بیٹھ کر پڑھنا ضروری ہے اور اگر بیٹھا نہیں رہ سکتا تو تکیہ یا دیوار یا کسی شخص پر ٹیک لگا کر پڑھے یہ بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کر پڑھے اور بیٹھ کر پڑھنا ممکن ہو تو لیٹ کر نماز نہ ہو گی۔ (''الدر المختار'' و ''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج۲، ص ۶۸۲)

سوال: مریض کس طرح لیٹ کر نماز پڑھے؟

جواب: مریض بیٹھنے پر قادر نہیں تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے، خواہ داہنی یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو منہ کرے خواہ چت لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے، کہ قبلہ کو پاؤں پھیلانا مکروہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کر لے کہ منہ قبلہ کو ہو جائے اور یہ صورت یعنی چت لیٹ کر پڑھنا افضل ہے۔

سوال: اگر مریض لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھنے پر قادر نہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہے، اس کی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھوں یا دل کے اشارہ سے پڑھے پھر اگر چھ وقت اسی حالت میں گزر گئے تو ان کی قضا بھی ساقط، فدیہ کی بھی حاجت نہیں، اور اگر چھ نمازوں سے پہلے صحت یاب ہو گیا (یعنی اگر چہ اشارہ کر کے پڑھنے پر قادر ہوا) تو ان نمازوں کی قضا لازم ہے۔ ("الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج۲، ص۶۸۶۔۶۸۷)

سوال: بیماری کی حالت کی قضا نمازیں بعد صحت کیسے ادا کرے گا؟

جواب: بیمار کی نمازیں قضا ہو گئیں اب اچھا ہو کر انہیں پڑھنا چاہتا ہے تو ویسے پڑھے جیسے تندرست پڑھتے ہیں اس طرح نہیں پڑھ سکتا جیسے بیماری میں پڑھتا مثلاً بیٹھ کر یا اشارہ سے اگر اسی طرح پڑھیں تو نہ ہوئیں اور صحت کی حالت میں قضا ہوئیں بیماری میں انہیں پڑھنا چاہتا ہے تو جس طرح پڑھ سکتا ہے پڑھے ہو جائیں گی، صحت کی سی پڑھنا اس وقت واجب نہیں۔

("الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج۱، ص۱۳۸)

سجدۂ تلاوت کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مَجْمَعُ الزَّوائِد ج ۱۰ ص ۱۶۳ حدیث ۱۷۰۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: سجدۂ تلاوت کب کیا جاتا ہے؟

جواب: آیتِ سجدہ پڑھنے یا سُننے سے سجدہ واجِب ہو جاتا ہے پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اِتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عُذر نہ ہو تو خود سُن سکے، سُننے والے کے لئے یہ ضَروری نہیں کہ بالقَصد (یعنی جان بوجھ کر) سنی ہو، بِلا قصد سُننے سے بھی سَجدہ واجِب ہو جاتا ہے۔

(بہارِ شریعت حصّہ 4 ص 77)

سوال: سجدۂ تلاوت کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: سجدۂ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ: با وضو کھڑا ہو کر اَللہُ اَکْبَر کہتا ہوا سَجدے میں جائے اور کم سے کم تین بار "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہے پھر اَللہُ اَکْبَر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔ شروع اور بعد میں، دونوں بار اَللہُ اَکْبَر کہنا سنّت ہے اور کھڑے ہو کر سَجدے میں جانا اور سَجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قِیام مُستَحَب۔ سجدۂ تلاوت کے لئے اَللہُ اَکْبَر کہتے وقت نہ ہاتھ اُٹھانا ہے نہ اس میں تَشَہُّد ہے نہ سلام۔

سوال: آیتِ سجدہ پڑھی یا سنی تو کتنی دیر گزرنے کے بعد سجدہ کرے؟ نیز تاخیر کا حکم بھی بتائیے۔

جواب: سَجدۂ تلاوت نَماز میں فوراً کرنا واجِب ہے اگر تاخیر کی یعنی تین آیات سے زیادہ پڑھ لیا تو گنہگار ہو گا اور جب تک نَماز میں ہے یا سلام پھیرنے کے بعد کوئی نَماز کے مُنافی فعل نہیں کیا تو سجدۂ تلاوت کر کے سجدۂ سَہْو بجالائے۔ اور اگر آیتِ سَجدہ بیرونِ نَماز (یعنی نماز کے باہر) پڑھی یا سنی تو فوراً سجدہ کر لینا واجِب نہیں ہے البتّہ وُضو ہو تو تاخیر مکروہِ تنزیہی ہے۔

(نماز کے احکام ص ۲۸۳)

سوال: کیا سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت کا پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔

("ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۲، ص۶۹۴.)

سوال: آیتِ سجدہ کا ترجمہ پڑھنے یا سننے سے کیا سجدۂ تلاوت واجب ہو گا؟

جواب: فارسی یا کسی اور زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے، البتہ یہ ضروری ہے کہ اسے نامعلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر في سجود التلاوۃ، ج۱، ص۱۳۳.)

سوال: چند لوگوں نے ایک ایک حرف پڑھا کہ سب کا مجموعہ آیتِ سجدہ ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: چند شخصوں نے ایک ایک حرف پڑھا کہ سب کا مجموعہ آیتِ سجدہ ہو گیا تو کسی پر سجدہ واجب نہ ہوا۔ یوہیں آیت کے ہجے کرنے یا ہجے سننے سے بھی واجب نہ ہو گا۔ یوہیں

پرند سے آیت سجدہ سُنی یا جنگل اور پہاڑ وغیرہ میں آواز گونجی اور بجنسہ آیت کی آواز کان میں آئی تو سجدہ واجب نہیں۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوۃ، ج۱، ص۱۳۲، ۱۳۳)

سوال: آیتِ سجدہ کو لکھنے یا اس کی طرف دیکھنے سے کیا سجدہ واجب ہو جاتا ہے؟

جواب: آیتِ سجدہ لکھنے یا اس کی طرف دیکھنے سے سجدہ واجب نہیں۔

(''غنیۃ المتملی''، سجدۃ التلاوۃ، ص۵۰۰)

سوال: سجدۂ تلاوت کے لئے کیا شرائط ہیں؟

جواب: سجدۂ تلاوت کے لئے تحریمہ کے سوا تمام وہ شرائط ہیں جو نماز کے لئے ہیں مثلاً طہارت، استقبال قبلہ، نیت، وقت (یعنی غیر مکروہ وقت)، ستر عورت، لہٰذا اگر پانی پر قادر ہے تیمم کر کے سجدہ کرنا جائز نہیں۔ (''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۲، ص۶۹۹)

سوال: سجدۂ تلاوت کن چیزوں سے فاسد ہو جاتا ہے؟

جواب: جو چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں ان سے سجدہ بھی فاسد ہو جائے گا مثلاً جان بوجھ کر وضو یا غسل فرض کر لینا اور کلام و قہقہہ۔ (''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۲، ص۶۹۹)

سوال: کیا نماز کے رکوع اور سجدے سے بھی سجدۂ تلاوت ادا ہو جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! نماز کا سجدۂ تلاوت سجدہ سے بھی ادا ہو جاتا ہے اور رکوع سے بھی، مگر رکوع سے جب ادا ہو گا کہ فوراً کرے فوراً نہ کیا تو سجدہ کرنا ضروری ہے اور جس رکوع سے سجدۂ تلاوت ادا کیا خواہ وہ رکوع رکوعِ نماز ہو یا اس کے علاوہ۔ اگر رکوعِ نماز ہے تو اس میں ادائے سجدہ کی نیت کر لے اور اگر خاص سجدہ ہی کے لئے یہ رکوع کیا تو اس رکوع سے اٹھنے کے بعد مستحب یہ ہے کہ دو تین آیتیں یا زیادہ پڑھ کر دوبارہ رکوعِ نماز کرے فوراً نہ کرے۔ اور اگر

آیت سجدہ پر سورت ختم ہے اور سجدہ کے لئے رکوع کیا تو دوسری سورت کی آیتیں پڑھ کر نماز کا رکوع کرے۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوۃ، ج۱، ص۱۳۳، ۱۳۴)

سوال: ایک مجلس میں آیتِ سجدہ بار بار پڑھی یا سنی تو کتنے سجدے واجب ہوں گے؟

جواب: ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو بار بار پڑھا یا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہو گا، اگرچہ چند شخصوں سے سنا ہو۔ یوہیں اگر آیت پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے سنی جب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہو گا۔ (''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۲، ص۷۱۲) ہاں! اگر ایک مجلس میں سجدہ کی چند آیتیں پڑھیں تو اتنے ہی سجدے کرے ایک کافی نہیں۔

(''شرح الوقایۃ''، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۱، ص۲۳۲)

سوال: پوری سورت پڑھنا اور آیتِ سجدہ چھوڑ دینا کیسا ہے؟

جواب: پوری سورت پڑھنا اور آیت سجدہ چھوڑ دینا مکروہِ تحریمی ہے اور صرف آیت سجدہ کے پڑھنے میں کراہت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ دو ایک آیت پہلے یا بعد کی ملالے۔

(''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۲، ص۷۱۷)

سوال: آیتِ سجدہ کتنی اور کن کن سورتوں میں ہیں؟

جواب: سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں وہ یہ ہیں:

(۱)۔۔۔ سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۲۰۶

(اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ یُسَبِّحُوْنَهٗ وَ لَهٗ یَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾)

(پ۹، الاعراف:۲۰۶)

(۲)۔۔۔ سورۂ رعد آیت نمبر ۱۵

﴿ وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ۩ ﴾

(۳)۔۔۔ سورۂ نحل کی آیت نمبر ۴۹

﴿ وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴾ (پ۱۴، النحل:۴۹.)

(۴)۔۔۔ سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر ۱۰۹

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۩ وَّ یَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا وَ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَ یَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴾ (پ۱۵، بنی اسرآءیل:۱۰۷۔۱۰۹.)

(۵)۔۔۔ سورۂ مریم آیت نمبر ۵۸

﴿ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِیًّا ۩ ﴾ (پ۱۶، مریم:۵۸.)

(۶)۔۔۔ سورۂ حج میں پہلی جگہ جہاں سجدہ کا ذکر ہے یعنی آیت نمبر ۱۸

﴿ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُوْمُ وَ الْجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَآبُّ وَ كَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَ كَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْهِ الْعَذَابُ ؕ وَ مَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ﴾ (پ۱۷، الحج:۱۸.)

(۷)۔۔۔ سورۂ فرقان آیت نمبر ۶۰

﴿ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ مَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ زَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴾ (پ۱۹، الفرقان:۶۰.)

(۸)۔۔۔ سورۂ نمل آیت نمبر ۲۶

(اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ یَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۶﴾ السجدۃ) (پ۱۹،النمل:۲۵۔۲۶.)

(۹)۔۔۔ سورۂ الم تنزیل آیت نمبر ۱۵

(اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ السجدۃ) (پ۲۱،السجدۃ:۱۵.)

(۱۰)۔۔۔ سورۂ ص آیت نمبر ۲۴

(فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ﴿۲۴﴾ السجدۃ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾) (پ۲۳،ص،۲۵،۲۴)

(۱۱)۔۔۔ سورۂ حم السجدۃ آیت نمبر ۳۸

(وَ مِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ هُمْ لَا یَسْـَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾ السجدۃ) (پ۲۴،حٰمٓ السجدۃ:۳۷۔۳۸.)

(۱۲)۔۔۔ سورۂ نجم آیت نمبر ۶۲

(فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَ اعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ السجدۃ) (پ۲۷،النجم:۶۲.)

(۱۳)۔۔۔ سورۂ انشقاق آیت نمبر ۲۱

(فَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾ السجدۃ) (پ۳۰،الانشقاق:۲۰۔۲۱.)

(۱۴)۔۔۔ سورۂ اقراء آیت نمبر ۱۹

(وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾ السجدۃ) (پ۳۰،العلق:۱۹.)

سوال: تمام آیاتِ سجدہ ایک مجلس میں پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: جس مقصد کے لئے ایک مجلس میں سجدہ کی سب آیتیں پڑھ کر سجدے کرے اللہ عزوجل اس کا مقصد پورا فرمادے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یاسب کو پڑھ کر آخر میں چودہ سجدے کرلے۔

("الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۲، ص۷۱۹. و"غنیۃ المتملي"، سجدۃ التلاوۃ، ص۵۰۷)

مسافر کی نماز کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔(مُسْنَدُ اَبِی یَعْلٰی ج ۵ ص ۴۵۸ حدیث ۶۳۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: شرعی مسافر کسے کہتے ہیں؟ نیز کیا اُس پر شرعی احکامات سفر شروع کرتے ہی نافذ ہو جائیں گے؟

جواب: **شرعاً** مسافر وہ شخص ہے جو تین دن کے فاصلے تک جانے کے ارادے سے اپنے مقامِ اِقامت مَثَلاً شہر یا گاؤں سے باہَر ہو گیا۔ خشکی میں سفر پر تین دن کی مسافت سے مراد ساڑھے ستاون میل (تقریباً 92 کلو میٹر) کا فاصلہ ہے۔(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۴۰، ۷۴۱)

سوال: جس نے مسافتِ سفر پر جانے کا ارادہ کر لیا تو کیا نیت کرنے سے مسافر ہو جائے گا؟

جواب: **محض** نیّتِ سفر سے مسافر نہ ہو گا بلکہ مسافر کا حکم اُس وَقت ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے، شہر میں ہے تو شہر سے، گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر والے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے **متصل** (مُتْ۔تَ۔صل یعنی ملی ہوئی) ہے اس سے بھی باہر آجائے۔ فنائے شہر سے جو گاؤں متصل ہے شہر والے کے لئے اس گاؤں سے باہر ہو جانا ضروری نہیں۔(دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۷۲۲)

سوال: مسافر کب تک مسافر رہے گا؟

جواب: مسافر اُس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا کسی آبادی میں پورے 15 دن ٹھہرنے کی نیّت نہ کرلے۔ یہ اُس وقت ہے جب پورے تین دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلو میٹر) چل چکا ہو، اگر تین منزل (یعنی تقریباً 92 کلو میٹر) پہنچنے سے پہلے واپسی کا ارادہ کر لیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔ (دُرِّمُختار ج۲ص۷۲۸)

سوال: کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک سے مسافتِ سفر ہے جبکہ دوسرے سے نہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک سے مسافت سفر ہے دوسرے سے نہیں تو جس راستہ سے یہ جائے گا اس کا اعتبار ہے، نزدیک والے راستے سے گیا تو مسافر نہیں اور دور والے سے گیا تو ہے، اگرچہ اس راستہ کے اختیار کرنے میں اس کی کوئی غرض صحیح نہ ہو۔
(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج۱، ص۱۳۸)

سوال: مسافر پر نماز میں قصر کرنے کا کیا حکم ہے؟ اور اگر اس نے نماز میں قصر نہ کی بلکہ چار فرض مکمل ادا کر لئے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: مسافر پر واجب ہے کہ نَماز میں قصر کرے یعنی چار رَکعَت والے فرض کو دو پڑھے اِس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے اور قصداً چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہو گئیں مگر گناہ گار و عذابِ نار کا حق دار ہے کہ واجب ترک کیا لہٰذا توبہ کرے۔ اور اگر دو رَکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نَماز نفل ہو گئی ہاں! اگر تیسری رَکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر اِقامت کی نیت کر لی تو فرض باطل نہ ہوں گے مگر قیام و رُکوع کا اِعادہ کرنا ہو گا اور اگر تیسری کے سجدے میں نیت کی تو اب فرض جاتے رہے

یونہی اگر پہلی دونوں یا ایک میں قراءت نہ کی نَماز فاسد ہو گئی۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۴۳)

سوال: مسافر نے قصر کے بجائے چار رکعت فرض کی نیّت باندھ لی مگر یاد آنے پر دو رکعت پر ہی سلام پھیر دیا تو کیا ایسی نماز ہو جائے گی؟

جواب: مسافر نے قصر کے بجائے چار رَکعت فرض کی نیت باندھ لی پھر یاد آنے پر دو پر سلام پھیر دیا تو نَماز ہو جائے گی۔ اِسی طرح مقیم نے چار رَکعَت فرض کی جگہ دو رَکعَت فرض کی نیّت کی اور چار پر سلام پھیرا تو اُس کی بھی نَماز ہو گئی۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام فرماتے ہیں: ''نیتِ نماز میں رکعتوں کی تعداد مقرر کرنا ضروری نہیں کیونکہ یہ ضمناً حاصل ہے۔ نیت میں تعداد معین (یعنی مقرّر) کرنے میں خطا (یعنی غلطی) نقصان دِہ نہیں۔'' (دُرِّ مختار ج ۲ ص ۱۲۰)

سوال: کیا سنتوں میں بھی قصر ہے؟

جواب: سُنّتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی البتہ خوف اور رواروی (یعنی گھبراہٹ) کی حالت میں معاف ہیں اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۳۹)

سوال: مسافر نے دو جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیّت کی تو کیا مقیم ہو جائے گا؟

جواب: دو جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی اور دونوں مستقل ہوں جیسے مکّہ و مِنیٰ تو مقیم نہ ہوا اور ایک دوسرے کی تابع ہو جیسے شہر اور اس کی فنا تو مقیم ہو گیا۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۴۰)

سوال: ایک شخص نے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیّت کی مگر اس کی حالت بتاتی ہے کہ وہ پندرہ دن نہیں ٹھہر سکے گا تو کیا حکم ہے؟

جواب: جس نے اقامت کی نیت کی مگر اس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ دن نہ ٹھہرے گا تو نیت صحیح نہیں، مثلاً حج کرنے گیا اور شروع ذی الحجہ میں پندرہ دن مکۂ معظمہ میں ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو یہ نیت بیکار ہے کہ جب حج کا ارادہ ہے تو عرفات و منیٰ کو ضرور جائے گا پھر اتنے دنوں مکۂ معظمہ میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے اور منیٰ سے واپس ہو کر نیت کرے تو صحیح ہے۔

(''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج۲، ص۷۲۹)

سوال: پندرہ دن رکنے کی نیّت نہیں ہے بلکہ جب کام ہو جائے گا چلا جائے گا تو کیا حکم ہے؟

جواب: مسافر کسی کام کے لئے یا ساتھیوں کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ دن کی نیت سے ٹھہرا، یا یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائے گا تو چلا جائے گا اور دونوں صورتوں میں اگر آجکل آجکل کرتے برسیں گزر جائیں مسافر ہی ہے، نماز قصر پڑھے۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ج۱، ص۱۳۹)

سوال: کیا مسافر کے پیچھے مقیم نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب: اداو قضا دونوں میں مقیم مقتدی مسافر امام کی اقتدا کر سکتا ہے اور مسافر امام کے سلام کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھ لے اور ان دو رکعتوں میں قراءت بالکل نہ کرے بلکہ بقدر فاتحہ چپ کھڑا رہے۔ (''الدر المختار''، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج۲، ص۷۳۵)

سوال: کیا مقیم کے پیچھے مسافر نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب: وقت ختم ہونے کے بعد مسافر مقیم کی اقتدا نہیں کر سکتا وقت میں کر سکتا ہے اور اس صورت میں مسافر کے فرض بھی چار ہو گئے یہ حکم چار رکعتی نماز کا ہے اور جن نمازوں

میں قصر نہیں ان میں وقت و بعد وقت دونوں صورتوں میں اقتدا کر سکتا ہے وقت میں اقتدا کی تھی نماز پوری کرنے سے پہلے وقت ختم ہو گیا جب بھی اقتدا صحیح ہے۔

(''الدر المختار'' و ''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج۲، ص۷۳۶)

سوال: وطن کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب: وَطن کی دو قسمیں ہیں:

(1)۔۔۔ وَطنِ اصلی: یعنی وہ جگہ جہاں اس کی پیدائش ہوئی ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سُکونت (یعنی رہائش اختیار) کر لی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔

(۲)۔۔۔ وطنِ اِقامت: یعنی وہ جگہ کہ مسافر نے پندَرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کیا ہو۔ (عالمگیری ج۱ص۱۴۲)

سوال: وطنِ اقامت کب باطل ہوتا ہے؟

جواب: وَطنِ اقامت تین چیزوں سے باطل ہو جاتا ہے:

(۱)۔۔۔ ایک **وطن** اِقامت دوسرے وطنِ اِقامت کو باطِل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ پندَرہ دن کے ارادے سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادے سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی۔ دونوں کے درمیان مسافتِ سفر ہو یا نہ ہو۔ **(۲)۔۔۔** یونہی وطنِ اِقامت وطنِ اصلی اور **(۳)۔۔۔** سفر سے باطل ہو جاتا ہے۔ (دُرِّمُختار ج۲ص۷۳۹، بہارِ شریعت ج۱ص۷۵۱)

سوال: کیا وطنِ اصلی بھی باطل (یعنی ختم) ہو جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! ایک جگہ آدمی کا وطنِ اصلی ہے، اب اس نے دوسری جگہ وطن اصلی بنایا اگر پہلی جگہ بال بچے موجود ہوں تو دونوں اصلی ہیں ورنہ پہلا اصلی نہ رہا، خواہ ان دونوں جگہوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔

(''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، مطلب فی الوطن الأصلی و وطن الاقامۃ، ج۲، ص۷۳۹)

سوال: عورت بیاہ (یعنی رخصتی ہو) کر سسرال گئی، تو اب اس کا وطنِ اصلی کون سا ہے؟

جواب: عورت بیاہ کر سُسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگے تو میکا اس کے لئے وطنِ اصلی نہ رہا یعنی اگر سُسرال تین منزل پر ہے وہاں سے میکے آئی اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کی تو قصر پڑھے اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سُسرال عارضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی سفر ختم ہو گیا نماز پوری پڑھے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۷۵۱)

سوال: کیا عورت بغیر محرم کے سفر کر سکتی ہے؟

جواب: عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا ناجائز ہے بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچہ یا مَعتُوہ کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی، ہمراہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔ محرم کے لئے ضروری ہے کہ سخت فاسق بے باک غیر مامون نہ ہو۔

(''الفتاوی الرضویۃ''، ج۱۰، ص۶۵۷)

سوال: سفر کی قضا نمازیں اگر گھر میں پڑھ رہا ہے تو کیسے پڑھے گا؟

جواب: اس سوال کا جواب **''قضا نمازوں کا بیان''** میں گزر چکا ہے۔

مصنف کی کتابوں کا تعارف

مصنف کی اردو کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	اردو	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	اردو	423
3	میری سنت میری امت	اردو	231
4	کیا حال ہے؟	اردو	220
5	موت کے وقت	اردو	282
6	عقائد کی حکمتیں	اردو	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	اردو	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	اردو	276
9	قصور کس کا؟	اردو	64
10	نصاب مسائلِ نماز	اردو	80
11	آسان فرض علوم	اردو	696
12	آسان خطباتِ محرم	اردو	720
13	اعلیٰ حضرت کا چرچا رہے گا	اردو	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے؟	اردو	165

15	محمد اور احمد کے راز	اردو	160
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟	اردو	276
17	چاند کی گواہی	اردو	64
18	قربانی کی تاریخ اور حکمتیں	اردو	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	اردو	176
20	شعبان اور شبِ براءت	اردو	50
21	قرآنی سورتوں کے مضامین	اردو	435
22	خطباتِ شفیقی جلد اول	اردو	477
23	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد اول	اردو	464
24	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد دوم	اردو	382
25	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد سوم	اردو	382
26	تدریس کے 26 طریقے	اردو	400
27	رفیق التدریس	اردو	376
28	تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے	اردو	135
29	فیضانِ قرآن کورس	اردو	256
30	فیضانِ شریعت کورس	اردو	700
31	چندہ کرنے کے 19 فارمولے	اردو	160
32	ما فعل اللہ بک؟	اردو	288

33	تنظیمی نصاب وبیانات	اردو	528
34	امتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرنی جوابات	اردو	145
35	درود کی حکمتیں	اردو	98
36	شفیق المصباح شرح مراح الارواح	اردو	402
37	شفیقیہ شرح الاربعین النوویہ	اردو	190
38	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو اول	اردو	200
39	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو دوم	اردو	200
40	القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر	اردو	192
41	شارق الفلاح شرح نور الایضاح	اردو	717
42	خلیلیہ شرح مناظرہ رشیدیہ	اردو	300
43	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد اول	اردو	372
44	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد دوم	اردو	390
45	صرف کے دلچسپ سوالات	اردو	375
46	ختمِ قرآن کی فضیلت اور مسائل	اردو	32
47	گلشنِ وظائف	اردو	64
48	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	اردو	592
49	فتحپور سیکری کی تاریخ	اردو	208
50	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	اردو	64

51	آگرہ کی تاریخ	اردو	400
52	آگرہ کے مقدس مقامات	اردو	160
53	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	اردو	208
54	افتخارِ نقیہ المعروف فرزندانِ آگرہ	اردو	300
55	تذکرِ وصال المعروف اولیاء کا وصال در مہینہ وسال	اردو	514
56	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	اردو	200
57	حرفوں کے راز	اردو	160
58	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
59	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
60	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
61	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	اردو	125
62	اہلِ بیت کی پیاری سیرت	اردو	400
63	تسلیم التوقیت	اردو	200
64	انوارِ فلکیات	اردو	200
65	فیضانِ تقویم	اردو	200
66	صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی عظمت	اردو	43
67	صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	57
68	فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60

69	عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
70	مولی علی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	69
71	فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی سیرت	اردو	73
72	امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	50
73	امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
74	آسان اسلامی عقائد	اردو	163
75	عقائد اور دلائل	اردو	140
76	بدعت اور تقلید	اردو	48
77	تہتر فرقوں کا تعارف	اردو	37
78	انوارِ طہارت	اردو	76
79	تحفۂ نماز	اردو	272
80	میت سے تدفین تک	اردو	60
81	روزے کے احکام و مسائل	اردو	40
82	نورِ زکوۃ	اردو	40
83	دستورِ نکاح اور طلاق	اردو	92
84	قسم اور سزاؤں کا بیان	اردو	45
85	63 انوکھی معلومات	اردو	126
86	63 انوکھے سوالات	اردو	72

87	63 انوکھے چٹکلے	اردو	48
88	63 انوکھی پہیلیاں	اردو	42
89	63 انوکھی حکمتیں	اردو	117
90	63 انوکھی حکایات	اردو	158

مصنف کی ہندی کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	ہندی	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	ہندی	423
3	میری سنت میری امت	ہندی	231
4	کیا حال ہے؟	ہندی	220
5	موت کے وقت	ہندی	282
6	عقائد کی حکمتیں	ہندی	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	ہندی	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	ہندی	276
9	قصور کس کا؟	ہندی	64
10	آسان حنفی نماز	ہندی	96
11	آسان فرض علوم	ہندی	696

12	مختصر اسلامی ہسٹری	ہندی	720
13	اعلی حضرت کا چرچا رہے گا	ہندی	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے ؟	ہندی	165
15	محمد اور احمد کے راز	ہندی	128
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے ؟	ہندی	276
17	چاند کی گواہی	ہندی	64
18	قربانی کی ہسٹری اور حکمتیں	ہندی	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	ہندی	160
20	شعبان اور شبِ براءت	ہندی	50
21	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	640
22	فتحپور سیکری کی ہسٹری	ہندی	208
23	آگرہ کی ہسٹری	ہندی	400
24	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	ہندی	208
25	سر تاجِ آگرہ اور 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
26	تاج گنج کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
27	لوہامنڈی کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
28	ہینگ کی منڈی ونائی کی منڈی کے 17 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
29	سکندرہ اور اطراف کے 14 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32

30	سرائے خواجہ اور اطراف کے 6 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
31	شاہ گنج اور اطراف کے 13 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
32	بیلن گنج اور اطراف کے 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
33	نئی بستی اور دیوان خانہ کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
34	قبرستان پیر گیلانی کے 5 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
35	قبرستان پنچ کوئیاں کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
36	آگرہ کے غوث اور 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
37	جمنا پار آگرہ کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
38	مرزا خاندان کے 4 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
39	آگرہ کے مقدس مقامات	ہندی	160
40	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	ہندی	64
41	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	ہندی	200
42	اہلِ بیت کی پیاری سیرت	ہندی	400
43	گلشنِ وظائف	ہندی	64
44	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
45	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
46	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
47	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	125

شانِ آگرہ حضرت مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
کی کل تصنیفات 137 ہو چکی ہیں الحمد للہ علی احسانہ

کتابوں کی PDF ڈاون لوڈ کرنے کے لیے
اس QR Code کو Scan کیجیئے

Maktaba Darussunna Agra
ki kitabon ka QR code